e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 40 Wednesday , November 04 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۴۰) لکھنؤ، بروز بدھ ۴-نومبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۳/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

دہلی وقف بورڈ بھرتی گھوٹالہ معاملے میں فیصلہ ملتوی

دہلی وقف بورڈ میں ہوئی بھرتیوں میں بے ضابطگیوں سے متعلق سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کے معاملے میں راؤز ایونیو کورٹ نے اپنا فیصلہ ملتوی کردیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس معاملے میں حکم نامہ ابھی مکمل طور پر تیار نہیں ہوسکا ہے، جس کی وجہ سے فی الحال فیصلہ نہیں سنایا جا سکتا۔ اب اس معاملے میں 28 نومبر کو راؤز ایونیو کورٹ فیصلہ سنائے گی۔ اس معاملے میں عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان اور دہلی وقف بورڈ کے اس وقت کے سی ای او محبوب عالم سمیت 11 افراد کو ملزم بنایا گیا ہے۔ دراصل امانت اللہ خان پر الزام ہے کہ انہوں نے دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین رہتے ہوئے اپنے عہدے کا غلط استعمال کیا اور قواعد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے قریبی لوگوں اور رشتہ داروں کو غیر قانونی طور پر بھرتی کیا۔ سی بی آئی کے مطابق ان بے ضابطہ تقرریوں اور املاک کے انتظام میں گڑبڑی سے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچا ہے۔

یورپ میں کئی طیاروں کو بم سے اڑانے کی دھمکی، جانچ میں تمام اطلاعات جھوٹی ثابت

یورپ کے مختلف ممالک میں منگل کے روز کئی طیاروں کو بم سے اڑانے کی دھمکیاں موصول ہوئیں۔ ان دھمکیوں کے بعد اٹلی نے دو طیاروں کو بحفاظت ہوائی اڈے تک پہنچانے کے لیے اپنی فضائیہ کے جنگی طیارے روانہ کیے، جبکہ پولینڈ میں ایک ہوائی اڈے کو کچھ دیر کے لیے بند کرنا پڑا۔ اسپین میں بھی ایک طیارے کی تلاشی لی گئی۔ تاہم، جانچ پڑتال کے بعد تمام دھمکیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ کسی بھی طیارے سے دھماکہ خیز مواد برآمد نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی جانی نقصان ہوا۔ ان دھمکیوں کے باعث اٹلی، پولینڈ اور اسپین کے ہوائی اڈوں پر کچھ وقت کے لیے افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ جن طیاروں کو دھمکیاں موصول ہوئیں، ان میں ریان ایئر، پولینڈ کی ایل او ٹی اور اسکینڈینیوین ایئرلائنز (ایس اے ایس) کی پروازیں شامل تھیں۔ کسی بھی طیارے کو ہنگامی لینڈنگ نہیں کرنی پڑی۔ اٹلی میں لزبن سے روم جانے والی ریان ایئر کی ایک پرواز کو منگل کی صبح ای میل کے ذریعے طیارے میں بم ہونے کی اطلاع دی گئی۔

کرشی بھون کی قدیمی مسجد ہٹانے کی تیاری، دہلی ہائی کورٹ پہنچی مرکزی حکومت

حکومت کا دہلی ہائی کورٹ میں حلف نامہ، سنٹرل وسٹا پروجیکٹ کے لیے قدیمی مسجد کو ہٹایا جانا ضروری ہے

حکومت نے کہا کہ ”کسی بھی مرکزی سرکاری دفتر کے احاطے کی حدود میں مستقل مذہبی ڈھانچہ قائم کرنا، اسے برقرار رکھنا یا اس پر دعویٰ کرنا ناقابل قبول ہے اور یہ سرکاری املاک کی سیکولر حیثیت کے خلاف ہے۔



نئی دہلی۔ (ایجنسی) سنٹرل وسٹا پروجیکٹ کے تحت ’کرشی بھون‘ کے احاطے میں واقع مسجد کو لے کر مرکزی حکومت نے دہلی ہائی کورٹ میں حلف نامہ داخل کیا ہے۔ اپنے حلف نامے میں مرکز نے کہا ہے کہ ’کرشی بھون‘ میں موجود مسجد سرکاری املاک کے سیکولر کردار کے خلاف ہے اور اسے ہٹایا جانا چاہیے۔ مرکزی حکومت نے دہلی ہائی کورٹ کو بتایا ہے کہ ’کرشی بھون‘ احاطے میں واقع ’قدیمی مسجد‘ کو ہٹانے کی ضرورت ہے، تاکہ سنٹرل وسٹا ری ڈیولپمنٹ ماسٹر پلان کے تحت کامن سنٹرل سکریٹریٹ کی عمارتوں 4 اور 5 کی ازسرنو تعمیر کی جا سکے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ تعمیر قومی اہمیت کا ایک انتہائی اہم عوامی منصوبہ ہے اور پروجیکٹ کی جگہ پر فی الحال مسجد موجود ہونے کی وجہ سے اس کے نفاذ میں رکاوٹ آ رہی ہے۔ حلف نامے میں مرکزی حکومت نے واضح طور پر دلیل دی ہے کہ کسی بھی مرکزی سرکاری دفتر کے احاطے کی حدود میں مستقل مذہبی ڈھانچہ قائم کرنا، اسے برقرار رکھنا یا اس پر دعویٰ کرنا ناقابل قبول ہے اور یہ سرکاری املاک کی سیکولر حیثیت کے خلاف ہے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ایریا میں واقع عوامی زمین پر کوئی مستقل مذہبی تعمیر نہیں ہوسکتی۔ مرکز نے اپنے حلف نامے میں یہ بھی کہا ہے کہ ’کرشی بھون‘ اور سنٹرل سکریٹریٹ کمپلیکس سیکولر عوامی احاطے ہیں، جو خاص طور پر سرکاری، انتظامی اور عوامی خدمات کے کاموں کے لیے مختص ہیں۔ ایسے میں احاطے کے اندر مذہبی ڈھانچے کو برقرار رکھنا مناسب نہیں ہے۔ حکومت نے یہ بھی بتایا کہ کامن سنٹرل سکریٹریٹ کی عمارتوں 4 اور 5 کی تعمیر سنٹرل وسٹا ماسٹر پلان کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس منصوبے کو مقررہ وقت پر مکمل کرنے کے لیے پروجیکٹ کی جگہ پر موجود مسجد کو ہٹانا ضروری ہے۔ مرکز نے عدالت کو یہ بھی بتایا ہے کہ ’کرشی بھون‘ کے آس پاس 2 کلومیٹر کے دائرے میں شاہی مسجد ’جابتا گنج‘ واقع ہے، جو آس پاس کے لوگوں کو نماز ادا کرنے کی مکمل سہولت فراہم کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ ایسے میں ’کرشی بھون‘ کے احاطے کے اندر الگ سے مسجد کی ضرورت نہیں ہے۔ حلف نامے میں مرکزی حکومت نے کہا کہ اسے ’کرشی بھون‘ یا سنٹرل سکریٹریٹ کے احاطے کے اندر اس مسجد کے لیے الگ جگہ مختص یا مقرر کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت کا ماننا ہے کہ عوامی انتظامی علاقے میں مذہبی مقام کے لیے الگ سے جگہ فراہم کرنا سیکولر اصولوں کے خلاف ہوگا۔ سنٹرل وسٹا ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت مرکزی حکومت کئی پرانی عمارتوں کو ہٹا کر نئی کامن سنٹرل سکریٹریٹ عمارتیں تعمیر کر رہی ہے۔ اسی منصوبے کے تحت ’کرشی بھون‘ کا احاطہ بھی ازسرنو تعمیر کے منصوبے میں شامل ہے۔

یہ اسٹیٹس رپورٹ دہلی ہائی کورٹ کے 17 ستمبر 2026 کے ایک حکم کی تعمیل میں جمع کرائی گئی ہے۔ یہ درخواست قدیمی مسجد کی ذمہ دار کمیٹی کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ حکومت نے درخواست گزاروں کے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سرکاری ریکارڈ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس کے مطابق، یہ مسجد کرشی بھون کمپلیکس کے اندر، ڈاکٹر راجندر پرساد روڈ پر واقع پلاٹ نمبر 120 پر قائم ہے۔ یہ زمین حکومت ہند کی ملکیت ہے اور وزارت ہاؤسنگ اینڈ اربن افیئرز کے ماتحت لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس کے انتظامی کنٹرول میں آتی ہے۔ اپنی اسٹیٹس رپورٹ میں مرکزی حکومت نے 8 نومبر 1940 کے ایک معاہدے کا حوالہ دیا ہے، جو اس وقت کی حکومت ہند (بطور جائیداد کی مالک) اور دہلی کی مسجد کی انتظامی کمیٹی کے سکریٹری کے درمیان طے پایا تھا۔

’احتجاج والی جگہ پر قبضہ نہیں کیا جاسکتا‘

جنتر منتر معاملہ پر سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت کا تبصرہ، روزگار اور کاروبار کا تحفظ بھی ضروری



احتجاج کے دوران اجتماعی حراست، پولیس کی مبینہ زیادتی، میٹرو اسٹیشن بند کیے جانے اور انٹرنیٹ بند کرنے جیسے الزامات سے متعلق سپریم کورٹ میں سماعت جاری

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں پر پولیس کی کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے کئی عرضیاں داخل کی گئی تھیں۔ آج ان عرضیوں پر سماعت ہوئی کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ کوئی بھی شخص یا تنظیم کسی احتجاجی مقام پر مستقل طور پر قبضہ نہیں کر سکتی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح لفظوں میں کہا کہ کسانوں، صحافیوں سمیت ہر کسی کو احتجاج کرنے کا حق ہے، لیکن اس کے لیے وقت کی حد مقرر ہونی چاہیے۔ کوئی گروپ صرف اس لیے کسی عوامی مقام پر دوسروں کی آمد و رفت نہیں روک سکتا کہ وہاں اس کا احتجاج جاری ہے۔ دہلی میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاج اور پولیس کی کارروائی کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے دلیل دی کہ جنتر منتر ایک عوامی سڑک ہے، احتجاجی مقام نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ احتجاج کی اجازت صرف ایک دن کے لیے دی گئی تھی، لیکن مظاہرین 17 دنوں تک وہاں ڈٹے رہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مطلع کیا کہ مظاہرین نے پارلیمنٹ کی طرف مارچ کیا تھا۔ بغیر اجازت کسی کو پارلیمنٹ یا سپریم کورٹ کے قریب جانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ احتجاج کی اجازت دینے یا اسے مسترد کرنے کے حکم میں اس کی وجوہات واضح طور پر بتائی جانی چاہئیں۔

اس معاملہ میں سینئر وکیل مکل روہتگی نے عدالت سے اگلے 2 ماہ تک دھرنے اور احتجاجی مظاہروں پر پابندی لگانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمارے لوگ خون بہا رہے ہیں۔“ اس پر سینئر وکیل مینکا گروسوامی نے کہا کہ تقریباً 7 ہزار لوگوں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ ”کیا ایک جمہوریت کے طور پر ہمارا خون نہیں بہہ رہا ہے؟“ جواب میں تشار مہتا نے کہا کہ لوگوں کو حراست میں نہیں لیا گیا تھا، بلکہ احتجاجی مقام سے ہٹایا گیا تھا۔ سماعت کے دوران وکیل پرشانت بھوشن نے احتجاجی مقامات پر کی جانے والی نگرانی اور اس کی قانونی بنیاد کے بارے میں معلومات طلب کیں۔ اس پر تشار مہتا نے سوال کیا کہ کسی عوامی مقام پر کسی شخص کو رازداری کا حق کیسے حاصل ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سلامتی اور ناخوش گوار واقعات کو روکنے کے لیے احتجاجی مقامات پر سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جاتے ہیں۔ جسٹس جوئے مالیہ باگچی نے کہا کہ کسی عوامی مقام پر کسی شخص کا چہرہ کیمرے میں ریکارڈ ہو جانا بذات خود رازداری کے حق کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کسی عوامی مقام پر کھڑے شخص کو رازداری کی کتنی توقع ہوسکتی ہے؟ تشار مہتا نے کہا کہ ریاست کا جائز مفاد، رازداری کے حق سے مستثنیٰ ہونے کی ایک بنیاد ہے۔ سماعت کے دوران دہلی کی تجارتی تنظیموں کی جانب سے مکل روہتگی نے کہا کہ جنتر منتر اور رام لیلا میدان جیسے مقامات تقریباً 80 سال سے دہلی میں احتجاجی مقامات کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ متاثرہ علاقوں میں تقریباً 50 لاکھ لوگ رہتے ہیں اور احتجاج کی وجہ سے کناٹ پلیس کی دکانیں بند ہیں۔ اس سے تہواروں کے موسم میں کاروبار متاثر ہو رہا ہے۔

بھوشن نے پوچھا، کس قانون کے تحت مظاہرین کی نگرانی کی جارہی ہے؟

سینئر ایڈووکیٹ پرشانت بھوشن نے مظاہرین کی نگرانی کا معاملہ اٹھایا۔ بھوشن نے کہا کہ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ مظاہرین کی کس نوعیت کی نگرانی کی جارہی ہے اور اس کے لیے کون سی قانونی شق موجود ہے۔ سماعت کے دوران درخواست گزاروں کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ مینکا گروسوامی نے حراست میں لیے جانے اور پولیس کارروائی کا معاملہ اٹھایا۔ وہیں، تاجروں کی تنظیموں کی جانب سے مکل روہتگی، سنجے پودار اور سچن پوری عدالت میں پیش ہوئے۔ انہوں نے مظاہرے کے سبب تاجروں کو ہونے والے نقصانات کا مسئلہ اٹھایا۔ اس کے علاوہ گوپال شنکر نارائنن نے مظاہرے اور پولیس کارروائی سے متعلق درخواستوں پر اپنا موقف پیش کیا، جبکہ اندرا جے سنگھ نے خواتین صحافیوں کی تنظیم ’نیٹ ورک آف ویمن ان انڈیا‘ کی جانب سے پیروی کی۔

یوپی انتخابات
پرینکا گاندھی کی رہائش گاہ پر کانگریس کی اہم میٹنگ

نئی دہلی: اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے کانگریس نے اپنی انتخابی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ اسی سلسلے میں کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا کی رہائش گاہ پر ریاست کے سینئر رہنماؤں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی، جس میں ان اسمبلی نشستوں پر توجہ مرکوز کرنے کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا گیا جہاں پارٹی کی جیت کے امکانات زیادہ ہیں۔ میٹنگ میں سماج وادی پارٹی کے ساتھ ممکنہ اتحاد اور نشستوں کی تقسیم کے فارمولے پر بھی غور کیا گیا۔ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے پیش نظر منگل کے روز پرینکا گاندھی واڈرا کی رہائش گاہ پر منعقدہ اس میٹنگ کا آغاز دوپہر تقریباً ساڑھے تین بجے ہوا۔ اس میں تنظیمی تیاریوں کے ساتھ ساتھ سماج وادی پارٹی کے ساتھ ممکنہ نشستوں کی تقسیم کے فارمولے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس میٹنگ کو اس لیے بھی اہم قرار دیا جارہا ہے کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے درمیان اتحاد اور نشستوں کی تقسیم کے حوالے سے بات چیت فیصلہ کن مرحلے میں پہنچ رہی ہے۔ کانگریس کی جانب سے زیادہ نشستوں پر دعویداری کی تیاری ہے، تاہم پرینکا گاندھی پہلے ہی پارٹی رہنماؤں کو نشستوں کی تعداد کے بجائے جیت کے امکانات اور مضبوط امیدواروں کی بنیاد پر حکمت عملی تیار کرنے کی ہدایت دے چکی ہیں۔ پرینکا گاندھی اس سے پہلے بھی اتر پردیش کانگریس کی انچارج جنرل سکریٹری رہ چکی ہیں۔ ایسے میں ریاستی قیادت کے ساتھ ان کی یہ سرگرمی اس بات کا اشارہ ہے کہ کانگریس کی اعلیٰ قیادت اتر پردیش میں تنظیمی امور اور سماج وادی پارٹی کے ساتھ اتحاد، دونوں معاملات پر براہِ راست نظر رکھنا چاہتی ہے۔

بنگلہ دیش کے حالات پر مسلسل نظر، مثبت اور تعمیری تعلقات کا خواہاں ہے ہندوستان

وزارت خارجہ نے کہا، مغربی ایشیا میں جاری تنازعے پر ہندوستان نے ایک بار پھر امن کی اپیل کی، سفارتکاری پر دیا زور



نئی دہلی (ایجنسی) ہندوستان نے کہا ہے کہ وہ بنگلہ دیش کے حالات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ مثبت اور تعمیری تعلقات استوار کرنے کی سمت میں کام کرنے کا خواہاں ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے منگل کے روز یہاں میڈیا بریفنگ کے دوران بنگلہ دیش کے حالات اور ہندوستان-بنگلہ دیش تعلقات کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جواب میں یہ بات کہی۔ بنگلہ دیش کے وزیراعظم کے اب تک ہندوستان کا دورہ نہ کرنے کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی جانب سے انہیں پہلے ہی دعوت دی جا چکی ہے۔ بنگلہ دیش کے حالیہ حالات کے بارے میں مسٹر جیسوال نے کہا، وہاں مختلف واقعات پیش آئے ہیں اور ہم بنگلہ دیش کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ جہاں تک ہندوستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات کا سوال ہے، ہم مثبت، دور اندیش اور تعمیری تعلقات کو فروغ دینے کے خواہاں ہیں۔ بنگلہ دیش کے وزیراعظم طارق رحمان کے ہندوستان دورے سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا، ہم نے وہاں کے وزیراعظم کو ہندوستان آنے کی دعوت پہلے ہی دے دی ہے۔ اس سلسلے میں کوئی نئی اطلاع ہوگی تو میں آپ کے ساتھ ضرور شیئر کروں گا۔ بنگلہ دیش کے ساتھ اس سال کے اواخر میں ختم ہونے والے گنگا آبی معاہدے کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا، ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک مشترکہ دریائی کمیشن موجود ہے۔ گنگا کے ساتھ ساتھ سرحد پار بہنے والے تمام دریاؤں سے متعلق معاملات پر تبادلہ خیال کے لیے یہی ایک مقررہ اور ادارہ جاتی طریقہ کار ہے۔

ہفتہ وار میڈیا بریفنگ کے دوران وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ازبکستان میں ہندوستانی طلبہ کی تعلیم اور مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت کئی اہم موضوعات پر بات کی۔ جیسوال نے کہا کہ ہم مغربی ایشیا کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم اب بھی تمام فریقوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بات چیت اور سفارتکاری کا راستہ اختیار کریں، تاکہ خطے میں امن اور استحکام بحال ہو سکے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس تنازعہ کے باعث بڑی تعداد میں لوگوں کی جانیں گئی ہیں اور لوگوں کی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ اس کے اثرات صرف اسی خطے تک محدود نہیں ہیں بلکہ پوری دنیا پر پڑے ہیں۔

لکھنؤ میں بی جے پی کی لوک تنتر بچاؤ، اراجکتا ہٹاؤ پد یاترا

کانگریس اور سماجوادی پارٹی کو بنایا نشانہ، ملک اور ریاست میں اراجکتا پھیلانے کا الزام



لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش میں اپوزیشن کی جانب سے ایس آئی آر کی مخالفت کے جواب میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے منگل کے روز لوک تنتر بچاؤ، اراجکتا ہٹاؤ مہم کے تحت لکھنؤ اور بریلی میں پد یاترا نکالی۔ اس دوران بی جے پی رہنماؤں نے کانگریس اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کو نشانہ بناتے ہوئے ان پر ملک اور ریاست میں اراجکتا پھیلانے کا الزام لگایا۔ لکھنؤ میں پد یاترا کے دوران میئر سشما کھرکوال نے کانگریس پر ووٹ چوری کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے جس طرح اراجکتا پھیلائی ہے، اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے رہنما خود ووٹ چوری کے الزامات لگاتے ہیں، جبکہ ان کے مطابق ووٹ چوری کی تاریخ کانگریس سے وابستہ رہی ہے۔ جواہر لعل نہرو نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کو ہٹا کر پی ایم کا عہدہ حاصل کیا تھا۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ انڈیا اتحاد نے ملک کو اراجکتا کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ سڑکوں پر چند لوگوں کو جمع کرکے عام لوگوں کو پریشان کیا جارہا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن پر جمہوری نظام کو کمزور کرنے کا الزام لگایا۔ بی جے پی کی جانب سے لکھنؤ اور بریلی میں نکالی گئی پد یاترا میں بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ منتظمین کے مطابق، دونوں پروگراموں میں تقریباً 40 سے 50 ہزار افراد کا ہجوم جمع ہوا۔ کارکن بی جے پی کے جھنڈے لے کر سڑکوں پر نکلے اور کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے خلاف نعرے بازی کی۔ لکھنؤ میں منعقدہ پروگرام کی ذمہ داری مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان اور اتر پردیش بی جے پی کے صدر پنکج چودھری نے سنبھالی، جبکہ بریلی میں بی جے پی کے سابق قومی صدر جے پی نڈا اور مرکزی وزیر جینت چودھری موجود رہے۔ بی جے پی نے اس پد یاترا کے ذریعے اپوزیشن کی جانب سے ایس آئی آر کی مخالفت اور اس کی سیاسی مہم کا جواب دینے کی کوشش کی۔ پارٹی رہنماؤں نے الزام لگایا کہ اپوزیشن جمہوری عمل پر سوال اٹھا کر عوام کو گمراہ کر رہی ہے۔

نیپال میں 2 ہیلی کاپٹر کے درمیان زوردار ٹکر، ایک ہندوستانی کی موت، 2 دیگر زخمی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) نیپال کے ایورسٹ بیس کیمپ میں 2 ہیلی کاپٹر آپس میں ٹکرا کر حادثے کا شکار ہوگئے ہیں۔ اس حادثہ میں ایک ہندوستانی شہری کی موت ہوگئی، جبکہ 2 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ حادثہ کا شکار ہونے والے ہیلی کاپٹرس ’فشٹیل ایئر‘ اور ’ڈائنیسٹی ایئر‘ کے تھے۔ اس دردناک واقعہ سے جائے وقوع پر موجود لوگوں میں افراتفری مچ گئی۔ اطلاعات کے مطابق منگل (3 نومبر) کی صبح نیپال کے ماؤنٹ ایورسٹ علاقہ میں فیریچے ہیلی پیڈ پر اترتے وقت دونوں ہیلی کاپٹرس آپس میں ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔ اس حادثے میں ہلاک ہونے والے شخص کی شناخت ہندوستانی شہری بسنت کمار بالارامار اڈو کے طور پر ہوئی ہے۔ زخمی 2 افراد میں ایک ہندوستانی شہری شلیش کرشن پٹیل ہیں۔

’ڈریے مت! کوئی بھی پلیٹ فارم، کوئی بھی جگہ چن لو‘

راہل گاندھی کا پھر وزیراعظم مودی کو کھلی بحث کا چیلنج، غیر ملکی تعلقات کے الزامات پر عوامی بحث کا مطالبہ



راہل نے سوشل میڈیا پر رائے شماری کرائی

ویڈیو پوسٹ کرنے کے بعد راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر ایک رائے شماری بھی شروع کی۔ اس میں انہوں نے ملک کے نوجوانوں کے ساتھ راج ناتھ سنگھ، نتن گڈکری، شیوراج سنگھ چوہان اور یوگی آدتیہ ناتھ کو بھی شامل کیا۔ انہوں نے لکھا کہ آپ سب، ہمیشہ وزیراعظم کی بھلائی کے بارے میں سوچتے ہیں، اس لیے براہِ کرم انہیں کھلی بحث میں شرکت کے لیے آمادہ کریں۔

نئی دہلی: (ایجنسی) کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے منگل کے روز وزیراعظم نریندر مودی کو غیر ملکی عناصر کے ساتھ تعلقات کے الزامات پر کھلی بحث (اوپن ڈیبیٹ) کا چیلنج دوبارہ دہرایا۔ انہوں نے تجویز دی کہ وزیراعظم بحث کے لیے کوئی بھی جگہ منتخب کر سکتے ہیں اور یہاں تک کہ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کو بھی جج مقرر کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ (سابقہ ٹویٹر) پر ایک پوسٹ میں، گاندھی نے نشاندہی کی کہ وزیراعظم کو چیلنج دیے ہوئے 24 گھنٹے گزر چکے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ وزیراعظم میڈیا اور ملک کے نوجوانوں کی موجودگی میں عوامی بحث کے لیے سامنے آئیں۔ گاندھی نے لکھا، ”مودی جی، آپ کو چیلنج دیے ہوئے 24 گھنٹے ہو چکے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ اپوزیشن ’ملک مخالف‘ (اینٹی نیشنل) ہے۔ کوئی بھی پلیٹ فارم، کوئی بھی جگہ چن لیں اور میرے ساتھ اس پر بحث کریں، کہ آخر ’ملک مخالف‘ کون ہے؟ راہل گاندھی نے مزید کہا، غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ کس کے تعلقات ہیں؟ اور ان تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ آیئے جلد از جلد یہ کر لیتے ہیں۔ ڈریے مت!“

بحث کے طریقہ کار کے حوالے سے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے تجویز دی کہ دونوں لیڈر ایک میز کے آمنے سامنے بیٹھ سکتے ہیں، اور وزیراعظم کو اختیار ہوگا کہ وہ جسے چاہیں جج مقرر کرلیں۔ انہوں نے مزید کہا، ”ہم دونوں وہاں ہوں گے۔ میڈیا وہاں ہوگا۔ ملک کے نوجوان وہاں ہوں گے۔ ایک میز ہوگی آپ ایک طرف بیٹھیں گے اور میں دوسری طرف۔ آپ جسے چاہیں جج مقرر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو موہن بھاگوت جی کو بھی جج بنا سکتے ہیں۔“

گاندھی نے کہا کہ اس بحث میں کئی امور شامل ہونے چاہئیں، جن میں مالیاتی نظام، بھارت-امریکہ معاہدہ، اڈانی کا معاملہ اور ایپسٹین کیس۔ انہوں نے کہا، ”مالیاتی نظام اور مالیاتی ڈھانچے کے حوالے سے سوالات اٹھیں گے، کہ امریکہ کے ساتھ معاہدہ کیسے طے پایا، یہ کیوں ہوا، اور اتنی جلد بازی میں کیوں مکمل کیا گیا۔ آپ نے کابینہ کو مطلع کیے بغیر یکطرفہ طور پر یہ معاہدہ کیوں کیا۔ اڈانی کیس کیوں بند کردیا گیا، ایپسٹین کیس اور دیگر کئی معاملات۔ ہم ان سب پر کھل کر بات کریں گے۔ سچ سامنے آنے دیں۔ ہر چیز کو منظرِ عام پر لایا جانا چاہیے۔“ انہوں نے وزیراعظم مودی کو چیلنج کیا کہ وہ ان الزامات پر ان کے خلاف ہتکِ عزت کا مقدمہ دائر کریں، اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ ماضی میں بھی ایسے کئی مقدمات کا سامنا کر چکے ہیں۔ گاندھی نے مزید کہا، آپ مجھ پر الزامات لگاتے ہیں، ہے نا؟ تو سامنے آئیں۔ سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ آپ نے دیگر معاملات میں میرے خلاف ہتکِ عزت کے مقدمات دائر کر رکھے ہیں، میرا خیال ہے کہ اس وقت میرے خلاف ایسے تقریباً 45 مقدمات زیرِ التوا ہیں۔ لیکن، اس خاص موضوع یعنی خارجہ تعلقات کے معاملے پر آپ نے کوئی ہتک عزت کا مقدمہ دائر نہیں کیا۔

گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ
عمر قید کی سزا پانے والے ملزم کی اپیل سماعت کیلئے منظور



نئی دہلی۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں گجرات ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے ایک ملزم کی اپیل پر آج سپریم کورٹ آف انڈیا کی تین رکنی بینچ کے روبرو سماعت عمل میں آئی جس کے دوران کورٹ نے ملزم کی اپیل کو سماعت کے لیئے قبول کرتے ہوئے گجرات حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ جسٹس وکرم ناتھ کی سربراہی والی بینچ جس کا حصہ سندیپ مہتا اور جسٹس این وی انجاریا ہیں نے ممبئی سے تعلق رکھنے والے محمد صادق اسرار شیخ کی اپیل پر سماعت کی۔ ملزم صادق کی پیروی سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے ملزم کی پیروی کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے عدالت کو بتایا کہ سیشن عدالت اور گجرات ہائی کورٹ نے ملزم کو ایک دوسرے ملزم کے بیان کی بنیاد پر عمر قید کی سزا دی ہے جبکہ جس ملزم نے عرض گذار صادق اسرار شیخ کے خلاف گواہی دی تھی عدالت نے اسے مقدمہ سے بری کر دیا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروالے نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم سے پولس تحویل میں لیئے گئے بیان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اس کے باوجود ہائی کورٹ نے ملزم کی عمر قید کی سزا کو برقرار رکھا ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم 5/نومبر 2008/ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہے نیز ملزم کی ایماء پر تیار کیئے گئے پنچ نامہ میں کس جگہ کا پنچ نامہ کیا گیا اس کا ذکر نہیں ہے، سینئر ایڈوکیٹ نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم کو انتہائی کمزور ثبوت و شواہد کی بنیاد پر عمر قید کی سزا ملی ہے جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ گورو اگروال کے دلائل کی سماعت کے بعد عدالت نے نوٹس جاری کیا اور پھانسی کی سزا پانے والے ملزمین کی اپیلوں کے ساتھ منسلک کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ آج دوران سماعت عدالت میں ایڈوکیٹ آن ریکارڈ چاند قریشی، ایڈوکیٹ عارف علی، ایڈوکیٹ مجاہد احمد و دیگر موجود تھے۔ اس قبل کی سماعتوں پر اسی بینچ نے پھانسی کی سزا پانے والے دو ملزمین محمد تنویر اور احمد باوا کی اپیلوں پر سماعت کرتے ہوئے پھانسی کی سزاؤں پر اسٹے دے دیا تھا۔

روح اللہ مہدی نے نیشنل کانفرنس سے ناتا توڑا
رکن پارلیمنٹ کے عہدے سے استعفیٰ دیا، عمر اور فاروق پر سخت حملہ



سری نگر (یو این آئی) سری نگر کے رکن پارلیمنٹ روح اللہ مہدی نے منگل کو نیشنل کانفرنس (این سی) سے اپنا تعلق ختم کرنے اور رکن پارلیمنٹ کے عہدے سے استعفیٰ دینے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی کے ساتھ ان کی تقریباً 24 سالہ وابستگی ختم ہو گئی۔ اس موقع پر انہوں نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ پر سخت تنقید بھی کی۔ انہوں نے یہ اعلان بڈگام میں منعقدہ ایک بڑے جلسے میں کیا۔ یہ جلسہ ان کے والد کی 26 ویں برسی کے موقع پر منعقد کیا گیا تھا، جو ماگام میں ایک دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے تھے۔ 49 سالہ روح اللہ نے اپنے جوشیلی تقریر میں نیشنل کانفرنس کی قیادت پر جموں و کشمیر کے عوام کے دیے گئے مینڈیٹ سے غداری کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اپنے انتخابی وعدے پورے نہیں کیے، خاص طور پر دفعہ 370 کی بحالی اور عوام کے حقوق و وقار کے تحفظ کے معاملے میں اپنے وعدوں سے پیچھے ہٹ گئی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ پر براہ راست تنقید کرتے ہوئے روح اللہ نے کہا کہ جس کرسی پر وہ بیٹھے ہیں، اس کا اختیار لازمی طور پر عزت کا باعث نہیں بنتا۔ انہوں نے کہا عمر عبداللہ کو یہاں آکر دیکھنا چاہیے کہ عزت اور محبت کیا ہوتی ہے۔ کرسی کے پاس اختیار تو ہوسکتا ہے، لیکن عزت نہیں۔ انہوں نے کہا، پارٹی اب ایک بدبودار نالے میں تبدیل ہوچکی ہے، جو جموں و کشمیر کے عوام کی عزت اور وقار کا سودا کر رہی ہے۔ نیشنل کانفرنس نے مجھ سے 2024 کے پارلیمانی انتخابات لڑنے کی منت سماجت کی تھی۔ میں نے ہر بات ریکارڈ کر رکھی ہے اور سب کو بے نقاب کروں گا۔ انہوں نے دفعہ 370 کے معاملے پر عمر عبداللہ کے موقف پر بھی سوال اٹھایا اور الزام لگایا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد انہوں نے اپنا موقف بدل لیا۔ نئی سیاسی جماعت قائم کرنے کا اشارہ دیتے ہوئے روح اللہ نے کہا کہ وہ راجوری اور پونچھ سمیت دور دراز علاقوں کا دورہ کریں گے اور وہاں نوجوانوں اور تجربہ کار لوگوں کی شناخت کرکے انہیں ایک ساتھ لانے کی کوشش کریں گے۔

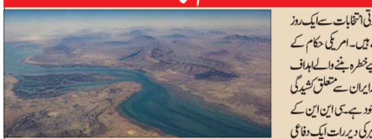
ایران کا غیر ملکی فوجی مداخلت سے پاک علاقائی سلامتی نظام پر زور

عراقچی نے آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے امریکی شرائط بھی پیش کردیں



تہران،3 نومبر(یواین آئی)ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے منگل کو کہا کہ تہران سعودی عرب اور خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ بات چیت جاری رکھے ہوئے ہے اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کی قیادت میں غیر ملکی فوجی مداخلت سے پاک ایک نئے علاقائی سلامتی نظام کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔عراقچی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے۔انہوں نے مزید کہا ہم قطر اور عمان کے مثبت کردار کو سراہتے ہیں اور سعودی عرب کے ساتھ اپنا مذاکراتی عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔عراقچی نے کہا کہ ایران کا مقصد خطے کے ممالک کے درمیان باہمی تعاون کے ذریعے نیا علاقائی سلامتی نظام قائم کرنا ہے، جس میں غیر ملکی فوجی افواج کی موجودگی نہ ہو۔انہوں نے کہا، ہمارا مقصد خطے کے ممالک کی جانب سے خود طے کیے جانے والے نئے سلامتی انتظامات قائم کرنا ہے، جو کسی بھی غیر ملکی فوجی موجودگی سے آزاد ہوں۔عراقچی نے پیر کو دوحہ میں قائم الجزیرہ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا تھا کہ ایران نے حالیہ دنوں میں سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے وفود کے دورہ تہران کے دوران مجوزہ علاقائی سلامتی نظام پر تبادلہ خیال کیا تھا۔ان کے مطابق، ان مذاکرات میں مشترکہ سیاسی، سلامتی اور اقتصادی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے علاقائی طاقتوں کے درمیان تعاون مضبوط بنانے پر توجہ دی گئی۔انہوں نے بتایا کہ چاروں ممالک نے مختلف سطحوں پر مشاورت جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔ایرانی وزیر خارجہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ تہران کا خلیجی دوست ممالک کو نشانہ بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ اگر واشنگٹن نے ایران پر دوبارہ حملہ کیا تو خطے میں امریکی فوجی اڈے اور دیگر امریکی اہداف بھی ایران کے جوابی حملوں کی زد میں آئیں گے۔انہوں نے خلیجی ممالک سے اپیل کی کہ وہ کسی نئے تصادم کو روکنے میں مدد کریں۔ساتھ ہی قطر کی ثالثی کی کوششوں اور عمان و سعودی عرب کے تعمیری موقف کی تعریف کی۔عراقچی نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایک تجویز کی تفصیلات بھی پیش کیں، جو اطلاعات کے مطابق قطر کی ثالثی کے ذریعے پیش کی گئی ہے۔اس تجویز کے تحت امریکہ پہلے ایران کے مطالبات کے مطابق متعدد اقدامات کرے گا، جس کے بعد ایران اگلے ہی روز اس اہم بحری گزرگاہ کو کھول دے گا۔عراقچی کے مطابق ایران کے مطالبات میں اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کے بعد عائد کی گئی پابندیوں کا خاتمہ، امریکی بحری ناکہ بندی ختم کرنا، ایرانی تیل کی برآمدات کی اجازت دینا، منجمد ایرانی اثاثوں کی واپسی اور خطے میں امریکی فوجی موجودگی کو سابقہ سطح پر لانا شامل ہیں۔انہوں نے کہا ان شرائط پر عمل درآمد سے آبنائے ہرمز کھولے جانے کے اسی روز واشنگٹن کے ساتھ نئے مذاکرات کی راہ ہموار ہوسکتی ہے۔عراقچی نے یہ انکشاف بھی کیا کہ ایران نے قطر کی ثالثی کے ذریعے نیویارک میں امریکی نمائندوں اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کے ساتھ بالواسطہ بات چیت کا ایک دور کیا تھا۔تاہم، انہوں نے ان خبروں کی تردید کی کہ تہران اور واشنگٹن نے قطر، ترکی یا کسی دوسرے مقام پر براہ راست مذاکرات کرنے پر اتفاق کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سے متعلق مذاکرات کو ایران کے جوہری پروگرام پر کسی بھی مستقبل کے معاہدے سے الگ رکھا جانا چاہیے۔ان کے مطابق، جوہری معاملے سے متعلق تجاویز اب بھی زیر غور ہیں۔دریں اثنا، ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ تہران علاقائی ثالثوں کے ذریعے واشنگٹن کے ساتھ پیغامات کا تبادلہ کر رہا ہے۔انہوں نے بتایا کہ ایران کی نظرثانی شدہ سات مرحلوں پر مشتمل سفارتی تجویز پر مکمل طور پر دو دن کے اندر عمل درآمد کیا جاسکتا ہے۔بقائی نے زور دیا کہ آبنائے ہرمز میں سلامتی کی بحالی کی پیش رفت کا انحصار واشنگٹن کی جانب سے اپنی بحری ناکہ بندی ختم کرنے اور تہران کے مطالبات، بالخصوص پابندیوں میں نرمی اور منجمد ایرانی اثاثوں کی رہائی، کو پورا کرنے پر ہے۔

امریکہ کا ایران کے جزیرے قشم پر محدود فوجی حملہ



واشنگٹن،3 نومبر(یواین آئی)امریکہ نے وسط مدتی انتخابات سے ایک روز قبل ایران کے جزیرے قشم پر محدود فوجی حملے کیے ہیں۔امریکی حکام کے مطابق ان حملوں میں خطے میں امریکی اثاثوں کے لیے خطرہ بننے والے اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔امریکی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران سے متعلق کشیدگی اب بھی برقرار ہے اور مزید فوجی کارروائی کا امکان موجود ہے۔سی این این کے مطابق تین امریکی عہدیداروں نے بتایا کہ یہ حملے پیر کی دیر رات ایک دفاعی کارروائی کے تحت کیے گئے۔ان کے مطابق ایران نے مبینہ طور پر آبنائے ہرمز کے قریب کارروائی کرنے والے ایک امریکی طیارے پر میزائل داغا تھا۔ایک امریکی عہدیدار نے بتایا کہ کارروائی میں ایران کے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل سے لاحق خطرے کو نشانہ بنایا گیا اور یہ کسی وسیع فوجی مہم کا حصہ نہیں تھی۔ایک دوسرے عہدیدار نے اسے خطے میں امریکی اثاثوں کے تحفظ کے لیے اٹھایا گیا قدم قرار دیا۔ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق منگل کی علی الصباح جزیرہ قشم پر کئی دھماکے ہوئے۔ایجنسی نے بتایا کہ قریبی جزیرہ ہنگام اور بندرگاہی شہر بندر عباس کے رہائشیوں نے بھی دھماکوں کی آوازیں سنیں۔یہ حملے آبنائے ہرمز کے اطراف بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران کیے گئے ہیں۔یہ عالمی تجارت کے لیے ایک اہم بحری راستہ ہے، جہاں سے دنیا کی تیل کی بڑی مقدار گزرتی ہے۔اس سے قبل ایران کی پاسداران انقلاب اسلامی(آئی آر جی سی)نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے جزیرہ قشم کے اوپر دو امریکی جاسوس ڈرون مار گرائے ہیں۔بندر عباس سے تقریباً 14 میل کے فاصلے پر واقع جزیرہ قشم، آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری آمد و رفت پر کنٹرول قائم رکھنے کی ایران کی کوششوں میں اہم حیثیت رکھتا ہے۔جنگ سے قبل اس اہم آبی گزرگاہ سے روزانہ تقریباً دو کروڑ بیرل تیل گزرتا تھا۔امریکہ جنگ کے دوران اس جزیرے کو پہلے بھی نشانہ بنا چکا ہے۔دریں اثنا، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ تہران کے ساتھ سفارتی معاہدے کا امکان اب بھی موجود ہے۔انہوں نے پیر کو کہا تھا کہ معاہدہ ہوسکتا ہے جبکہ نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ واشنگٹن اور تہران تنازع ختم کرنے کی سمت کچھ پیش رفت کر چکے ہیں۔تاہم ٹرمپ نے خبردار کیا کہ ضرورت پڑنے پر امریکہ ایران کے مبینہ زیر زمین جوہری مرکز پک ایکس ماؤنٹین کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے۔واشنگٹن کے ساتھ مذاکرات کی قیادت کرنے والے ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے خبردار کیا ہے کہ تہران فوجی دباؤ کے آگے نہیں جھکے گا۔

نیتن یاہو حکومت کو ہٹانے کے لیے عرب جماعتوں اور ڈیموکریٹس میں تال میل

اسرائیلی پارلیمنٹ میں نئی حکومت کی تشکیل کے لیے سیاسی سرگرمیاں تیز



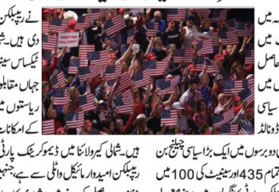
تل ابیب،3 نومبر(یواین آئی)اسرائیل کی عرب جوائنٹ لسٹ اور ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں نے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے اپنی کوششوں میں تال میل قائم کرنے پر منگل کو اتفاق کیا۔گزشتہ ہفتے ہوئے نیسٹ انتخابات کے بعد دونوں جماعتوں کے درمیان یہ پہلی ملاقات تھی۔عرب جوائنٹ لسٹ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، پارٹی کے سربراہ یوسف جبرین اور پارلیمانی گروپ کے رہنما احمد طیبی نے ڈیموکریٹس کے سربراہ یائر گولان سے ملاقات کی۔اس دوران 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کے نتائج کے بعد سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور دونوں جماعتوں کے درمیان تال میل کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ابتدائی نتائج کے مطابق، 120 رکنی نیسٹ میں نیتن یاہو کے اتحاد کو 53 نشستیں حاصل ہوئی ہیں، جبکہ اپوزیشن جماعتوں نے 48 نشستیں جیتی ہیں۔عرب جماعتوں کو مجموعی طور پر 19 نشستیں ملی ہیں، جن میں جوائنٹ لسٹ کو 11 اور رام پارٹی کو آٹھ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔بیان کے مطابق، دونوں فریقوں نے نیتن یاہو، بن گویر اور اسموٹریچ کی حکومت کو ہٹانے اور اس کی جگہ نئی حکومت تشکیل دینے کے لیے پارلیمانی اکثریت کے استعمال میں اپنی مشترکہ دلچسپی پر زور دیا۔بیان میں کہا گیا کہ جبرین اور طیبی نے اسرائیل کے عرب شہریوں کو درپیش اہم مسائل بھی اٹھائے اور ان کے حل کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔اسرائیل کی ایک کروڑ سے زائد آبادی میں عرب شہریوں کا تناسب تقریباً 20 فیصد ہے۔دونوں جماعتوں نے آئندہ سیاسی سرگرمیوں سے قبل بات چیت اور تال میل جاری رکھنے، پارلیمانی تعاون مضبوط بنانے اور مساوات اور امن پر مبنی ایجنڈے کو آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔اسرائیل کے صدر اسحاق ہرزوگ بدھ اور جمعرات کو نیسٹ میں نمائندگی رکھنے والی سیاسی جماعتوں سے مشاورت کریں گے۔اس کے بعد وہ فیصلہ کریں گے کہ نئی حکومت کی تشکیل کی ذمہ داری کس رکن پارلیمنٹ کو سونپی جائے۔اپوزیشن کے چیلنج بلاک کی قیادت کرنے والی یاشر پارٹی کے سربراہ گادی آئزنکوٹ کو حکومت سازی کے لیے سب سے زیادہ حمایت ملنے کا امکان ہے، بشرطیکہ انہیں عرب ارکان پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہو جائے۔گولان بھی چیلنج بلاک کے اہم رہنماؤں میں شامل ہیں۔نیتن یاہو اب تک مختلف ادوار میں پانچ مرتبہ اسرائیل کے وزیراعظم رہ چکے ہیں اور وہ ملک میں سب سے طویل عرصے تک اس عہدے پر فائز رہنے والے وزیراعظم ہیں۔انہوں نے 2022 کے اواخر سے موجودہ حکومت کی قیادت سنبھال رکھی ہے۔

امریکہ کی جانب سے کسی نئی جارحیت کی صورت میں جنگ صرف خطے تک محدود نہیں رہے گی: ایرانی فوج

تہران،3 نومبر(یواین آئی)ایرانی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل محمد اکرمنیہ نے کہا کہ وہ کسی بھی نئے امریکی حملے کا ماضی کے مقابلے میں "زیادہ وسیع پیمانے کا، زبردست اور فوری" جواب دیں گے، اور یہ کہ جنگ صرف خطے تک محدود نہیں رہے گی۔ایران کی مہر نیوز ایجنسی کے مطابق فوج کے ترجمان اکرمیہ نے یہ بیان ایک ریڈیو پروگرام کے دوران دیا۔اکرمنیہ نے کہا کہ "دشمن ہدف پر مبنی ذخائر" کی تجدید کردی گئی ہے اور امریکی جارحیت کی دھمکیوں کے جواب میں مسلح افواج کی دفاعی اور جارحانہ صلاحیتوں کو بہتر بنایا گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا،"امریکہ کی طرف سے کسی بھی نئی جارحیت کا ماضی کے مقابلے زیادہ جامع، زبردست اور فوری جواب دیا جائے گا اور جنگ کی حد مغربی ایشیا خطے تک محدود نہیں ہوگی۔"

امریکہ کے وسط مدتی انتخابات میں سینیٹ کا کنٹرول حاصل کرنے کی کوششیں تیز

ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز کے درمیان کئی ریاستوں میں کانٹے کا مقابلہ



واشنگٹن، 3 نومبر(یواین آئی)امریکہ میں منگل کو ہونے والے وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی سینیٹ کا کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔کئی ریاستوں میں کانٹے کے مقابلوں کے نتائج کانگریس کی سیاسی صورت حال تبدیل کر سکتے ہیں اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے لیے اپنی دوسری مدت کے آخری دو برسوں میں ایک بڑا سیاسی چیلنج بن سکتے ہیں۔انتخابات میں ایوانِ نمائندگان کی تمام 435 اور سینیٹ کی 100 میں سے 33 نشستوں پر مقابلہ ہورہا ہے۔ریپبلکن پارٹی کانگریس میں اپنی معمولی اکثریت برقرار رکھنے جبکہ ڈیموکریٹس ایک یا دونوں ایوانوں کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے میدان میں ہیں۔رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق ڈیموکریٹس ریپبلکنز کی کئی سینیٹ نشستیں جیت سکتے ہیں اور ممکنہ طور پر آٹھ نشستوں پر سیاسی تبدیلی ہوسکتی ہے۔تاہم، ریپبلکنز کو مالی وسائل کے معاملے میں نمایاں برتری حاصل ہے اور انہیں روایتی طور پر قدامت پسند ریاستوں میں اپنی حمایت پر اعتماد ہے۔ٹرمپ کی گرتی ہوئی مقبولیت، مہنگائی اور اخراجاتِ زندگی سے متعلق ووٹروں کی تشویش اور ایران کے ساتھ جنگ سمیت انتظامیہ کی پالیسیوں سے عدم اطمینان نے ریپبلکن امیدواروں کے لیے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔شمالی کیرولائنا، اوہائیو، الاسکا، مین اور ٹیکساس سینیٹ کے ان حلقوں میں شامل ہیں جہاں مقابلوں پر خاص نظر رکھی جارہی ہے۔ان ریاستوں میں ڈیموکریٹس کو نشستیں حاصل کرنے کے امکانات سے متعلق توقعات ظاہر کی جارہی ہیں۔شمالی کیرولائنا میں ڈیموکریٹک پارٹی کے سابق گورنر رائے کوپر کا مقابلہ ریپبلکن امیدوار مائیکل واٹلی سے ہے، جنہیں ریاست بھر میں اپنے حریف جیسی شناخت حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا ہے۔ریپبلکن سینیٹر تھام ٹلس کے ریٹائرمنٹ کے فیصلے نے بھی پارٹی کی مشکلات بڑھادی ہیں۔ٹلس نے میڈیکیڈ میں کٹوتیوں کے معاملے پر ٹرمپ سے اختلافات کے بعد انتخابی دوڑ سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔اوہائیو میں ڈیموکریٹک پارٹی کے سابق سینیٹر شیروڈ براؤن دوبارہ سینیٹ میں واپسی کے لیے ریپبلکن سینیٹر جون ہسٹڈ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔براؤن 2024 میں معمولی فرق سے انتخاب ہار گئے تھے۔انہوں نے اپنی انتخابی مہم میں ڈیٹا سینٹروں کے قیام کے لیے ہسٹڈ کی سابقہ حمایت اور اس کے نتیجے میں بجلی کی قیمتوں پر پڑنے والے ممکنہ اثرات کو موضوع بنایا ہے۔

زیلنسکی کی مرز سے ملاقات، یوکرین کے لیے یورپی حمایت پر تبادلہ خیال

ابوظہبی میں روس، یوکرین اور امریکہ کے مذاکرات سے قبل برلن دورہ



برلن، 3 نومبر(یواین آئی)یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی منگل کو جرمن چانسلر فریڈرک مرز سے ملاقات کے لیے برلن پہنچے۔ان کا یہ دورہ آئندہ ہفتے امریکہ کی ثالثی میں روس اور یوکرین کے درمیان ہونے والے مذاکرات سے قبل کیف کے لیے یورپی حمایت کے اظہار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔مرز نے برلن میں کاروباری رہنماؤں سے خطاب کے دوران زیلنسکی کے دورے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ وہ دوپہر کے فوراً بعد یوکرینی صدر سے ملاقات کریں گے۔سکیورٹی وجوہات کی بنا پر اس دورے کو خفیہ رکھا گیا تھا۔مرز نے کہا، وہ دوپہر کے فوراً بعد میرے ساتھ ہوں گے اور اس وقت صورت حال کچھ مختلف ہوگی۔ ان کا اشارہ بظاہر فروری 2025 میں وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ زیلنسکی کی متنازع ملاقات کی جانب تھا۔جرمن چانسلر نے کہا کہ یورپ کو اپنی دفاعی صلاحیتیں مضبوط بنانے اور اپنی سلامتی کی زیادہ ذمہ داری خود اٹھانے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا میرے لیے اس سمت میں آخری محرک گزشتہ سال فروری میں زیلنسکی کا وائٹ ہاؤس کا دورہ اور وہاں پیش آنے والے واقعات تھے مرز نے مزید کہا اس کا مقصد نیٹو کے وجود پر سوال اٹھانا نہیں ہے۔ہم اپنا دفاع کرنے کے قابل ہونا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں حقیقتاً اپنے دفاع کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ نیٹو کو مزید یورپی شکل دینے کے لیے کام کر رہا ہے تاکہ اس کا ٹرانس اٹلانٹک کردار برقرار رہ سکے۔برلن میں ہونے والی بات چیت میں یوکرین کو مسلسل فوجی اور مالی امداد فراہم کرنے پر توجہ دیے جانے کی توقع ہے۔یوکرین کو موسم سرما سے قبل روس کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر بڑھتے ہوئے حملوں کا سامنا ہے۔کیف روسی بیلسٹک میزائل حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے فضائی دفاعی نظاموں، خصوصاً امریکہ کے تیار کردہ پیٹریاٹ نظام کے مزید میزائل حاصل کرنا چاہتا ہے۔جرمنی پہلے ہی پیٹریاٹ نظاموں کے وہ ذخائر یوکرین کو فراہم کر چکا ہے جنہیں اپنے فضائی دفاع کو متاثر کیے بغیر دیا جا سکتا تھا۔زیلنسکی نے اکتوبر میں یورپی یونین کے سربراہی اجلاس کے دوران یوکرین کی مالی ضروریات کا خاکہ بھی پیش کیا تھا اور آئندہ سال کے لیے مزید 70 ارب یورو (78 ارب ڈالر) کی امداد طلب کی تھی۔یورپی حکومتوں کے درمیان مالی اعانت کا معاملہ بھی زیر بحث آنے کی توقع ہے، کیونکہ وہ یورپی یونین کے طویل مدتی بجٹ پر غور کر رہی ہیں۔جرمن میڈیا کی اطلاعات کے مطابق برلن یوکرین کے لیے مزید 20 کروڑ یورو (22 کروڑ 40 لاکھ ڈالر) کی سرمائی امداد دینے پر بھی غور کر رہا ہے۔اس رقم سے روسی حملوں میں بار بار نشانہ بننے والے یوکرین کے بجلی گھروں اور دیگر شہری بنیادی ڈھانچے کی مرمت اور حفاظت میں مدد ملے گی۔یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے اعلان کیا ہے کہ روس، یوکرین اور امریکہ کے وفود 10 اور 11 نومبر کو ابوظہبی میں ملاقات کریں گے۔مذاکرات میں جنگ کے خاتمے کے لیے اقدامات، جنگ کے بعد سلامتی کے انتظامات اور کشیدگی میں کمی کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔امریکی نمائندوں کی اس ہفتے برسلز میں یورپی اور نیٹو حکام کے ساتھ بھی بات چیت متوقع ہے، جس میں یوکرین کے لیے سلامتی کی ضمانتوں، تعمیر نو اور جنگ کے بعد یورپ کے سلامتی ڈھانچے پر غور کیا جائے گا۔یورپی نمائندوں کی ابوظہبی مذاکرات میں موجودگی متوقع ہے، تاہم ان کا براہ راست مذاکرات میں حصہ لینے کا امکان کم ہے۔مرز کی قیادت میں جرمنی یوکرین کا سب سے بڑا حمایتی بن کر سامنے آیا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب گزشتہ سال ٹرمپ کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد واشنگٹن نے یوکرین کے لیے اپنی براہ راست مالی امداد کم کردی ہے۔تاہم امریکہ کیف کو انٹیلی جنس معلومات فراہم کر رہا ہے اور دیگر ممالک کو یوکرین کے لیے امریکی ہتھیار خریدنے کی اجازت بھی دے رہا ہے۔دریں اثنا، زیلنسکی کے دورے اور دو روزہ برلن سکیورٹی کانفرنس کے پیش نظر شہر میں تقریباً 3400 اضافی پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔کانفرنس میں یورپی حکام اور دفاعی امور کے ماہرین شرکت کر رہے ہیں، جس کے ایجنڈے میں یوکرین میں روس کی جنگ کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔

یوکرین میں روسی حملے سے امدادی مرکز تباہ، 26 افراد ہلاک

امریکہ نے 10 اور 11 نومبر کو ابوظہبی میں امن مذاکرات کا اعلان کیا



کیف، 3 نومبر(یواین آئی)یوکرین کے حکام کے مطابق روسی فوج نے زاپوریژیا علاقے میں ایک امدادی مرکز پر فضائی حملہ کیا، جس میں کم از کم 26 افراد ہلاک ہوگئے۔اس حملے کے بعد امریکہ نے 10 اور 11 نومبر کو یوکرین اور روس کے درمیان نئے امن مذاکرات کرانے کا اعلان کیا ہے۔یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے پیر کی شب اپنے خطاب میں بتایا کہ حملے کا نشانہ زاپوریژیا کے گاؤں کومیشوواخا میں واقع ایک اسکول تھا، جسے جنگی محاذ کے قریب ہونے کے باعث طلبہ کے لیے بند کردیا گیا تھا۔اس عمارت کو پناہ گاہ اور انسانی امداد کی تقسیم کے مرکز کے طور پر استعمال کیا جارہا تھا، جہاں مقامی باشندوں کو ہر پیر امدادی سامان فراہم کیا جاتا تھا۔زیلنسکی کے مطابق، روسی فوج نے پہلے اس وقت فضائی بمباری کی جب لوگ وہاں پہنچ رہے تھے اور اس کے بعد پناہ گاہ کو دوبارہ نشانہ بنایا۔انہوں نے اس حملے کو گھناؤنا دہشت گردانہ حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ روسی فوج کو معلوم تھا کہ وہاں ہر ہفتے امداد حاصل کرنے کے لیے شہری جمع ہوتے ہیں۔یوکرین کی ایمرجنسی سروسز کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں امدادی کارروائیوں کے عملے کے دو ارکان اور چار پولیس اہلکار بھی شامل ہیں، جبکہ پانچ زخمیوں، جن میں دو امدادی کارکن ہیں، کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔زاپوریژیا سٹی کونسل کی سکریٹری ریجینا خرچینکو نے بتایا کہ 27 افراد لاپتہ ہیں۔پولیس اور امدادی کارکن ملبے تلے دبے افراد تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔زیلنسکی نے کہا کہ یہ حملہ اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ روس کشیدگی کم کرنے اور حقیقی انصاف کے لیے تیار نہیں ہے۔ ان کے مطابق، گزشتہ ہفتے روس کے زیر قبضہ جنوبی شہر اولیشکی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر شہریوں کے انخلا کے لیے ایک موقع پیدا ہوا تھا، جس میں امریکی خاتون اول میلانیا ٹرمپ نے ثالثی کی تھی، لیکن روس نے اس کے بعد بھی انسانی ہمدردی کے اقدامات جاری رکھنے میں دلچسپی نہیں دکھائی۔انہوں نے مزید کہا کہ یوکرینی انٹیلی جنس نے خبردار کیا ہے کہ روس امریکی وسط مدتی انتخابات کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یوکرین کے توانائی اور رسد کے بنیادی ڈھانچے پر ایک اور بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے۔زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر امریکہ سے اپیل کی کہ وہ روس پر ایسا دباؤ ڈالے کہ اس کے پاس جنگ ختم کرنے کے سوا کوئی راستہ نہ بچے۔ان کا کہنا تھا کہ ماسکو اس بات کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے کہ دنیا کی توجہ دوسرے معاملات پر مرکوز ہے اور یوکرین کو فضائی دفاعی نظام اور پیٹریاٹ میزائلوں کی کمی کا سامنا ہے۔حملے کے چند گھنٹے بعد امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے اعلان کیا کہ روس اور یوکرین کے وفود 10 اور 11 نومبر کو متحدہ عرب امارات کے دارالحکومت ابوظہبی میں ملاقات کریں گے۔وٹکوف نے سوشل میڈیا پر بتایا کہ مذاکرات میں جنگ کے بعد سلامتی کے انتظامات، کشیدگی میں کمی، انسانی ہمدردی کے اقدامات اور جنگ کے خاتمے جیسے امور زیر بحث آئیں گے۔روسی صدر ولادیمیر پوتن نے 21 اکتوبر کو سینٹ پیٹرزبرگ میں وٹکوف سے ملاقات کے بعد سہ فریقی مذاکرات کے نئے دور پر اتفاق کیا تھا۔

سعودی وزیر دفاع کا امریکی ہم منصب سے رابطہ

ریاض، 3 نومبر(یواین آئی)سعودی عرب کے وزیر دفاع خالد بن سلمان نے اپنے امریکی ہم منصب پیٹ ہیگسیتھ کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کی ہے، جس میں دوطرفہ دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال کیا گیا اور خطے میں بڑھتے ہوئے سیکیورٹی خدشات بشمول سعودی مملکت پر یمن کے حوثیوں کے جاری حملوں پر غور کیا گیا۔بن سلمان نے بتایا کہ دونوں فریقین نے اسٹریٹجک دفاعی تعاون اور ریاض و واشنگٹن کے درمیان مشترکہ سیکیورٹی فریم ورک کا جائزہ لیا۔ایکس پلیٹ فارم پر جاری ایک بیان میں بن سلمان نے کہا کہ "ہم نے خطے میں کشیدگی کو کم کرنے کی کوششوں اور مملکت کے خلاف حوثیوں کے جاری دہشت گردانہ حملوں سمیت علاقائی و عالمی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔" یہ ٹیلی فون رابطہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب حوثیوں اور یمن کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کی حمایت کرنے والے سعودی قیادت میں قائم فوجی اتحاد کے درمیان جھڑپیں ایک بار پھر تیز ہو گئی ہیں۔سعودی عرب 2014 کے آخر میں حوثیوں کی جانب سے یمن کے دارالحکومت صنعا اور اس کے اردگرد کے صوبوں پر قبضے کے بعد سے، مارچ 2015 سے اس ملیشیا گروپ کے خلاف ایک علاقائی فوجی اتحاد کی قیادت کر رہا ہے۔دوسری طرف، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کے روز ہونے والے مڈٹرم انتخابات کے بعد ایران کے خلاف نئے فوجی حملے کرنے کے امکان کو کم اہم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ سفارتی کوششوں میں پیش رفت ہو رہی ہے۔

یورپ کے تین ہوائی اڈوں پر بم کی دھمکیاں

سکیورٹی الرٹ جاری، مسافروں کا انخلا



وارسا، 3 نومبر(یواین آئی)یورپ کے مختلف ہوائی اڈوں پر منگل کو مسافر طیاروں کو بم سے اڑانے کی دھمکیاں ملنے کے بعد سکیورٹی الرٹ جاری کر دیا گیا۔اسپین، پولینڈ اور بلغاریہ میں ہنگامی حفاظتی جانچ، مسافروں کے انخلا اور ہوائی اڈوں کی عارضی بندش جیسے اقدامات کیے گئے۔مقامی میڈیا کی خبروں کے مطابق، اسپین میں مانچسٹر سے آنے والی ریان ایئر کی ایک پرواز کے مرسیا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد بم کی اطلاع ملنے پر سکیورٹی آپریشن شروع کیا گیا۔مرسیا میں ہسپانوی حکومت کے نمائندے فرانسسکو لوکاس نے تصدیق کی کہ حفاظتی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔طیارے میں سوار تمام 114 مسافروں اور عملے کے سات ارکان کو بحفاظت باہر نکال کر ان کی جانچ کی گئی، جبکہ خصوصی ٹیموں نے طیارے کی تلاشی شروع کردی۔ہوائی اڈوں کے آپریٹر ادارے اینا (Aena) نے بتایا کہ طیارہ مقررہ وقت پر اترا تھا اور دیگر پروازیں معمول کے مطابق جاری رہیں۔ادھر پولینڈ کے وارسا موڈلن ہوائی اڈے کو لندن سے آنے والی ایک پرواز میں بم کی دھمکی کے بعد عارضی طور پر بند کر دیا گیا۔بوئنگ 737 میکس طیارے کو اصل میں لندن ہیتھرو سے وارسا چوپین ہوائی اڈے پر اترنا تھا، لیکن اسے موڈلن کی جانب موڑ دیا گیا، جہاں یہ مقامی وقت کے مطابق صبح 10 بج کر ایک منٹ پر 181 افراد کے ساتھ اترا۔حکام نے طیارے کو سکیورٹی کے لیے مخصوص مقام پر منتقل کر کے تحقیقات شروع کر دیں۔مسافروں کو طیارے سے اتار کر ہوائی اڈے کے آمد ہال میں انتظار کرنے کی ہدایت دی گئی، جبکہ سکیورٹی ٹیموں نے طیارے کی تلاشی لی۔بلغاریہ میں بھی اسرائیل سے آنے والے ایک مسافر طیارے کو ای میل کے ذریعے بم کی دھمکی ملنے کے بعد صوفیہ ہوائی اڈے پر انسداد دہشت گردی کے اہلکار تعینات کر دیے گئے۔بلغاریہ کے قومی ریڈیو نے وزارت داخلہ کے سکریٹری جنرل لیوبومیر نیکولوف کے حوالے سے بتایا کہ طیارے کو ہنگامی طور پر اتارا گیا اور اس کی حفاظتی جانچ کی گئی۔حکام نے فوری طور پر فضائی کمپنی، پرواز کا نمبر یا دھمکی آمیز ای میل کے مندرجات ظاہر نہیں کیے۔یہ تازہ سکیورٹی الرٹ یورپ میں مسافر طیاروں کو بم کی دھمکیاں ملنے کے متعدد حالیہ واقعات کے بعد سامنے آیا ہے۔پیر کو لندن سے صوفیہ جانے والی وِز ایئر کی ایک پرواز کو بم کی دھمکی کے بعد بوڈاپیسٹ کی جانب موڑ دیا گیا تھا۔

عظیم شخصیات کی خدمات سے نوجوان نسل تحریک حاصل کرے: جے ویر سنگھ

ریاست کے 12 اضلاع میں عظیم شخصیات کے مجسمے نصب ہوں گے★ددھوا ٹائیگر ریزرو میں تحفظِ جنگلی حیات سے سیاحت کو فروغ★سیاحوں کی سلامتی اور مقامی روزگار کے مواقع بڑھیں گے

لکھنؤ۔اتر پردیش کے محکمہ ثقافت نے 12 اضلاع میں عظیم شخصیات اور ہیروز کے مجسمے لگانے کا حکم دیا ہے۔ان کی تنصیب کے لیے پیڈسٹل تیار کیے جا رہے ہیں۔ان مجسموں کو نصب کرنے کا مقصد ریاست کے عظیم آدمیوں اور ہیروز کی خدمات کو یاد کرنا اور نوجوان نسل کو ان کی شراکت سے تحریک حاصل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ یہ مجسمے لکھنؤ، آگرہ، گورکھپور، شاہجہاں پور، پرتاپ گڑھ، غازی پور، گونڈا، فیروز آباد، مرادآباد، رام پور، مہاراج گنج اور وارانسی میں لگائے جائیں گے۔یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔انہوں نے کہا کہ راجدھانی لکھنؤ میں پرتھوی راج چوہان کا 5.12 فٹ گھڑ سوار کانسی کا مجسمہ نصب کیا جائے گا،مہاراجہ سورج مل کا 5.12 فٹ گھڑ سوار کانسہ کا مجسمہ آگرہ میں نصب کیا جائے گا،آگرہ ضلع کے مہاراجہ سورجمل پارک فتح پور میں، 5.12 فٹ کھڑا کانسہ کا مجسمہ گورکھاپور ضلع میں نصب کیا جائے گا۔گورکھپور ہوائی اڈہ اور مہارانا پرتاپ کا 5.12 فٹ گھڑ سوار کانسی کا مجسمہ شاہجہاں پور ضلع میں بریلی موڑ پر نصب کیا جائے گا۔اسی طرح پرتاپ گڑھ ضلع میں، مرد آہن سردار ولبھ بھائی پٹیل کا مجسمہ گرام سبھا کندھر پور بازار، ترقیاتی بلاک منگارورا، غازی پور ضلع میں، سردار ولبھ بھائی پٹیل کا مجسمہ گڈیا پور ضلع کے چوہانار، گڈاپورہ کے ترموہانی میں نصب کیا جائے گا۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کا کانسہ کا مجسمہ سیدن پور، ڈیولپمنٹ بلاک چھپیا، گونڈہ اور ضلع فیروز آباد میں، شہید کیپٹن دیویش کمار کلشر یٹھا کا مجسمہ گاؤں مچان، تحصیل اور تھانہ جسرانہ، فیروزآباد میں نصب کیا جائے گا۔انہوں نے بتایا کہ اسی سلسلے میں ضلع مرادآباد میں مہارانا پرتاپ جی کا 5.12 فٹ گھڑ سوار کانسہ کا مجسمہ مرادآباد کے ٹوکنا میں لوہیا پارک کے قریب نصب کیا جائے گا، رام پور ضلع میں ویر شرومنی مہارانا پرتاپ کا 5.12 فٹ گھڑ سوار مجسمہ جو بارہ بنکی میں نصب کیا جائے گا۔اسی طرح مہاراج گنج ضلع میں شبن لال سکسینہ کا 6 فٹ سفید سنگ مرمر کا مجسمہ جواہر لعل نہرو میموریل پی جی کالج مہاراج گنج میں اور وارانسی ضلع میں 5.12 فٹ کا مجسمہ گالٹ بازار پولس چوکی وارانسی میں نصب کیا جائے گا۔وزیر سیاحت نے کہا کہ للت کلا اکیڈمی کی طرف سے بنائے گئے مجسموں کی تنصیب کے لیے پیڈسٹلز بنانے کے لیے متعلقہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ اور معزز عوامی نمائندوں کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ یہ مجسمے جلد نصب کیے جائیں گے، تاکہ نوجوان نسل ان کے تعاون سے تحریک لے سکے۔



☆ددھوا ٹائیگر ریزرو، جو اتر پردیش کے لکھیم پور کھیری ضلع میں واقع ہے، سیاحوں کی توجہ کا ایک بڑا مرکز ہے۔ ریاستی حکومت نے ددھوا ٹائیگر ریزرو میں سفاری یا داخلہ فیس میں اضافہ نہیں کیا ہے۔حکومت نے کئی اہم امور پر توجہ مرکوز کی ہے، جن میں جنگلی حیات کے تحفظ، سیاحتی سہولیات کو وسعت دینا، مقامی کمیونٹیز کو روزگار فراہم کرنا، اور انسانی جنگلی حیات کے تنازع کو کم کرنا شامل ہے۔دودھوا ٹائیگر ریزرو اتر پردیش کا ایک اہم قدرتی ورثہ اور حیاتیاتی تنوع کا مرکز ہے۔شیروں اور گینڈے سمیت متعدد جنگلی حیات کی انواع کی موجودگی اسے ملک کے معروف وائلڈ لائف سیاحتی مقامات میں سے ایک بناتی ہے۔تحفظ اور سیاحت کے درمیان توازن برقرار رکھنا ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ددھوا ٹائیگر کنزرویشن فاؤنڈیشن نے فطرت سے محبت کرنے والوں اور ددھوا آنے والے سیاحوں کو راحت فراہم کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس سال ٹائیگر ریزرو میں سفاری اور داخلہ فیس میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔فیسوں میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کے فیصلے سے ددھوا آنے والے سیاحوں کے سیاحتی اخراجات کو قابو میں رکھا جائے گا، جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو قدرتی خوبصورتی اور جنگلی حیات کا قریب سے تجربہ کرنے کا موقع ملے گا۔ددھوا میں سیاحتی سرگرمیاں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔سیاحت کی آمدنی 2024-25 کے مالی سال میں 15.2 کروڑ سے بڑھ کر 2025-26 مالی سال میں 20.3 کروڑ ہونے کا اندازہ لگایا گیا تھا، جو کہ 49 فیصد اضافہ ہے۔یہ اضافہ ددھوا میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور خطے میں سیاحتی سرگرمیوں کی توسیع کی نشاندہی کرتا ہے۔سیاحت کی آمدنی جنگلی حیات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ مقامی معیشت کے لیے بھی اہم ہے۔سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ان لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے جو مقامی خدمات جیسے ہوٹل، ہوم اسٹے، نقل و حمل، گائیڈ، دستکاری اور دیگر خدمات سے وابستہ ہیں۔حکومت نے سیاحتی سہولیات کو جدید بنانے، آسان بنانے اور شفاف بنانے کے لیے بھی اہم فیصلے کیے ہیں۔ ریاست میں جنگلی حیات کے تمام بڑے علاقوں کے لیے سفاری اور رہائش کی آن لائن بکنگ کی سہولت کے لیے ایک مربوط پورٹل تیار کیا جا رہا ہے۔ اس نظام میں شیروں کے ذخائر، جنگلی حیات کی پناہ گاہیں اور چڑیا گھر شامل ہوں گے۔مربوط پورٹل کے تیار ہونے کے بعد سیاحوں کو مختلف مقامات کے لیے الگ الگ سسٹم پر انحصار نہیں کرنا پڑے گا۔ آن لائن بکنگ کی سہولت اس عمل کو مزید شفاف اور ہموار بنائے گی۔ یہ نظام نہ صرف سیاحوں کے تجربے کو بہتر بنائے گا بلکہ جنگلی حیات کے علاقوں میں سیاحوں کی تعداد اور ان کی سرگرمیوں کو منظم طریقے سے کنٹرول کرنے میں بھی مدد کرے گا۔ اس سے حساس جنگلاتی علاقوں پر غیر ضروری دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔جنگلی حیات کے بنیادی علاقوں پر سیاحت کے دباؤ کو کم کرنے اور مقامی لوگوں کو خود روزگار میں شامل کرنے کے لیے ”بفر میں سفر“ اسکیم شروع کی جا رہی ہے۔اسکیم کے تحت بفر زون میں سیاحتی سرگرمیوں کے لیے رجسٹرڈ گاڑیوں کو خصوصی مالی مراعات فراہم کی جائیں گی۔اس اقدام کا مقصد تحفظ اور مقامی معاش کے درمیان بہتر ہم آہنگی قائم کرنا ہے۔ بفر زون میں سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ دینے سے بنیادی جنگلاتی علاقوں پر سیاحوں کا دباؤ کم ہوگا اور مقامی لوگوں کو سیاحت سے براہ راست فائدہ اٹھانے کے مواقع فراہم ہوں گے۔ جب مقامی کمیونٹیز اپنی روزی روٹی کو جنگل اور جنگلی حیات کے تحفظ سے جوڑتی ہیں تو تحفظ کا جذبہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ”بفر میں سفر“ کو کمیونٹی پر مبنی سیاحت کے لیے ایک مفید اقدام کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔جنگلی حیات کے تحفظ کی اہم کوششوں میں، ددھوا نیشنل پارک میں عظیم تر ایک سینگ والے گینڈے کی حیثیت اور نگرانی پر ایک کتابچہ جاری کیا گیا ہے۔ Rhino ID کتابچہ ددھوا میں گینڈوں کی شناخت، نگرانی اور تحفظ کی کوششوں کو دستاویز کرتا ہے۔گینڈوں کا تحفظ ددھوا کی منفرد شناخت کا لازمی جزو ہے، اور سائنسی اور منظم نگرانی کی کوششوں سے جنگلی حیات کے تحفظ کو مزید تقویت ملے گی۔ بھرتھ پور گاؤں کے نقل مکانی اور بحالی پر مبنی مختصر فلم کا ٹریلر بھی جاری کر دیا گیا۔ یہ فلم کمیونٹی کی بحالی اور جنگلی حیات کے تحفظ کے درمیان تعلق کو اجاگر کرتی ہے۔جنگلی حیات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ، ددھوا کے علاقے میں انسانی جنگلی حیات کے تصادم کو کم کرنا بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

دیہی صفائی اور کچرا انتظام کے لیے 150 پلانٹس منظور

اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع میں ایف ٹی پی یونٹس تعمیر ہوں گے



لکھنؤ: 03 نومبر۔سوچھ بھارت مشن (گرامین) فیز-2 کے تحت، او ڈی ایف (او ڈی ایف) پائیداری اور او ڈی ایف پلس (او ڈی ایف پلس) کے اہداف کو تیز کرنے اور حاصل کرنے کے لیے، گورننگ باڈی کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ آج پنچایتی راج کے وزیر جناب اوم پرکاش کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ پنچایتی راج کے پرنسپل سکریٹری جناب رویندر جی، ڈائرکٹر پنچایتی راج، جناب دھریندر سنگھ سچن، اسپیشل سکریٹری جناب راجیش تیاگی اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران میٹنگ میں موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران دیہی علاقوں میں صفائی، عوامی آگاہی اور کچرے کے انتظام سے متعلق ایجنڈا کے مختلف اہم نکات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور درج ذیل ٹھوس فیصلے اور منظوری دی گئی۔ یکسانیت، شفافیت کو یقینی بنانے اور سرگرمیوں میں نقل سے بچنے کے لیے، ای پروکیورمنٹ (ای پروکیورمنٹ) قوانین کے تحت ایک شفاف ٹینڈر کے عمل کے ذریعے ڈائریکٹوریٹ کی سطح پر ایک معروف تنظیم کا انتخاب کیا جائے گا۔منتخب تنظیم ریاست بھر میں ایل ای ڈی وین، اسٹریٹ ڈرامے، لوک گیت، وال پینٹنگ اور اسکول کے کوئز مقابلوں کا مؤثر طریقے سے انعقاد کرے گی۔ دیہی اتر پردیش میں فضلہ کے انتظام کو مضبوط بنانے کے لیے، فی دو ترقیاتی بلاکوں کے لیے ایک فیکل سلج ٹریٹمنٹ پلانٹ (ایف ٹی پی) کا انتظام کیا گیا ہے، جس کے تحت کل 826 ترقیاتی بلاکس کے لیے 400 ایف ٹی پی تعمیر کیے جانے ہیں۔ مالی سال 2026-27 کے پہلے مرحلے میں ریاست کے تمام 75 اضلاع میں فی ضلع دو کی شرح سے کل 150 ایف ٹی پی یونٹس بنانے کا ہدف منظور کیا گیا ہے۔ان پلانٹس کی تعمیر اور اگلے 05 سال تک ان کی ہموار آپریشن اور دیکھ بھال کے لیے نامزد ایگزیکیوٹنگ ایجنسی (NCCB) کے ساتھ معاہدہ (DV) کا عمل 15 دن کے اندر مکمل کرنے اور زمین پر کام شروع کرنے کی واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ معزز وزیر نے ہدایت دی کہ تمام منظور شدہ منصوبوں کو مقررہ مدت کے اندر معیاری طریقے سے مکمل کیا جائے۔ یہ فیصلہ دیہی اتر پردیش کو مکمل طور پر صاف، صحت مند اور مثالی او ڈی ایف پلس ریاست بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

دانش آزاد انصاری نے علی گڑھ میں ترقیاتی اسکیموں کا جائزہ لیا

اقلیتی نوجوانوں، خواتین کے لیے روزگار اور کاروبار کے مواقع بڑھانے پر زور



لکھنؤ: 3 نومبر۔اتر پردیش حکومت کے مسلم وقف و حج وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب دانش آزاد انصاری نے آج ضلع علی گڑھ میں ماتحت افسران کے ساتھ جائزہ نشست کی۔اس درمیان اقلیتی سماج کے تعلیم روزگار، کاروبار، نوجوانوں اور مسلم خواتین کو بہتر مواقع فراہم کرنے کے سلسلے میں تفصیل سے چرچہ کی۔نشست کے درمیان وزیر موصوف نے اپنے ماتحت افسران کو ہدایت دی کہ کوشل وکاس سے متعلق اسکیموں کو مستحقین تک مؤثر طریقے سے پہونچایا جائے۔ساتھ ہی نوجوانوں کو روزگار پر منحصر مواقع فراہم کرنے پر ضروری اقدام کیا جائے۔

یونٹی کالج میں بزنس مینجمنٹ اولمپیاڈ مقابلے کا انعقاد

امان اسلام نے اول، آریا پال نے دوسری پوزیشن حاصل کی



یونٹی پی۔جی۔کالج میں آج بتاریخ 3-11-2026 کو کامرس اینڈ مینیجمنٹ شعبوں نے مولانا آزاد ہال میں (Biz-ManageOlympiad) مقابلے کا انعقاد کیا۔اس پروگرام میں مختلف شعبوں کے طلبہ نے شرکت کی۔تقریب کا آغاز صبح 10-00 بجے ہوا۔ پروگرام کی ہیڈ آرگنائزر ڈاکٹر دینار فاطمہ نے فیکلٹی ممبران اور شرکاء کا پرجوش استقبال کیا۔اس پروگرام کی مہمان خصوصی پروفیسر گیتکا ٹنڈن، شعبہ کامرس، لکھنو یونیورسٹی، لکھنو نے اپنی تقریر میں عملی مہارتوں کو بڑھانے میں تعلیمی مقابلوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو اپنے تعلیمی دور میں کاروباری ذہنیت کو اپنانے کی ترغیب دی۔ پروگرام کی اختتامی تقریب میں کالج کی کوآرڈینیٹر محترمہ اسماء جاوید اور پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون نے ڈاکٹر دینار فاطمہ، جناب محمد ابصار انصاری، کنوینر ڈاکٹر ایس۔ایم۔اے۔رضوی اور ڈاکٹر علی مہدی نقوی کی کاوشوں کو سراہا اس کے ساتھ ساتھ آرگنائزنگ کمیٹی نے کالج انتظامیہ، فیکلٹی ممبران اور پروگرام کے اینکر ڈاکٹر صبور بیگ کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔کامیاب طلبہ کو انعامات و سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا، جس میں اول مقام امان اسلام، بی۔بی۔اے۔ پہلا سمیسٹر نے حاصل کیا جبکہ دوسرا مقام آریا پال، بی۔کام۔پہلا سمیسٹر نے حاصل کیا۔ کنسولیشن پرائز شیخ رہنما، بی۔بی۔اے۔ پہلا سمیسٹر اور یاشکہ سنگھ بی۔اے۔ پنچم سمیسٹر نے حاصل کیا۔

بی جے پی کی پدیاترا جمہوریت بچاؤ نہیں، بی جے پی سے بچاؤ کی مہم: ابھیے دوبے

لکھنؤ میں بی جے پی کی پدیاترا پر کانگریس ترجمان کی تنقید

لکھنؤ۔ کانگریس کے قومی ترجمان ابھیے دوبے نے بھارتیہ جنتا پارٹی کی جمہوریت بچاؤ پدیاترا پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی کی یہ پدیاترا جمہوریت بچاؤ نہیں، بلکہ بی جے پی سے جمہوریت بچاؤ پدیاترا ہے۔ بی جے پی اپنے ہی وزیر اعلیٰ کے خلاف پدیاترا نکال رہی ہے۔ مرکزی حکومت کے وزیر کی قیادت میں آج لکھنؤ میں نکالی گئی پدیاترا اپنے ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف ہے، کیونکہ وزیر اعلیٰ انتخابی کمیشن کے خلاف ریاست کے ایک کروڑ 27 لاکھ ووٹروں کے نام کاٹے جانے کا رونا رو رہے ہیں۔سچائی پر پردہ ڈالنے کے لیے گیانیش کمار کے لوگ انہیں بچانے کی خاطر ملک بھر میں پدیاترا نکال رہے ہیں۔ دوبے منگل کو پارٹی ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے خطاب کر رہے تھے۔دوبے نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا ایک ایسا جمہوری ملک ہے جہاں شخص کے بالغ ہوتے ہی وہ خود بخود ووٹر بن جاتا ہے۔ملک کے پہلے چیف الیکشن کمشنر سکومار سین تھے، جنہوں نے ووٹر لسٹ تیار کیے بغیر انتخابات کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ ملک کے پہلے انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ تیار کی گئی اور اس میں اصلاح کے بعد انتخابات کرائے گئے تھے۔آج ملک میں گیانیش کمار گپتا نے اس جمہوری نظام پر جان لیوا حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیوراج سنگھ چوہان راجدھانی لکھنؤ میں گیانیش گپتا بچاؤ پدیاترا نکال رہے ہیں۔ مندسور میں انہوں نے کسانوں پر گولیاں چلوائی تھیں اور ویاپم گھوٹالے کے ذریعے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل تباہ کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ گیانیش کمار گپتا کے حامی آج جمہوریت اور آئین کے خلاف ہیں۔وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعے ملک کے 49 فیصد خاندانوں کو خطِ غربت سے اوپر لانے کے شیوراج سنگھ چوہان کے دعوے پر انہوں نے کہا کہ شیوراج جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہ عالمی بینک کی وہ رپورٹ ہے جو وزیر اعظم نے بھیجی ہے۔ چوہان نے پوری رپورٹ نہیں پڑھی، اسی رپورٹ میں 57 فیصد لوگوں کے شدید غربت کی سطح پر زندگی گزارنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ دوبے نے کہا کہ بی جے پی عوامی مینڈیٹ کے بجائے ’گیان آدیش‘ لینے لگی ہے۔دوبے نے کہا کہ جمہوریت میں گڑھا کھود کر اسے بھرنے کی کوشش جے پی نڈا کر رہے ہیں۔

طلبہ سے خون کی خرید و فروخت کی تحقیقات کا مطالبہ

قومی انسانی حقوق کمیشن کو راجندر پال گوتم کا میمورنڈم

لکھنؤ۔آل انڈیا کانگریس کے شعبہ درج فہرست ذات کے قومی صدر اور ریاستی کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم نے ریاست میں مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے معاشی طور پر کمزور طلبہ کی سنگین صورت حال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے قومی انسانی حقوق کمیشن کو میمورنڈم سونپا۔میمورنڈم میں گوتم نے ریاست کے اہم کوچنگ مراکز کے طلبہ سے مبینہ طور پر خون کی خرید فروخت کے غیر قانونی کاروبار کی اعلیٰ سطحی جانچ کرانے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کیے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔راجندر پال گوتم نے پیش کردہ میمورنڈم میں 25 سے 27 اکتوبر کے درمیان ایک اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ کا حوالہ دیا جس میں بتایا گیا ہے کہ مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے طلبہ کوچنگ فیس، ہاسٹل اور کھانے وغیرہ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے خون فروخت کرنے جیسے حالات سے دوچار ہو گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ صورت حال ریاست کے تعلیمی نظام اور نوجوانوں کے مفادات کے تئیں حکومت کی حساسیت پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔میمورنڈم میں بلڈ بینکوں کے آس پاس سرگرم ایجنٹوں اور دلالوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جو طلبہ کو خون فروخت کرنے کے لیے راغب کرتے ہیں۔ مریضوں کے اہل خانہ سے ایک یونٹ خون کے بدلے 8 ہزار روپے تک وصول کیے جاتے ہیں، جبکہ کٹوتی کے بعد طلبہ کو محض 3500 سے 4000 روپے ہی ملتے ہیں۔ بعض طلبہ کے مہینے میں دو سے چار مرتبہ خون عطیہ کرنے کے معاملات بھی سامنے آئے ہیں۔گوتم نے میمورنڈم میں کہا کہ کانگریس غریب، دلت، پسماندہ اور محروم طبقات کے نوجوانوں کی تعلیم اور باعزت مستقبل کے حقوق کی لڑائی مضبوطی سے لڑتی رہے گی۔ ریاستی حکومت کو اس سنگین معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے جواب دہی طے کرنی چاہیے اور متاثرہ طلبہ کو راحت پہنچانی چاہیے۔ گوتم نے کہا کہ تعلیم کسی کی معاشی حیثیت کی محتاج نہیں ہونی چاہیے۔حکومت کی ذمہ داری ہے کہ غریب کے بچے کو بھی آگے بڑھنے کا موقع ملے، نہ کہ اسے اپنی تعلیم کی قیمت اپنے خون سے ادا کرنی پڑے۔وفد میں دہلی کے ہیومن رائٹس اینڈ لاڈ پارٹمنٹ کے صدر سنیل کمار سمیت درجنوں وکلا اور کانگریس کارکنان شامل تھے۔

ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کے انتقال سے کھیلوں کی دنیا سوگوار

بیڈمنٹن کی ترقی میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی

لکھنؤ: اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے سکریٹری اور اتر پردیش اولمپک ایسوسی ایشن کے نائب صدر ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کا دہلی میں اچانک انتقال ہو گیا۔وہ پچھلے تقریباً 10-12 دنوں سے بیمار تھے اور علاج کے لیے ایم ایس نئی دہلی میں داخل تھے۔ دورانِ علاج انہوں نے 2 نومبر کی رات تقریباً 11:30 بجے آخری سانس لی۔ 67 سالہ ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کی آخری رسومات منگل کو بیکنٹھ دھام میں ادا کی گئیں۔اس دوران بی بی ڈی گروپ، بیڈمنٹن فیملی اور کھیلوں کی دنیا سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں موجود ہو کر انہیں پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا۔ وہ اپنے پیچھے اہلیہ، بیٹا اور بیٹی چھوڑ گئے ہیں۔ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کے انتقال پر اتر پردیش اولمپک ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر آنندیشور پانڈے نے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور سوگوار خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ انہوں نے بیڈمنٹن کی ترقی میں ڈاکٹر سنگھ کے تعاون کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ بیڈمنٹن کے کھیل اور کھلاڑیوں کے بارے میں سوچتے رہتے تھے۔دیگر کھیلوں اور کھلاڑیوں کے مفادات کے لیے بھی وہ ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔اتر پردیش اولمپک ایسوسی ایشن اور اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے صدر اور بی بی ڈی گروپ کے چیئرمین ویراج ساگر داس نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے سکریٹری، بی بی ڈی یونیورسٹی کے رجسٹرار اور ہمارے خاندانی فرد محترم ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ وہ پچھلے تقریباً 40 سالوں سے ہمارے خاندان اور بی بی ڈی گروپ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان کی شفقت، تعاون اور رہنمائی ہمیشہ یاد رہے گی۔ان کا جانا میرے اور پورے بی بی ڈی خاندان کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے چیئرمین ڈاکٹر نو نیت سہگل نے ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کے انتقال کو اتر پردیش کے بیڈمنٹن خاندان کے لیے ایک بڑا نقصان قرار دیا۔ڈاکٹر سدھر ما سنگھ کے انتقال پر لکھنؤ کی کھیلوں اور تعلیمی دنیا میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے انتقال پر اتر پردیش اولمپک ایسوسی ایشن کے ٹریژرر ڈاکٹر سید رفعت زبیر رضوی، اتر پردیش کے ڈائریکٹر آف اسپورٹس ڈاکٹر آر پی سنگھ (صدر، یوپی ہاکی)، اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوسی ایشن کے ٹریژرر رویندر چوہان اور نائب صدر ارون ککڑ، اتر پردیش وشو ایسوسی ایشن کے سکریٹری منیش ککڑ، اتر پردیش روئنگ ایسوسی ایشن کے سکریٹری سدھیر شرما، کراٹے ایسوسی ایشن آف یوپی کے صدر ٹی پی حویلیہ اور سکریٹری جسپ سنگھ، یوپی ٹینس ایسوسی ایشن کے سکریٹری پونیت اگروال اور یوپی تائیکوانڈو ایسوسی ایشن کے سکریٹری راج کمار سمیت کئی کھیلوں کی تنظیموں کے عہدیداروں نے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔



مسجد عمر فاروق، روشن آباد کالونی کے تحت وکاس آتشزدگی متاثرین میں کمبل تقسیم



لکھنو (03 نومبر) انسانوں بالخصوص مومنین پر دو طرح کے حقوق عائد کئے گئے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد۔جو مومن دونوں حقوق ادا کرنے کی حتیٰ المکان کوشش کرتا ہے وہ یقینا اللہ کے احکامات اور دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔اسی جذبہ کے تحت آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کے اراکین گزشتہ نصف صدی سے دینی عوامل کے ساتھ ساتھ خدمت خلق میں منہمک ہیں۔اسی ضمن میں اراکین فیڈریشن نے مصلیان مسجد حضرت عمر فاروقؓ، روشن آباد کالونی، اہیرن کھیڑا کے تعاون سے گزشتہ دنوں راجدھانی لکھنو کے وکاس نگر علاقہ میں ہوئی شدید آتشزدگی کے متاثرین میں امداد تقسیم کا سلسلہ شروع کیا۔ اراکین فیڈریشن نے پہلے مرحلہ میں متاثرین کے موجودہ کنبوں کا شمار کر کے ان کی فہرست مرتب کرائی۔اس کے بعد انہیں امداد کو پن مہیا کرائے تاکہ وہاں موجود کنبوں کو ہی امدادی اشیا مل سکیں اور غیر مستحق و باہری افراد اس میں شامل نہ ہو سکیں۔اس کے بعد اراکین فیڈریشن کا ایک وفد مولانا محمد مصطفیٰ مدنی ندوی کی قیادت میں موقع پر گیا اور انہیں موسم سرما شروع ہونے سے قبل ہی ٹھنڈ میں راحت پہنچانے کے لیے رضائی (کمبل) تقسیم کرے۔ تقسیم کے وقت بڑی تعداد میں باہری اور غیر فہرست میں مندرج افراد بھی پہنچ گئے۔انہوں نے انتشار پھیلانے کی کوشش بھی کی۔لیکن چونکہ متاثرین میں پہلے ہی کوپن تقسیم کرا دئے گئے تھے لہٰذا مقامی لوگوں نے بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو بھی اس پر آمادہ کیا۔اس طرح وہاں پر کئی مرحلوں میں سینکڑوں کی تعداد میں کمبل تقسیم کرائے گئے۔

پولیس افسران اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری کے ساتھ انجام دیں: انترکش جین



بلند شہر 3 نومبر (پریس ریلیز) ایس پی دیہات بلند شہر انترکش جین نے منگل کے روز ہفتہ وار پریڈ کا معائنہ کیا۔اس دوران انہوں نے پریڈ میں موجود پولیس افسران اور اہلکاروں کے ٹرن آؤٹ، نظم و ضبط، وردی کی صفائی اور پریڈ کے معیار کا جائزہ لیتے ہوئے ضروری ہدایات دیں۔ پریڈ کے معائنے کے دوران ایس پی دیہات نے پولیس اہلکاروں کو جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند رہنے، باقاعدگی سے ورزش کرنے اور نظم و ضبط و فرض شناسی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین کی۔ پریڈ کے بعد انہوں نے اسلحہ خانے کا معائنہ کیا۔ اس دوران اسلحوں، کارتوسوں اور دیگر حفاظتی آلات کی دیکھ بھال، صفائی، محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنے اور متعلقہ ریکارڈ کو درست رکھنے کے سلسلے میں ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں ایس پی دیہات نے اردلی روم میں متعلقہ افسران اور اہلکاروں کے کاموں اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔ انہوں نے زیر التواء معاملات کو مقررہ وقت میں معیاری انداز سے نمٹانے، اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری، فرض شناسی اور شفافیت کے ساتھ انجام دینے اور محکمہ جاتی کاموں میں وقت کی پابندی و نظم و ضبط برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر ایس پی دیہات نے تمام پولیس اہلکاروں کو عوام کے ساتھ حساس اور بہتر رویہ اختیار کرنے، پولیس کے کام کاج میں شفافیت برقرار رکھنے اور خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کی تلقین کی۔

حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا ماہانہ قل ۴/نومبر کو

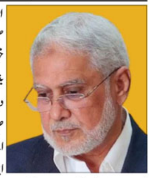
حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ کا ہر مہینے چاند کی ۲۳/تاریخ کو قل شریف ہوتا ہے جو اس مرتبہ ۴/نومبر ۲۰۲۶ء بروز بدھ کو رات ۸/بجے صوفیانہ محفل سے شروع ہوگا جس میں صوفیانہ قوال عقیل کرم پوری تشریف لا رہے ہیں جو اپنی سریلی آواز میں حمد، نعت و منقبت سنائیں گے۔آپ لوگ قل شریف میں شرکت کریں۔کافی تعداد میں مشائخ و زائرین قل شریف میں شریک ہوتے ہیں۔بعد قل شریف لنگر مینا تقسیم ہوگا۔محفل و قل شریف درگاہ کے سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں ہوگا۔

انوپریہ پٹیل نے رکھا یوپی میں اپنا دل کو نمبر ون بنانے کا ہدف، کارکنوں کو دیا بوتھ مضبوط کرنے کا منتر

مرزاپور: 3 نومبر (پی این ایس) اپنا دل (ایس) کی قومی صدر اور صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل نے اتر پردیش میں پارٹی کو نمبر ایک بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ہر اسمبلی حلقہ میں ہر بوتھ کو مضبوط بنانے کے لئے کام کریں۔ انوپریہ نے کہا کہ کارکنوں کی محنت کی وجہ سے پارٹی ریاست کی تیسری سب سے بڑی پارٹی بنی۔اب وقت آ گیا ہے کہ اسے ٹاپ پوزیشن پر لے جایا جائے۔ پارٹی کے قومی کنونشن میں 38 نیشنل ایگزیکٹو ممبران کا انتخاب بھی کیا گیا۔ کنونشن کے دوران انوپریہ پٹیل نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس نے فرضی پارلیمنٹ کا انعقاد کر کے جمہوریت کا مذاق اڑایا ہے۔ انہوں نے اسٹیج سے اپنے مخالفین کو چیلنج کیا اور دعویٰ کیا کہ اتر پردیش میں تیسری بار مکمل اکثریت کے ساتھ این ڈی اے کی حکومت بنے گی۔ 13 ایم ایل اے اور 100٪ اسٹرائیک ریٹ کا ذکر کیا: انوپریہ پٹیل نے پارٹی کارکنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اپنا دل (ایس) کے 13 ایم ایل اے ہیں اور اس نے انتخابات میں 100٪ اسٹرائیک ریٹ حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اپنے کارکنوں کی محنت سے ریاست میں اپنا مقام قائم کیا ہے۔ اب یوپی میں اسے نمبر ون پارٹی بنانے کے لیے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ این ڈی اے کے اندر سیٹوں کی تقسیم کے بارے میں پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے، انوپریہ نے کہا کہ اتحاد کی اتحادی جماعتوں کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کو جلد ہی حتمی شکل دی جائے گی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اپنا دل (ایس) آئندہ انتخابات میں ایک بار پھر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔ اپنی پارٹی کے کردار کے ساتھ ساتھ انہوں نے پی ڈی اے کو لے کر ایس پی کو بھی نشانہ بنایا۔ انوپریہ نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے پی ڈی اے کے لیے بہت کام کیا ہے، جب کہ ایس پی نے اقتدار میں رہتے ہوئے پی ڈی اے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ انوپریہ پٹیل نے اپوزیشن کی طرف سے منعقدہ فرضی پارلیمنٹ پر سوال اٹھایا۔

نیتن یاہو: بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے ہم نکلے

ڈاکٹر سلیم خان



امریکہ کے معروف صحافی ٹکر کارلسن نے خبردار کیا ہے کہ بنیامین نتن یاہو کے دباؤ میں آکر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اگلے چند دنوں میں ایران پر ایٹمی حملہ کرنے کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل کی حالیہ انتخابی نتائج کے بعد اگلی حکومت کی تشکیل پر اختلافات کے سبب یاہو پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ مخالفین کا الزام ہے کہ وہ اقتدار کو طول دینے کی خاطر سیاسی عمل کو معطل کرکے ایران پر نئے حملے کی آڑ میں سکیورٹی خدشات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم ایہود باراک نے بنیامین نتن یاہو پر اقتدار سے چمٹے رہنے کے لیے اسرائیل کو ایران کے ساتھ ایک نئے عسکری تصادم کی طرف دھکیلنے کی کوشش کا سنگین الزام لگایا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ حملہ تہران کو کمزور کرنے کے بجائے مزید طاقتور بنا سکتا ہے۔ ان کے مطابق ایران کے خلاف فوری اقدام کا تقاضا کرنے والی کوئی انٹیلی جنس معلومات موجود نہیں ہیں۔ نئی حکومت کی تشکیل تک کسی بھی عسکری اقدام کو چھ سے آٹھ ہفتوں کے لیے مؤخر کیا جاسکتا ہے مگر یاہو جنگ چھیڑ کر ہنگامی حالت نافذ کرکے 10/نومبر کی آئینی حلف برداری میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ جنگ کی حالت میں قومی وحدت کی حکومت کا دباؤ بنے گا اور سیاسی عمل کے بجائے تمام تر توجہ سکیورٹی کی جانب مرکوز ہوجائے گی۔

ایہود باراک نے یاد دلایا کہ ماضی میں بنیامین نتن یاہو کی حکومت نے چھ مختلف موقعوں پر نام نہاد "مطلق فتح" کے قریب پہنچنے کا اعلان کیا، لیکن وہ 'حماس' کو ختم کرنا تو دور غزہ کی پٹی پر اس کا کنٹرول ختم کرنے میں بھی ناکام رہی۔ انہوں نے یاہو کی حکومت سات اکتوبر سنہ 2023ء کے واقعات کا ذمہ دار ٹھہرا کر ایران کے ساتھ تصادم کو اگلی حکومت پر چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔ مشکل کی اس گھڑی میں نتن یاہو کا ساتھ چھوڑنے والوں میں اس کی سرکار کا وزیر آوی گیڈور لائبرمین بھی شامل ہوگیا ہے جس سے ہنود اور یہود کی ابن الوقتی میں مماثلت ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے یاہو کی سربراہی میں کسی بھی حکومت کے اندر شمولیت سے انکار کرکے اس میں وزیر اعظم کی باری باری کا معاہدے کو بھی مسترد کردیا۔ لائبرمین نے حکومت کی تشکیل کے لیے 'یشار' پارٹی کے سربراہ گاڑی آئزنکوٹ کی حمایت کا اعلان کرکے یاہو کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔ انہوں نے کنیسٹ کے موجودہ اسپیکر امیر اوحانا (لیکوڈ پارٹی) کے بجائے 'ییش عتید' پارٹی کے سربراہ یائر لاپید کا نام پیش کردیا۔

حالیہ انتخابات کے نتائج میں بنیامین نتن یاہو کے اتحاد کو 120 میں سے 53 نشستیں حاصل ہوئی ہیں، جبکہ اپوزیشن بلاک کو 48 نشستیں ملیں اور عرب پارٹیاں 19 نشستیں جیت کر کنگ میکر بن گئیں۔ عرب پارٹیوں کی حمایت آئزنکوٹ کے بلاک کو 67 تک پہنچا دیتی ہے۔ ۴/اکتوبر سے اسرائیلی پارلیمنٹ (کنیسٹ) میں نمائندگی رکھنے والی پارٹیوں کے درمیان مشاورتی عمل کا آغاز ہوگا جو دو دن تک جاری رہے گا۔ اس کی غرض و غایت اگلے ممکنہ وزیر اعظم کا تعین ہوگا۔ اسرائیل کے نہایت ذہین سمجھے جانے والے احمق وزیر اعظم کو یہ خام خیالی ہے کہ وہ بیرونی مسلم ممالک کی مداخلت کے سبب انتخاب ہار گیا۔ یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ غزہ میں وہ حماس سے ہار گیا۔ تل ابیب میں ایران نے آکر اس کو ہرا دیا اور انتخابات ہوئے تو قطر و ترکی کے ہاتھوں وہ شکست کھا گیا۔ ان خبروں کو پڑھنے کے بعد ممبئی کی لوکل ٹرین میں پکڑے جانے والے پاکٹ مار کی شبیہ سامنے آجاتی ہے کہ جب وہ پکڑا جاتا ہے تو راہ چلتا ہر مسافر اس پر ہاتھ صاف کرکے کچھ نہ کچھ ثواب کمانے کی سعی کرلیتا ہے۔

کاش کہ یاہو کو پتہ ہوتا کہ اس شکست کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ اس کے خاص دوست نریندر مودی کا ہے۔ مودی جی کی پنوتی اس قدر خطرناک ہے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی اس کی نحوست سے نہیں بچ سکے۔ صدر ٹرمپ نے جب پہلی مرتبہ الیکشن لڑا تو ان کی مودی جی سے دعا سلام نہیں تھی لیکن جب وہ جیت گئے تو یہ 'رام ملائی (اٹوٹ) جوڑی' بن گئی۔ ان دونوں کے درمیان تعلقات اس قدر گہرے ہو گئے کہ جب وہ دوسری بار قسمت آزمائی کررہے تھے تو انہوں نے مودی جی کو ہیوسٹن بلا کر اپنا پرچارک بنالیا۔ وزیر اعظم مودی نے اسے اپنی سعادت سمجھی اور وہاں جا کر 'اب کی بار ٹرمپ سرکار' کا نعرہ بلند کردیا۔ وزیر اعظم کی اس خدمت نے ٹرمپ کو اس قدر خوش کیا کہ کورونا کی وبا کے باوجود انہیں ہندوستان بلایا گیا تو وہ دوڑے چلے آئے۔ احمد آباد میں 'نمستے ٹرمپ' نامی تقریب میں لاکھوں لوگوں کو جمع کرنے کا خطرہ مول لیا گیا مگر اس کے باوجود ٹرمپ الیکشن ہار گئے۔ اس کے بعد ٹرمپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا اور تیسری بار جب انہوں نے اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا تو مودی کے قریب نہیں پھٹکے۔

مودی جی نے بھی سوچا کہ امریکہ کے اندر پہلی مرتبہ ایک ہندوستانی نژاد خاتون کملا ہیرس صدارتی انتخاب لڑ رہی ہیں۔ وہ اگر اپنی محنت سے جیت گئیں تو مودی جی اس کا کریڈٹ لے لیں گے۔ اس بیچاری نے بھی سوچا کہ ان سے ملنے کے سبب کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہوجائے گا۔ ہندوستانی نہیں تو کم از کم امریکہ کے گجراتی ووٹرس تو ان پر مہربان ہو ہی جائیں گے لیکن بیچاری کملا کا کمل بھی مرجھا گیا اور اس کی قسمت پھوٹ گئی یعنی وہ ہار گئیں۔ مودی اور ٹرمپ کی دشمنی کا ایک سبب وہ ابن الوقتی بھی ہے۔ اسی کا انتقام لینے کے لیے وہ وقتاً فوقتاً مودی جی کو رسوا کرتے رہتے ہیں۔ بینجمن نتن یاہو میں اگر ذرا سی بھی عقل ہوتی تو وہ اپنے الیکشن کی مہم کے زمانے میں مودی سے نہیں ملتے لیکن انہوں ایران پر حملہ کرنے کے محض ایک دن قبل مودی جی کو بلا کر جو پنوتی مول لی اور اب اس کی قیمت چکا رہا ہے۔ کانگریس کے صدر ملک ارجن کھرگے نے پچھلے دنوں اسی تناظر میں پٹنہ کے اندر کہا تھا 'مودی کیا ان کا باپ بھی جائے گا'۔ اس سے مراد فادر لینڈ کا نتن یاہو تھا لیکن بی جے پی والے بیوقوف اس لطیف طنز کو سمجھ نہیں سکے جبکہ تجربہ کار کھرگے کی بات درست نکل گئی۔

وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو نے اقتدار کے نشے میں سب سے پنگا لیا۔ اسرائیلی صدر سے بھی اس کے اچھے تعلقات نہیں ہیں کیونکہ جب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے صدر اسحاق ہرزوگ سے کہا تھا کہ وہ نتن یاہو کے جرائم کو معاف کردیں تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کردیا تھا کہ پہلے جرم ثابت ہوجائے اور پھر سزا مل جائے تو اس کے بعد وہ معافی پر غور کریں گے۔ اسی لیے یہ امکان نہیں ہے امریکہ اپنے اثرات کو استعمال کرکے نتن یاہو کو دوبارہ وزیر اعظم بنوانے میں کامیاب ہوسکے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا اسرائیلی سربراہ کی خلاصی کے لیے سفارش کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ امریکہ اسے اپنا بغل بچہ سمجھتا ہے۔ اسرائیل کے حوالے کیا جانے والا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا ہے کہ یہودی لابی امریکہ کو کنٹرول کرتی ہے اور اس کی مدد سے صہیونی پوری دنیا پر اپنی مرضی چلاتے ہیں۔ ان بلند بانگ دعووں پر پہلے بھی غیر مرعوب لوگ یقین نہیں کرتے تھے مگر اب تو خود نتن یاہو نے یہ غلط فہمی دور کردی۔ کہاں تو گریٹر اسرائیل کا خواب اور امریکہ کے توسط سے پوری دنیا پر حکومت کرنے گیدڑ بھبکی اور کہاں اپنے ملک کے انتخابات کو متاثر کرنے کا ترکی اور قطر پر الزام؟

اسرائیل کا جو بڑبولا رہنما خود اپنے ملک میں دوسروں کو مداخلت سے نہیں روک سکا وہ بھلا دیگر ممالک پر کیسے اثر انداز ہوسکتا ہے؟ ویسے مودی اور سنگھ پریوار کو اس معاملے استثناء حاصل ہے۔ یہ ہندوتوا نواز تو انگریزوں کے زمانے میں بھی برطانیہ کے غلام تھے اس لیے ہر طاقت کی غلامی کا قلادہ خوشی خوشی اپنے گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ انہیں غلامی کی عادت جو پڑی ہوئی ہے۔ نیتن یاہو نے اپنے دور اقتدار میں اسرائیل کے حوالے سے بہت ساری غلط فہمیاں دور کردیں۔ اس نے یہ ثابت کردیا کہ حماس کو نیست و نابود کرنے کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔ ایران کی جانب وہ آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو آئرن ڈوم کو چیر کر ایرانی میزائل اس کی آنکھیں پھوڑ دیں گے۔ وہ دن دور نہیں کہ اپنی تمام تر سفاکی کے باوجود ایران جیسے ملک کا اقتدار بدلنے کے سپنے دیکھنے والا درندہ حکومت سے بے دخل ہوکر جیل کی ہوا کھائے گا۔ اسرائیلی صحافی اور معاشی تجزیہ نگار نحیم یاشتر اسلر نے اخبار "ہارٹز" میں 44 سال پر محیط اپنے پیشہ ورانہ سفر کے اختتام پر ایک تند و تیز مضمون میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے 'یہودی تاریخ کا کمینہ ترین شخص' کے لقب سے نوازہ ہے۔ ایسے میں نتن یاہو ذاتِ رذالت پر غالب کا یہ شعر صادق آ ہے ۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

☆☆☆

ایم ایل سی انتخابات بی جے پی کو خوش ہونے کی ضرورت نہیں

امیتابھ تیواری

چار ریاستوں بشمول اتر پردیش، بہار، مہاراشٹرا اور کرناٹک کی 28 ایم ایل سی نشستوں کے انتخابات کا حال ہی میں انعقاد عمل میں آیا اور ان کے نتائج کے ساتھ ہی بی جے پی اور کانگریس کے درمیان لفظی جنگ شروع ہوگئی۔ اس لفظی جنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی بھی کود پڑے اور انہوں نے ان نتائج کو کانگریس کے خلاف طنز و طعنوں کے تیر برسانے کے لئے استعمال کیا حالانکہ کانگریس نے ایس آئی آر ووٹ چوری کے خلاف مہم شروع کرتے ہوئے پہلے ہی مودی حکومت کو پریشان کررکھا ہے۔ ایم ایل سی نتائج کے فوری بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ان کا کہنا تھا کہ کانگریس کو بیلٹ پیپر کے ذریعہ ہوئے انتخابات میں جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا جبکہ کانگریس یہی الزام عائد کرتی ہے کہ بی جے پی ای وی ایم میں گڑبڑ اور ہیر پھیر کے ذریعہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس پر تنقید تو کی لیکن کانگریس قائدین کب خاموش رہنے والے ہیں۔ کانگریسی قائدین نے مودی جی کی تنقید کا جواب یہ کہتے ہوئے دیا کہ مودی جی کو کانگریس پر انگلی اٹھانے کی بجائے بی جے پی امیدواروں کو وزیر اعظم کے پارلیمانی حلقہ وارنسی اور ناگپور میں شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا، جہاں تک ناگپور کا سوال ہے یہ بی جے پی کی سرپرست تنظیم آر ایس ایس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ وارنسی اور ناگپور میں شکست کا مطلب یہی ہے کہ بی جے پی 28 ایم ایل سی نشستوں میں سے 12 پر کامیابی حاصل کرنے کے باوجود ناکام رہی۔ ایسا کانگریس قائدین کا کہنا ہے۔

انتخابی نتائج کے بارے میں کچھ پڑھنے سے پہلے یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے کہ آخر یہ مقابلہ کس قسم کا ہوتا ہے۔ ایم ایل سی گریجویٹ حلقوں اور ایم ایل سی ٹیچرس حلقوں کے انتخابات پوری طرح مقامی معاملہ ہے۔ اس میں صرف گریجویٹس اور ٹیچرس ووٹ ڈالنے کے اہل ہوتے ہیں اور انہیں بحیثیت ووٹرز اپنے نام درج کروانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ آپ کے پاس جو عام ووٹر شناختی کارڈ ہوتا ہے وہ کافی نہیں۔ ان انتخابات میں اسمبلی و پارلیمانی اور مقامی اداروں یعنی بلدی انتخابات وغیرہ کی طرح رائے دہی کا فیصد بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ اکثر کم رائے دہی ہی ہوتی ہے اور جیت ہار کا جو فرق ہوتا ہے وہ بھی بہت کم ہوتا ہے یا بہت زیادہ ہوتا ہے۔ آپ کو ہم یہاں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ملک کی صرف چھ ریاستوں اتر پردیش، مہاراشٹرا، کرناٹک، بہار، آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں ہی قانون ساز کونسل ہیں ان اداروں کی میعاد 6 سال مقرر کردی گئی ہے اور ایک تہائی ارکان ہر دو سال میں سبکدوش ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ راجیہ سبھا میں ہوتا ہے چونکہ ایم ایل سی انتخابات میں رائے دہی کا اوسط بہت کم ہوتا ہے اس لئے یہ Political Management کی ایک آزمائش ہوتی ہے نہ کہ یہ ایک وسیع تر ریفرنڈم ہے اور جو پارٹی یا امیدوار زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ کامیاب قرار دیا جاتا ہے لیکن اب حال یہ ہوگیا ہے کہ پیسہ اور طاقت کی اہمیت بڑھ گئی ہے اور جو پارٹی اقتدار میں ہوتی ہے اسے برتری حاصل رہتی ہے کیونکہ اس کے پاس انتظامی مشنری اور وسائل کی بھر مار ہوتی ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ گزشتہ انتخابات میں بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے کے 13 امیدوار کامیاب ہوئے۔ اب اس کے 15 امیدواروں کو کامیابی ملی یعنی اسے 2 نشستوں کا فائدہ ہوا۔ انڈیا بلاک کے 10 امیدوار کامیاب ہوئے تھے اس مرتبہ اس کے 9 امیدواروں کو کامیابی ملی دیگر جماعتوں کے 6 امیدوار ماضی میں کامیاب ہوئے تھے، اب صرف 3 امیدوار کامیاب ہوسکے۔ اس طرح انہیں 3 نشستوں کا نقصان ہوا اتر پردیش کے 11 ایم ایل سی نشستوں میں سے بی جے پی کو 6 پر کامیابی ملی۔ 2020 میں بھی اس کے 6 امیدوار کامیاب ہوئے تھے۔ انڈیا بلاک کے 2020 میں 3 امیدوار کامیاب ہوئے تھے اس مرتبہ یعنی 2026 میں اس کے 5 امیدوار کامیاب ہوئے۔ دیگر جماعتوں کے 2 امیدوار کامیاب ہوئے تھے اب کی مرتبہ دیگر جماعتوں کا کوئی امیدوار کامیاب نہ ہوسکا۔ بہار کی 8 نشستوں میں سے این ڈی اے (بی جے پی + جے ڈی یو) کو 2020 میں 3 حلقوں میں کامیابی ملی تھی 2026 میں بھی اس کے 3 امیدوار کامیاب ہوئے جبکہ انڈیا اتحاد کو 2020 میں دو حلقوں پر کامیابی ملی اور 2026 میں بھی اس کے دو امیدوار کامیاب ہوئے۔ وہاں دیگر جماعتوں کے 2020 میں 3 امیدوار کامیاب ہوئے اس مرتبہ بھی 3 امیدواروں کو کامیابی ملی۔ ریاست تلنگانہ کی پڑوسی ریاست کرناٹک میں چار ایم ایل سی حلقوں میں انتخابات ہوئے بی جے پی + جے ڈی ایس کو چاروں نشستوں پر کامیابی ملی۔ بی جے پی کو تین اور جے ڈی ایس کو ایک حلقہ میں کامیابی ملی۔ انڈیا اتحاد جس نے 2020 میں ایک حلقہ میں کامیابی حاصل کی 2026 میں اسے ایک بھی حلقہ میں کامیابی نہیں ملی۔ مہاراشٹرا میں 2020 میں این ڈی اے یا مہایوتی کو ایک ایم ایل سی حلقہ میں کامیابی ملی تھی 2026 میں دو نشستوں پر کامیابی ملی۔ انڈیا اتحاد کو 2020 میں 3 حلقوں میں کامیابی ملی تھی 2026 میں بھی اس کے تین امیدوار کامیاب ہوئے یعنی 5 حلقوں میں سے 3 پر انڈیا اتحاد اور 2 پر این ڈی اے اتحاد کو کامیابی ملی۔ انڈیا اتحاد میں دیکھا جائے تو کانگریس پہلے 4 پر کامیاب ہوئی تھی اس مرتبہ ایک پر اسے کامیابی ملی جبکہ اس کے اتحادیوں کی نشستیں 5 سے بڑھ کر 8 ہوگئی جن میں ایس پی، آر جے ڈی اور این سی پی (ایس پی) کو فائدہ ہوا۔ مہاراشٹرا واحد ریاست ہے جہاں انڈیا بلاک نے این ڈی اے پر برتری حاصل کی۔ اس نے 3 اور این ڈی اے نے 2 پر کامیابی حاصل کی۔ کانگریس نے ناگپور حلقہ برقرار رکھا اور آر ایس ایس کے گڈھ میں یہ کامیابی واقعی بڑی بات ہے بلکہ اسے بڑا کارنامہ کہا جاسکتا ہے اور اس ناکامی کے لئے بی جے پی شیوسینا شنڈے گروپ کو ذمہ دار قرار دے رہی ہے، ویسے بھی دیویندر فڈنویس کے عہدہ چیف منسٹری پر فائز ہونے کے بعد سے ایکناتھ شنڈے کے ساتھ اختلافات میں شدت پیدا ہوئی ہے جبکہ اجیت پوار کی موت کے بعد این سی پی (اجیت پوار) بھی کمزور ہوگئی این سی پی شرد پوار کو ایم ایل سی کی دو سیٹیں حاصل ہوئیں۔ بہرحال بی جے پی کو اس کامیابی پر بہت زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔

☆☆☆

معلق پارلیمنٹ کے بعد اسرائیل میں اقتدار کی رسہ کشی نیتن یاہو کی کرسی خطرے میں

فرمان عباس منجول



اسرائیل میں عام انتخابات کے بعد اقتدار کی جنگ تیز ہو گئی ہے۔ 120 ارکان پر مشتمل پارلیمنٹ (کنیسٹ) میں کسی بھی جماعت یا اتحاد کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ ایسے میں وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی حکومت پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے ہیں، جبکہ اپوزیشن لیڈر گادی آئزنکوٹ نئی حکومت بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ عرب جماعتوں کی حمایت ملنے کے بعد اسرائیل میں اقتدار کا سیاسی منظر نامہ بدلتا دکھائی دے رہا ہے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ میں حکومت سازی کے لیے 61 ارکان کی حمایت ضروری ہے۔ انتخابات میں نیتن یاہو کے دائیں بازو کے اتحاد کو 53 نشستیں حاصل ہوئی ہیں، جبکہ گادی آئزنکوٹ کی قیادت والے اپوزیشن اتحاد کو 48 نشستیں ملی ہیں۔ دوسری جانب عرب قیادت والی جماعتوں نے مجموعی طور پر 19 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اس طرح حکومت سازی میں عرب جماعتوں کا کردار فیصلہ کن ہوگیا ہے۔

آئزنکوٹ کی جماعت 'یاشار' 21 نشستیں حاصل کرکے اپوزیشن کی سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری ہے۔ انہوں نے نیتن یاہو کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے لیے مختلف جماعتوں کے رہنماؤں سے رابطے اور بات چیت شروع کردی ہے۔ عرب جماعتوں کی حمایت برقرار رہنے کی صورت میں اپوزیشن اتحاد کی تعداد 67 تک پہنچ سکتی ہے، جو اکثریت کے مطلوبہ اعداد و شمار سے چھ زیادہ ہے۔ تاہم اس حمایت کو ایک مستحکم حکومت میں تبدیل کرنا آئزنکوٹ کے لیے آسان نہیں ہوگا۔ حکومت سازی کی کوششوں کے درمیان گادی آئزنکوٹ نے اپنا موقف بھی واضح کردیا ہے۔ انہوں نے نئی حکومت میں شمولیت کے لیے چار بنیادی شرائط پیش کی ہیں اور کہا ہے کہ ان شرائط سے اتفاق کرنے والی جماعتوں کے لیے اتحاد کے دروازے کھلے ہیں۔ ان شرائط کا تعلق اسرائیل کی قومی شناخت، جمہوری نظام اور ملکی سلامتی سے ہے۔

آئزنکوٹ کی پہلی شرط ہے کہ اسرائیل کی شناخت ایک یہودی اور جمہوری ملک کے طور پر برقرار رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک کی یہودی شناخت کے ساتھ جمہوری اقدار اور تمام شہریوں کو مساوی حقوق دینے کے اصولوں پر بھی عمل ہونا چاہیے۔ دوسری شرط تمام شہریوں کے لیے فوجی یا قومی خدمات لازمی قرار دینے سے متعلق ہے۔ اس کا براہ راست اثر اسرائیل کے حریدی یعنی انتہائی مذہبی یہودی طبقے پر پڑے گا۔ اس طبقے کے مذہبی طلبہ کو طویل عرصے سے فوجی خدمات سے استثنیٰ حاصل رہا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ وہ مذہبی تعلیم میں مصروف رہتے ہیں، اس لیے فوج میں خدمات انجام نہیں دے سکتے۔

اسرائیل میں حریدی طبقے کی آبادی تقریباً 10 لاکھ بتائی جاتی ہے، جو ملک کی مجموعی آبادی کا لگ بھگ 13 فیصد ہے۔ آئزنکوٹ کا کہنا ہے کہ ملک کی سلامتی کی ذمہ داری صرف ایک طبقے پر نہیں ڈالی جاسکتی، بلکہ تمام شہریوں کو فوج، قومی یا شہری خدمات میں حصہ لینا چاہیے۔ تیسری شرط 1948 میں اسرائیل کے قیام کے وقت اعلانِ آزادی میں طے کیے گئے اصولوں پر عمل درآمد ہے۔ ان اصولوں میں آزادی، انصاف، جمہوریت اور تمام شہریوں کو مساوی حقوق دینے کی بات شامل ہے۔ آئزنکوٹ، نیتن یاہو حکومت کی جانب سے عدالتی نظام میں تبدیلیوں کے سخت مخالف رہے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ عدلیہ اور جمہوری اداروں کی خودمختاری برقرار رہنی چاہیے۔ وہ حکومت کے متنازع عدالتی اقدامات کو واپس لینے کے بھی حامی ہیں۔

چوتھی شرط غزہ میں حماس کی حکمرانی اور اس کی فوجی طاقت کا خاتمہ ہے۔ آئزنکوٹ کا موقف ہے کہ اسرائیل کی سلامتی کے لیے غزہ میں حماس کے سیاسی اقتدار اور فوجی طاقت کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس سے واضح ہے کہ سلامتی کے معاملے میں ان کا موقف بھی سخت ہے۔ آئزنکوٹ کی ان شرائط سے نیتن یاہو کے اتحادی مذہبی جماعتوں کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ شاس اور یونائیٹڈ توراہ جوڈازم جیسی جماعتیں حریدی طبقے کو فوجی خدمات سے حاصل استثنیٰ برقرار رکھنے کی حامی ہیں۔ ایسے میں تمام شہریوں کے لیے فوجی خدمات لازمی کرنے کی شرط حکومت سازی کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

دوسری جانب آئزنکوٹ کو حکومت بنانے کی کوششوں میں اس وقت بڑی کامیابی ملی جب عرب قیادت والی دونوں جماعتوں نے ان کی حمایت کا اعلان کردیا۔ جوائنٹ لسٹ کے پاس 11 جبکہ منصور عباس کی جماعت رعام کے پاس 8 نشستیں ہیں۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی مجموعی نشستوں کی تعداد 19 ہے۔ اگر اپوزیشن اتحاد کی 48 نشستوں کے ساتھ ان کی حمایت برقرار رہتی ہے تو آئزنکوٹ کا عددی طاقت 67 تک پہنچ سکتا ہے۔ تاہم اس اتحاد کے سامنے ایک بڑی سیاسی مشکل بھی ہے۔ اپوزیشن اتحاد میں شامل نفتالی بینیٹ اور ایوگدور لائبرمین جیسے رہنما عرب جماعتوں کے ساتھ حکومت بنانے کے معاملے میں تحفظات رکھتے ہیں۔ ایسے میں یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ عرب جماعتیں نئی حکومت میں شامل ہوتی ہیں یا باہر سے حمایت دے کر نیتن یاہو کے خلاف اکثریت قائم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

ادھر بنجامن نیتن یاہو بھی اپنی حکومت بچانے کے لیے سیاسی جوڑ توڑ میں مصروف ہیں۔ ان کے اتحاد کو اکثریت حاصل کرنے کے لیے مزید آٹھ نشستوں کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ان کی نظریں اپوزیشن کے ان رہنماؤں پر ہو سکتی ہیں جو نظریاتی طور پر دائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں۔ نفتالی بینیٹ اور ایوگدور لائبرمین کے ساتھ مفاہمت بھی ایک ممکنہ راستہ ہے، تاہم ماضی میں دونوں رہنما نیتن یاہو سے اختلافات کے باعث ان سے دور ہو چکے ہیں۔

حکومت سازی کا ایک اور راستہ قومی اتحاد کی حکومت تشکیل دینا ہوسکتا ہے۔ اس فارمولے کے تحت نیتن یاہو کی جماعت لِکُڈ اور آئزنکوٹ کی جماعت یاشار ایک ساتھ آسکتی ہیں۔ تاہم آئزنکوٹ نے پورا انتخاب ہی نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کے نعرے پر لڑا ہے، اس لیے دونوں رہنماؤں کے درمیان اقتدار میں شراکت داری کا امکان فی الحال مشکل دکھائی دیتا ہے۔ اسرائیل میں انتخابات کے بعد صدر اسحاق ہرزوگ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے مشاورت کررہے ہیں۔ اس عمل کے بعد وہ کسی ایک رکن پارلیمنٹ کو حکومت بنانے کی دعوت دیں گے۔ حکومت بنانے کی ذمہ داری ملنے والے رہنما کو ابتدا میں 28 دن کا وقت دیا جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر صدر مزید 14 دن کی مہلت بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح حکومت سازی کے لیے مجموعی طور پر 42 دن دستیاب ہوں گے۔

فی الحال اسرائیل کی سیاست میں سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ کیا گادی آئزنکوٹ عرب جماعتوں کی حمایت کو ایک مستحکم حکومت میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو پائیں گے یا نیتن یاہو ایک بار پھر اپنے سیاسی مخالفین کے درمیان اختلافات کا فائدہ اٹھا کر اقتدار بچانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ 19 نشستوں والی عرب جماعتیں اس پورے سیاسی منظر نامے میں فیصلہ کن حیثیت اختیار کرچکی ہیں۔ آنے والے دنوں میں مختلف جماعتوں کے درمیان ہونے والی بات چیت ہی طے کرے گی کہ اسرائیل کو نئی حکومت ملتی ہے یا ملک ایک بار پھر وسط مدتی انتخابات کی طرف بڑھتا ہے۔



ذرائع کی رازداری کا تحفظ

یورپی یونین کے جنرل ڈاٹا پروٹیکشن ریگولیشن میں صحافتی کام کے لیے خصوصی چھوٹ کا انتظام رکھا گیا ہے لیکن اس کے برعکس ہندوستانی قانون میں ایسی کوئی چھوٹ نہیں دی گئی ہے۔ یعنی کسی شخص کے بارے میں معلومات جمع کرنے اور اسے شائع کرنے والے صحافی کو 'ڈاٹا فیڈوشری' یعنی ڈاٹا کے تحفظ اور استعمال کے لیے ذمہ دار فریق قرار دیے جانے کی پوری گنجائشیں موجود ہیں۔ اسے ایسے ڈاٹا پروٹیکشن بورڈ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑسکتا ہے جو حکومت سے آزاد نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت 250 کروڑ روپے تک کا جرمانہ لگایا جاسکتا ہے۔ جو محض صحافت کے بھروسے رہنے والا کوئی بھی شخص کئی جنم لے کے بھی ادا نہیں کرسکتا۔ مشہور وکیل اور سماجی کارکن پرشانت بھوشن کے مطابق، اگرچہ یہ قانون خاص طور پر صحافیوں کو نشانہ بنانے کے لیے نہیں بنایا گیا ہے، لیکن اس کی وسیع اور مبہم زبان اسے ایسا کرنے کا ممکنہ ہتھیار ضرور بنادیتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ طے کون کرے گا کہ ایسی ضرورت کب پیدا ہوئی؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

کسی قانون کا جائزہ اس کے بنانے والوں کی منشا اور مرضی سے نہیں لیا جاتا۔ یہ دیکھا جاتا ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والوں کو اس سے کیا کرنے کی طاقت ملتی ہے۔ ایسا مبہم قانون، جس کے دائرے میں کوئی بھی آسکتا ہو، حکومت کو اپنے نشانے منتخب کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ کسی خبر کو روکنے کے لیے ہمیشہ پابندی عائد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک نوٹس، ضوابط کی پابندی کا دباؤ یا جرمانے کی دھمکی ہی کسی ایڈیٹر کو خبر شائع کرنے سے پہلے دس بار سوچنے پر مجبور کرسکتی ہے۔ اس قانون کا اثر صرف نیوز روم تک محدود نہیں رہے گا۔ ہم سبھی یہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ تحقیقاتی صحافت اکثر حق اطلاعات (آر ٹی آئی) قانون کے تحت حاصل کیے گئے دستاویزات اور معلومات ہی پر منحصر ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ بھی کیا گیا ہے کہ ڈی پی ڈی پی قانون نے آر ٹی آئی کی دفعہ (1)8 میں بھی تبدیلی کی ہے۔ یہ دفعہ نجی معلومات سے متعلق ہے۔ اب ایسی معلومات دینے سے بھی رازداری کے نام پر انکار کیا جاسکتا ہے، جن کی پہلے عوامی سطح پر جانچ پڑتال کی جاسکتی تھی۔ ان میں کسی سرکاری افسر کی تعلیمی قابلیت یا سرکاری ٹھیکے سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ سماجی کارکن ارونا رائے کے الفاظ میں، یہ ایک بالواسطہ حملہ ہے۔ ایسے حملے کئی بار براہ راست حملوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ دو ایسے حقوق، جنہیں ایک دوسرے کو مضبوط کرنا چاہیے، اب ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا گیا ہے۔ اگر حکومت ڈاٹا رکھنے والے اداروں سے 'کوئی بھی معلومات' مانگ سکتی ہے اور اس سے متاثرہ لوگوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری نہیں ہے، تو صحافیوں کے ذرائع کی رازداری بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس حق کے استعمال میں حکومت کی من مانی کا خدشہ بھی برقرار رہتا ہے۔

کوئی ذریعہ صحافی سے اعتماد کی بنیاد پر بات کرتا ہے۔ اعتماد ٹوٹنے پر راز افشا کرنے والا شخص خاموش ہوجاتا ہے۔ پریس کی آزادی صرف چھاپوں اور دھمکیوں سے ختم نہیں ہوتی۔ یہ خاموشی سے بھی ختم ہوتی ہے، جب انتہائی اہم معلومات رکھنے والے لوگ اپنی حفاظت کے خوف سے کچھ بھی بتانے سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ یہاں صحافت کی ایک نئی جماعت کا سوال بھی ہے۔ یہ شہری صحافی، یعنی سٹیزن جرنلسٹ ہیں۔ خبر رساں اداروں کی جانب سے پیش ہونے والی وکیل نے احتیاط سے کہا کہ ان کے موکل 'روایتی میڈیا ادارے' ہیں۔ انہوں نے یہ بھی اضافہ کیا کہ "شہری صحافیوں کو لے کر کچھ بحث ہوئی ہے۔ قانون کے مطابق اگر کوئی صحافی کسی شخص کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے اور انہیں شائع کرتا ہے، تو اسے اس شخص کی رضامندی حاصل کرنی ہوگی۔ اب ذرا سوچنے والی بات یہ ہے کہ۔ لیکن صحافت کا کام ہی ایسی معلومات سامنے لانا ہے جنہیں کوئی چھپانا چاہتا ہے۔ کسی وزیر نے کبھی اپنی غیر اعلانیہ جائیداد کے بارے میں خبر شائع کرنے کی رضامندی نہیں دی۔ کسی ٹھیکیدار نے بے ضابطگیوں والے ٹینڈر پر رپورٹ شائع کرنے کی منظوری نہیں دی۔

ہندوستان میں آزادانہ طور پر کام کرنے والے یوٹیوبرز، بلاگ لکھنے والوں، پوڈ کاسٹرز اور ایکس پر حقائق کی جانچ کرنے والے صحافیوں کے پاس نہ قانونی شعبہ ہے، نہ بیمہ اور نہ ہی امبانی جیسی بڑی مالی طاقت۔ وہ ایسے کئی کام بھی کرتے ہیں جنہیں کرنے سے بڑے میڈیا ادارے اکثر ہچکچاتے ہیں۔ اگر تعمیل کے لیے پوری ٹیم رکھنے والی کمپنی کو یہ قانون ناقابل عمل لگتا ہے، تو موبائل فون لے کر کام کرنے والا تنہا صحافی اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا۔ بلکہ خدشہ یہی ہے کہ وہ اپنا کام ہی بند کردے گا۔ ایسا قانون، جس کا مقابلہ صرف امیر لوگ کرسکیں، صحافت کو امیروں کا کھیل بنا سکتا ہے۔ نجی اداروں کے لیے معلومات دینے اور رضامندی حاصل کرنے کی شرائط سخت ہیں۔ دوسری طرف، 'ریاست کی سلامتی' جیسے مقاصد کے لیے حکومت کو وسیع چھوٹ حاصل ہے۔ وہ ریاست کی سلامتی کے نام پر جو چاہے کرسکتی ہے۔ جب نگرانی کے دائرے میں آنے والوں کے لیے ضوابط سخت ہوں اور نگرانی کرنے والوں کے لیے نرم، تو اسے 'رازداری کا تحفظ' نہیں کہا جاسکتا۔ یہ اقتدار کے غیر مساوی توازن کا معاملہ ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ڈاٹا کا تحفظ ضروری نہیں ہے۔ ہندوستانی شہریوں کو ڈاٹا لیک ہونے، ان کی سرگرمیوں کی پروفائلنگ اور نجی معلومات کی من مانی فروخت سے بچانے کی ضرورت ہے۔ صحافت کے لیے واضح اور مؤثر چھوٹ ہونی چاہیے۔ یہ چھوٹ بڑے میڈیا اداروں کے ساتھ ساتھ آزاد صحافیوں اور شہری صحافیوں کو بھی ملنی چاہیے۔ صحافیوں کے ذرائع کی رازداری کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

احتجاج: ابھرتی ہوئی نسل، طلبہ اور عوام کی پریشانیوں کا نتیجہ





ڈاکٹر شجاعت حسین

مصیبت میں بے اختیار لوگوں کو سکون مل سکتا ہے، مشکلات میں انہیں حوصلہ مل سکتا ہے، خاموشی میں مراحمت کے الفاظ پیدا ہو سکتے ہیں اور مایوسی میں بہتر زندگی کی امید جنم لے سکتی ہے۔

دنیا کے مختلف حصوں میں عوامی احتجاج رونما ہو رہے ہیں۔ جنسز منسز کے احتجاج کے طریقہ کار کو دنیا کے مختلف حصوں میں اپنایا گیا اور لوگوں نے اپنے اپنے ممالک میں حکومتوں کے خلاف اسی طرز پر آواز بلند کی۔ کیا 20 جولائی کا جنسز منسز کا احتجاج واقعی اتفاقاً پیدا ہوا تھا، یہ مثال اور اپنی نوعیت میں منفرد تھا؟

ہندوستان ہی نہیں بلکہ فرانس کی سڑکوں اور شہروں میں شعلے سے بھرے شریروں کے بڑے بڑے ہجوم دیکھنے کو ملے۔ چلی، نیپال، تیونس، ایکوین، پرتگال، سربیا، البانیہ، انڈونیشیا اور اتنی جیسے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ممالک میں بھی جنسز منسز کے طرز پر منظم عوامی احتجاج سامنے آئے۔ دلچسپ اور طنزیہ نعروں والے پوسٹر، ان لائن طنز و مزاح، بلند آواز میں اور پُرجوش نعرے، سڑکوں پر جمِ غفیر میں، پیپلز گن، آنسو گیس، واٹر کینن، فلیش بینگ گرینیڈ، فائرنگ، زخمیوں اور گرفتاریاں، یہ سب ان احتجاجیوں کا حصہ ہے۔

لوگ ایک دوسرے کو اتنی کی بات کر رہے ہیں اور ایک ہی شرارت کے بارے میں قیاس آرائیاں کی جاری ہیں۔ ہر جگہ یہ احساس دکھائی دیتا ہے کہ اب بہت ہو چکا ہے، حالات بری طرح بگڑ چکے ہیں اور مستقبل کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لیے بڑی سیاسی تبدیلیاں فوری طور پر ضروری ہیں۔

یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ حکومتوں کی بے حسی اور ظالمانہ رویے نے صبر کی آخری حد کو پار کیا ہے۔ ان احتجاجیوں اور ناراض شہریوں کے غصے کو سمجھنا ایک فوری ضرورت بن چکا ہے۔ لیکن مبصرین کی جانب سے کی جانے والی تلخ درجہ بندیوں اور الجھے ہوئے تجزیوں نے معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

اپنے ملک ہندوستان کے احتجاجیوں اور دوسرے ملکوں میں ہونے والے ان احتجاجیوں میں کیا مماثلت اور کیا فرق ہے؟ اور یہ احتجاج ہمارے اس ہنگامہ خیز دور کے بارے میں ہمیں کیا بتاتے ہیں؟

بیرونِ ملک کچھ بریکنگ نیوز کے صحافی زیادہ فالوورز حاصل کرنے کی کوشش میں ان احتجاجیوں میں پھیلی افراتفری، آتش زنی اور املاک کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کے واقعات کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں۔ ایسے مناظر دیکھنے اور ایسے حالات سننے میں عوام کی دلچسپی بڑھتی ہے اور خبریں سنسنی خیز بن جاتی ہیں۔

صحافی، گراؤنڈ رپورٹر اور یوٹیوبر کو اپنے پیشہ کا حق ادا کرنے کے لیے زمینی صحافت، عوامی آوازوں، حقیقی کہانیوں، انٹرویوز، پوڈ کاسٹس اور اہم سماجی مسائل کے لیے وقف ہونا چاہیے۔

زمینی رپورٹنگ، مذاہب کی صحافت، اور لوگوں کی آوازوں اور حقیقی دنیا کے مسائل کو عوامی بحث میں لانے کا شوق رکھنے والا ہر تخلیق کرنے والا ہی ایک کامیاب صحافی ہو سکتا ہے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے صحافیوں کا مقصد حقیقی کہانیوں کو منتوج کرنا، لوگوں سے بات چیت کرنا، اہم واقعات کا احاطہ کرنا، اور معاشرے کے لیے اہم مسائل پر مختلف نقطۂ نظر پیش کرنا ہے جیسے میڈیا ریپورٹنگ اور عوامی مسائل۔

عوامی انٹرویوز اور اسٹریٹ انٹرویوز، پوڈ کاسٹ اور سمعی خیز گفتگو، سیاست اور حالات حاضرہ، سماجی مسائل اور عوامی رائے، نیوز شارٹس اور آن گراؤنڈ اپ ڈیٹس ہی مقصد صحافت کو لوگوں کے قریب لاتا، زمینی حقائق کو اجاگر کرتا اور ایسی کہانیاں شیئر کرنا ہے جو حاصل کی توجہ کے مستحق ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ کچھ غیر قانونی تشدد ضرور ہوتا ہے، لیکن ان احتجاجوں کی بنیادی خصوصیت انتشار یا بدامنی نہیں ہے۔ اس کے برعکس، سب سے زیادہ متاثر کن بات یہ ہے کہ سخت قومی طرز کی پولیس کارروائی کے باوجود مظاہرین حیرت انگیز طور پر صبر کو برقرار رکھتے ہیں۔ پولیس اہل کار لڑکیوں کے پرائیویٹ پارٹ پر غلط نیت سے ہاتھ لگانا، ڈنڈا مارنا اور ان کے کپڑے کے اندر ہاتھ ڈالنا نہایت گھناؤنا عمل دکھایا گیا جس پر روٹ چور سرکار کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس معاملے میں عدلیہ کے کردار بھی مشکوک رہے۔

دوسری طرف، کچھ مبصرین مقبول اصطلاح Gen Z استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ نوجوانوں کی بغاوت ہیں۔ ان کے مطابق یہ احتجاج اس ابھرتی ہوئی نسل، طلبہ اور عوام کی پریشانیوں کا نتیجہ ہیں جو مستقبل کے خوف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ نوجوان اکثر ان احتجاجوں میں سب سے آگے ضرور ہوتے ہیں لیکن ہر جگہ ان کی حمایت کرنے والوں کا دائرہ اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ والدین و ہمدرد فکر مند و متلازی ہے۔

اسی لیے کچھ دوسرے تجزیہ کاران احتجاجوں کو نوفیرل ازم کی لاج اور پرعونیاں کے خلاف بغاوت قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق ان احتجاجوں میں ایک بات مشترک ہے: محنت کش طبقے کا اضمحلال، بڑھتی ہوئی مہنگائی، ناقابل برداشت رہائشی اخراجات اور تعلیم و صحت کی سہولیات میں ایسی کمی جو لیکن چوری کرنے والے حکمران طبقے کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نوکریوں میں نقدان، وہ طبقہ جو مہنگی جمہوریت، شہریوں کی فلاح اور ان کی عزت و وقار کی کوئی خاص پروا نہیں کرتا۔

ہم ایسے دور میں رہ رہے ہیں جہاں بے اختیاری عام ہو چکی ہے۔ بہت بڑی دنیا مسلسل نسل کشی، بدعنوان حکومتوں، بڑھتی ہوئی سماجی نابرابری، قلیتوں کے ساتھ ناانصافی اور ظلم جیسے مسائل سے پریشان ہے۔ یہ دیکھا جاتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ طاقت چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہے، جبکہ بے اختیاری بہت بڑی تعداد میں لوگوں کا مقدر بن چکی ہے۔ بے اختیاری کی مختلف شکلیں موجود ہیں، جن کا معاشرے میں بڑے پیمانے پر مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ بے اختیاری مختلف درجوں اور مختلف نقصان دہ اثرات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، لیکن ہر صورت میں یہ لوگوں کی زندگیوں پر ایک خوفناک بوجھ ہوتی ہے۔

جب فرد اور گروہ خود کو بے اختیار محسوس کرتے ہیں تو انہیں ایک بے جمع ہونا کا بھاری دباؤ اپنے اوپر محسوس ہوتا ہے۔ ان کے پاس سنانے کے لیے اپنی اپنی کہانیاں ہوتی ہیں۔ وہ مختلف طریقوں سے مزاحمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں لگتا ہے کہ انہیں معاشرے سے باہر دھکیل دیا گیا ہے۔

تیسرہ نکالا کا ماننا ہے کہ وہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ چیزیں بکھرنے لگتی ہیں۔ بے اختیاری انسان کے اندر اس دنیا سے تعلق اور اپنائیگی کے احساس کو بھی تباہ کر دیتی ہے، جسے وہ دور، دشمن اور بے رحم سمجھتا ہے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ بغاوتیں بے اختیاری کے دوسرے پہلو کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ حاشیہ پر کیے گئے لوگ یعنی کمزور لوگ طاقتور لوگوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ ڈیوڈ گولیا تھ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کمزوری کو طاقت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

طاقتور لوگوں کے بنائے ہوئے طاقت کے کھیل میں حصہ لینے سے انکار کرکے وہ ثابت کرتے ہیں کہ دوسروں سے وہ کام کروانے کی صلاحیت، جو وہ عام حالات میں خود نہیں کر سکتے، صرف طاقتور لوگوں کی جاگیر نہیں ہے۔ مستقبل کیا ہوگا؟ ہم نہیں جان سکتے کہ اوپر سے مسلط کی جانے والی من مانی طاقت کے خلاف ان بار بار شروع ہونے اور رکنے والی، بھی آہستہ اور کبھی تیز مزاحمتوں کا مستقبل کیا ہوگا۔

لیکن ایک بات یقینی معلوم ہوتی ہے: بے اختیار لوگوں کی ان بغاوتوں کی بدولت دنیا کو ایک بار پھر یاد آیا ہے کہ دبے ہوئے لوگ طاقتور لوگوں کو حیران کر سکتے ہیں۔ وہ انہیں اس وقت پکڑ سکتے ہیں جب وہ خود کو سب سے زیادہ محفوظ سمجھ رہے ہوں، اور طاقت کے نظام میں جمہوری دیانت، شرافت اور انصاف کی محبت کو مزید جگہ دے سکتے ہیں۔

دنیا بھر میں بے اختیار لوگوں کے یہ احتجاج نئے سیاسی سوالات پیدا کر رہے ہیں۔

کیا یہ وہی چیز ہے جسے بینجیمن کے مفکر Anton Jäger نے طنزیہ انداز میں Hyperpolitics کہا ہے؟ یعنی کبھی کبھار ہونے والے ایسے احتجاج جو بہت زیادہ شور اور ہلچل پیدا کرتے ہیں، لیکن آخر کار سب کچھ ویسا ہی رہتا ہے؟

یا پھر اس کے بجائے ہم سیاسی مجبوریت کی طرف بڑھ رہے ہیں، جہاں منتخب حکومتیں ان بغاوتوں کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں گی اور ایسی بنیادی نئی پالیسیاں بنائیں گی جو مشکل ساختی مسائل کو حل کریں؟ مثلاً سی ای سی کی برخاستگی، معاملہ عظمیٰ کے چیف جسٹس کو برخاست، ایس آئی آر کو منسوخ کرنا، ہر مذہب و فرقے سے جج بحال کرنا، تعلیم یافتہ لوگوں کو نوکری فراہم کرنا، عورتوں کی حفاظت، مہنگائی پر لگام وغیرہ پر خصوصی توجہ دینا۔

یا یوں کہیں کہ ہم ایک بار پھر پرانے طرز کے انقلاب کے ابتدائی مراحل دیکھ رہے ہیں؟

ایسے تیز رفتار انقلابات جنہوں نے فرانس (1789)، میکسیکو (1910)، روس (1917)، ایران (1979) اور عرب بہار کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا، جہاں بے اختیار لوگ متحد ہو کر اپنے ظلم کے ذمہ دار حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے لیکن بعض صورتوں میں طاقت کے اشتراک پر مبنی جمہوریت بھی تباہ ہو گئی۔

زیادہ امکان یہ ہے کہ یہ بغاوتیں ایک اور کم معروف قسم کے انقلاب کی علامات ہیں۔

ایک ایسا انقلاب جس کی رفتار مختلف ہے: آہستہ رفتار، طویل مدتی جمہوری انقلاب۔

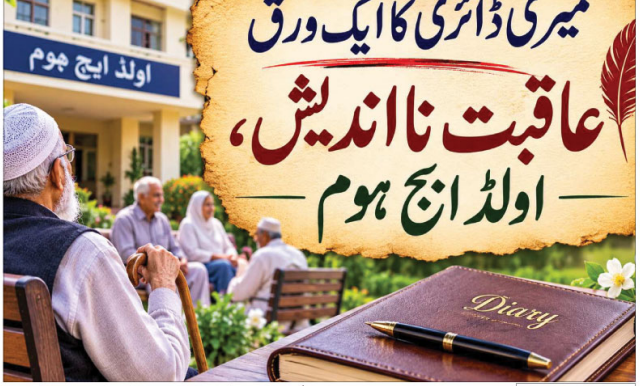
ایسے انقلاب جن میں سکون کے ادوار کے درمیان ناراض شہریوں کی اچانک بغاوتیں اور احتجاج سامنے آتے رہتے ہیں۔

ہم اوپر سے مسلط من مانی طاقت کے خلاف مزاحمتوں کے مستقبل کو نہیں جان سکتے۔

لیکن ایک بات واضح ہے: بے اختیار لوگوں کی ان بغاوتوں نے دنیا کو یاد دلایا ہے کہ دبے ہوئے لوگ طاقتور لوگوں کو حیران کر سکتے ہیں، انہیں اچانک مشکل میں ڈال سکتے ہیں، اور ان لوگوں کی زندگیوں میں زیادہ جمہوری دیانت، شرافت اور انصاف کی محبت لا سکتے ہیں جو خود کو ناکمل جمہوری انقلاب سے خارج کیے جانے پر مایوس محسوس کرتے ہیں۔

موبائل: 7060888223

میری ڈائری کا ایک ورق
عاقبت نااندیش، اولڈ ایج ہوم





عبدالعزیز

عاقبت نااندیش:
غالباً ایک سال پہلے کی بات ہے، کلکتہ کے چند علماء کرام (قاضی برادری) آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی غرض سے ظہار بحر (کلکتہ کا ایک محلہ) کے بریلوی علماء کرام کے پاس بھائی چارہ کا پیغام لے کر پہنچے۔ وہ لوگ بادل ناخواستہ ملے ضرور مگر دوسرے روز ایک کثیر الاشاعت اخبار میں بیان جاری کر دیا کہ ابھی اتنا برادرانہ نہیں آیا ہے کہ ہم لوگ ایسے لوگوں سے اتحاد قائم کریں۔ ایسی ناخوشگوار بات سے سوچئے آج جب جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں کون کر سکتا ہے؟ یہی کم قابل غور بات نہیں ہے کہ ایسی عاقبت نااندیشانہ بات سے کون ملت نواز اخبار اپنے صفحات سیاہ کر سکتا ہے؟ اس ڈائری کو اس وقت لکھنے کی ضرورت اس لئے آن پڑی کہ بدقسمتی سے دیوبند سے یہ آواز آرہی ہے کہ اتنا برادرانہ نہیں آیا ہے کہ نااتفاقی کے پیش نظر مناظر بازی سے باز آجائیں۔ علامہ اقبالؒ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا ہے ؎

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں۔ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت۔ وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام الٰہی الحاد

اولڈ ایج ہوم:

میری بلڈنگ کی پہلی منزل کے ایک فلیٹ میں ایک پارسی رہتا ہے۔ فلیٹ سولہ سترہ سو اسکوائر پر مشتمل ہے پارسی کی عمر ستر سال سے زیادہ ہے غیر شادی شدہ ہے۔ پارسی پارسی ہی میں شادی کرتے ہیں بیس سال پہلے اس کے فوتی باپ کا انتقال ہو گیا باپ سے میں نے پوچھا تھا کہ ”اپنے لڑکے کی شادی کیوں نہیں کی؟“ ریٹائرڈ فوجی کیپٹن نے کہا کہ کوئی لڑکی نہیں ملی شادی کیسے کرتے۔“ ہندوستان میں کئی بڑے تاجر خاندان ہیں جیسے ٹاٹا، گودلدرج وغیرہ یہ خاندان بھی دم توڑ رہے ہیں۔ پارسیوں کی تعداد ہندوستان میں آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ (مسز اندرا گاندھی کے شوہر پارسی تھے مگر شادی کے بعد وہ اپنے آپ کو ہندو ظاہر کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ ان کی زندگی کی آخری رسوم ہندو ریتی رواج کے مطابق ادا کی گئی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی پارسی رسوم ادا کئے جانے کے خلاف تھے) مرنے کے بعد بھی پارسی رسوم ادا کئے جاتے ہیں اسے ناپسند کرتے تھے جس میں مرنے کے بعد لاش کو چیل کوؤں کو کھانے کے لئے پھینک دیا جاتا ہے)۔ ہماری بلڈنگ کے کنوارے پارسی کی صحت جواب دیتی چلی گئی فلکتہ کی پارسی انجمن نے اس کی دیکھ بھال کے لئے ایک بوڑھے عیسائی مسٹر سلوا کو مقرر کیا ہے۔ سات سال پہلے وہ مقرر ہوا تھا اب اس کی عمر 92 سال کی ہوگئی ہے۔ اب وہ مشکل سے چل پھر پاتا ہے۔ دو روز پہلے اس کی داستان زندگی سن کر حیرت میں پڑ گیا۔ اس نے بتایا کہ ”میں پہلی اگست سے اولڈ ہوم Old Home میں رہنے جا رہا ہوں“ میرے استفسار پر اس نے کہا کہ ”میرے پانچ لڑکے اور تین بیٹیاں ہیں۔ سب کو پڑھایا لکھایا، پرورش کی پھر سب نے ایک ایک کرکے اپنی مرضی سے شادی کرلی اور سب ہمیں چھوڑتے چلے گئے۔ اب کوئی میری خیر وعافیت بھی دریافت کرنے نہیں آتا۔ فون پر بھی کبھی بات کرنا گوارا نہیں کرتا کہ کہیں میں ان سے مدد کی خواہش نہ ظاہر کردوں“۔

مولانا مودودیؒ نے 1939ء میں اپنی شہرہ آفاق کتاب ’پردہ‘ لکھی اور شائع کی۔ اس کتاب میں فرانس اور اور یورپی ممالک کے خاندان کی تباہی پر ایک باب ”خاندان کی تباہی“ کے عنوان سے لکھا ہے وہ اس طرح شروع کرتے ہیں کہ ”اس بے قید شہوانیت اور آوارہ مسلکی کے اس رواج عام نے دوسری عظیم الشان مصیبت جو فرانسیسی تمدن پر نازل کی ہے وہ خاندانی نظام کی تباہی ہے“۔ ”خاندان کی بے سکونی اور درہم برہم ہونے پر رقمطراز ہیں۔“ گھر کا سکون ہم سے پیچھے کی وجہ سے افراد کی زندگیاں تلخ سے تلخ ہوتی جاتی ہیں۔ ایک دائمی اضطراب ان کو کسی کل چین نہیں لینے دیتا۔ یہ دنیوی جہنم کا عذاب ہے جسے انسان اپنی احمقانہ لذت طلبی کے جنون میں خود مول لیتا ہے۔“ باب کے آخر کا جملہ ملاحظہ فرمائیں۔ ”یہ انجام ان نظریات کا ہے جن کی بنا پر عورتوں کی آزادی اور حقوق نسواں کی تحریک اٹھتیسویں صدی کے آغاز میں اٹھائی گئی تھی۔“ اس وقت فرانس میں پردہ، نقاب اور حجاب پر پابندی عائد ہے اور ساحل سمندر ہو یا کلب یا ہوٹل میں عورت کے جسم کے نگلے پن کی مکمل آزادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں لندن کے ایک خاندان کا ذکر کیا ہے ایک بیٹا اور بہو ایک عمارت کی چوتھی منزل میں رہتے تھے۔ اس کی ماں دوسری منزل میں رہائش پذیر تھی۔ بیٹے بہو کو بوڑھی ماں کے فلیٹ میں جھانکنے کی بھی فرصت میسر نہ تھی۔ دودھ پہنچانے والے جب اس ماں کے دروازے پر دودھ کی سات بوتلیں جمع دیکھیں تو اسے اندازہ ہوا کہ اکیلی بوڑھی خاتون شاید بیمار ہو وہ خالی بوتل نہیں اٹھا پاتا تھا پھر بھی دودھ کی بھری بوتل رکھ کر چلا جاتا تھا دروازہ توڑا گیا تو دیکھا گیا کہ بوڑھی ماں دنیا سے جا چکی ہے اسے گئے ہوئے سات دن ہو چکے تھے۔

پاکستان کے مشہور صحافی حامد میر نے ’جیو ٹی وی نیوز‘ میں کراچی کے ایک اولڈ ایج ہوم (ضعیف العمر لوگوں کا گھر) کے مناظر دکھائے۔ ’اولڈ ایج ہوم‘ میں رہنے والے خوش تھے کہ یہاں انہیں بڑی سہولتیں حاصل ہیں، دیکھ بھال اچھی طرح ہوتی ہے لیکن عام طور پر ہر ایک نے بتایا کہ ان کے بال بچے خیر وخبر تک نہیں لیتے۔ اولڈ ہوم کے ناظم نے کہا کہ جب اپنے والد یا رشتہ دار کو یہاں چھوڑنے آتے ہیں تو سمجھ سکتے ہیں کہ کہ وہ کھوج خبر لینے آتے رہیں گے مگر چھوڑنے کے بعد عموماً آتے نہیں۔ حامد میر کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بیٹے یہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد خبر دینا۔ جنازہ میں شرکت کے لیے کچھ لوگ خبر دینے کے بعد آتے ہیں کچھ لوگ آتے بھی نہیں۔ پینتیس چالیس سال پہلے کی بات ہے جب خاکسار روزنامہ ”اقرا“ کا ایڈیٹر تھا تو اس وقت تبادلے میں جسارت، نوائے وقت اور ’جنگ‘ اخبارات آیا کرتے تھے، ان کے ذریعے دو باتیں ایسی پڑھنے کو ملتی تھیں جنہیں پڑھ کر بیحد تکلیف ہوتی تھی۔ ایک یہ کہ مہاجر اور غیر مہاجر، پنجابی اور سندھی میں معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا ہو جاتا تو ایک دوسرے پر ایسے حملہ آور ہوتے ہیں جیسے ایک دشمن ملک دوسرے دشمن ملک پر حملہ آور ہوتا ہے۔ یہ بھی کسی نے لکھا تھا کہ پارلیمنٹ میں لوگوں کو خبر دی جاتی ہے کہ جنازہ تیار ہے، قبرستان لے جایا جا رہا ہے۔ بہت کم لوگ شریک ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اپنے فلیٹ میں موبائل دیکھتے رہ جاتے ہیں مگر ایک مسلمان کو جو ایک مسلمان کا حق ہے ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

میرے ایک دوست سرفراز احمد جو ریلوے سروس کمیشن کے چیئرمین رہ چکے تھے وہ اپنی بہن اور بھائی سے کراچی میں ملاقات کے لئے گئے تھے۔ واپسی پر انھوں نے بتایا کہ وہ ایک شاہراہ سے گزر رہے تھے، دیکھا کہ ایک دکان کے بورڈ پر لکھا ہوا ہے کہ ”کرایہ پر رونے والے یہاں دستیاب ہیں“۔ کاندار نے پوچھنے پر بتایا کہ ”بہت سے امیر ایسے ہیں کہ اپنے ماں باپ یا عزیز واقارب کے مرنے کے بعد کارخانے یا فاتر چلے جاتے ہیں، وہ فون کر دیتے ہیں تو مطلوبہ تعداد میں رونے والے وہ بھیج دیتے ہیں۔“ بیس سال پہلے کی بات ہے جب سرفراز احمد صاحب (پنشنر) نے مجھ سے یہ بات کہی تھی۔ ممکن ہے اس معاملے میں مزید ترقی ہوئی ہو۔۔۔ یہ بے قصبہ یا معاملہ خداداد مملکت پاکستان کا ہے۔ جو بگڑ رہی کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا، جہاں اسلام راہنمائی کا ہے۔ مغربی کلچر کی نقلیہ میں پیش پیش ہے مگر اچھے کاموں میں نہیں غلط کاموں میں، جسے غیر انسانی کام کہہ سکتے ہیں۔

رابطہ: 9831439068
Email: azizabdul03@gmail.com



خود کو بڑا سمجھنے کا چھوٹا پن

شہادت حسین صمدی
الہ رکبات انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گڈہ

خود کو افضل سمجھنا اور دوسرے لوگوں کو حقیر اور کمتر سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔

آج جب ہم اپنے معاشرے کا مشاہدہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں آج بے شمار برائیاں موجود ہیں۔ انہی برائیوں میں سے ایک بہت بڑی برائی تکبر ہے۔ تکبر ایک ایسی مہلک بیماری ہے جو انسان کے ظاہر و باطن حتیٰ کہ انسان کے اعمال صالحہ کو ضائع کر دیتی ہے۔ یہ تکبر ہی تھا جس نے عزازیل کو مردود بارگاہ الٰہی بنا دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت سے باہر نکال پھینکا۔ یہ ایک ایسا متعدی گناہ ہے جو دیگر گناہوں کا موجب ہے۔ انسان تکبر میں مخمور ہو کر اپنی جھوٹی شان و شوکت کو برقرار رکھنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، رشوت دیتا ہے، کمزور لوگوں کی ایذا رسانی سے گریز نہیں کرتا جب کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مسلمان کو ایذا پہنچائی گویا اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی گویا کہ اس نے اللہ رب العزت کو ایذا پہنچائی اب جو اللہ اور رسول کو ایذا پہنچائے اس نے اپنے انجام کے بارے میں سوچنے اور غور کرنے میں، اور صرف یہی نہیں مغرور انسان اپنی جھوٹی شان و شوکت کو برقرار رکھنے کے لیے قتل و غارت گری بھی کرتا ہے اور بھی خود ہی کٹ مرجاتا ہے۔ تو جب تک ایسی رذیل برائیاں ہمارے معاشرے میں موجود رہیں گی ہم اپنے معاشرے کو امن و آشتی کا گہوارہ نہیں بنا سکتے اور نہ ہی دنیا و آخرت کی نعمتوں سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

تکبر کی بے شمار خرابیاں ہیں جن میں سے چند درج ہیں:

(1) تکبر کرنے والا اللہ رب العزت کی ناراضگی مول لیتا ہے کیونکہ کبریائی کی ذات کو زیب ہے۔ (2) متکبر انسان دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرتا ہے۔ (3) متکبر شخص کو لوگ پسند نہیں کرتے اور لوگ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ (4) متکبر انسان اپنی جھوٹی شان و شوکت کی خاطر بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جیسے جھوٹ، رشوت، قتل و غارت گری وغیرہ۔ (5) مغرور انسان خود کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے دوسروں کو حقیر جانتا ہے جو ان لوگوں کی پیش رسائی کا سبب ہے جو کہ سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ (6) اکثر گناہ انسان چھپ کر کرتا ہے اور اس کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ یہ گناہ لوگوں پر عیاں نہ ہوں ان باتوں پر حیران نہیں ہونا چاہیے یا اس کا رب جانتا ہے لیکن تکبر ایسا مذموم اور قبیح گناہ ہے جسے ہر متکبر انسان کے انداز گفتگو، باڈی لینگویج سے بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب تک متکبر انسان اپنی باتوں یا حرکتوں سے اپنا کبر ظاہر نہ کر دے اسے سکون نہیں ملتا۔

متکبرین کی مذمت آیات قرآنی کی روشنی میں:

(1) شیطان مردود نے جب کبر کے نشے میں چور ہو کر کہا: ”أنا خير منه“ یعنی میں آدم سے بہتر ہوں تو اللہ رب العزت نے اس سے فرمایا: ”تو یہاں (جنت) سے اتر جا۔ تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے، نکل تو بے ذلت والوں میں“ (الأعراف، ۱۳)

اب ہم اور آپ ذرا سوچیں کہ وہ معلم الملائکہ تھا اس کی بے شمار عبادتیں دریا نہیں تھیں لیکن تھوڑی دیر کے تکبر نے اسے کہیں کا نہ چھوڑا اور ہمیشہ کے لیے اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دی گیا۔ اب ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہمارا تو لمحہ لمحہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانیوں میں گزرتا ہے مزید تکبر کی نحوست میں اگر مبتلا ہو گئے تو ہمارا کیا حال ہوگا، العیاذ باللہ۔

(2) دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: ”تو کیا ہی برا ٹھکانہ مغروروں کا“ (النحل، ۲۹) مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ متکبرین کا ٹھکانہ کچھ اور نہیں بلکہ جہنم ہی ہوگا۔

(3) ایک اور مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرما تے ہیں: ”بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا“ (النحل، ۲۳)

(4) اللہ تبارک و تعالیٰ تکبر کی چال بھی پسند نہیں فرماتا چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ”اور زمین میں اترا کر نہ چل۔ بے شک ہرگز تو زمین نہیں چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہیں پہنچے گا“ (بنی اسرائیل، ۳۷)

(5) تکبر کرنے والے حق کو قبول نہیں کرتے اور اس سے محروم رہتے ہیں کیونکہ ان کی عقلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں ارشاد خداوندی ہے: ”میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیروں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں“ (الأعراف، ۱۴۶)

ان آیات مبارکہ کے علاوہ کئی مقام پر اللہ رب العزت نے متکبرین کے حوالے سے آیات نازل فرمائی ہیں ان کی نشاندہی بھی فرمائی کہ جو متکبرین ہوتے ہیں بالعموم قیامت اور حساب و کتاب پر ایمان نہیں لاتے یا ایمان تو رکھتے ہیں لیکن غفلت کی چادر اوڑھ کر سوئے رہتے ہیں کیونکہ اگر ان کو قیامت کا خوف ہو تو وہ تکبر نہیں بلکہ تواضع کو اپنا شعار بنا لیں۔ مزید برآں مغرور لوگوں کی ایک علامت یہ بھی قرآن نے بتائی کہ جب ان سے کوئی بات کرتا ہے تو یہ مغرور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور منہ بنا تے ہیں یعنی ان کی باتوں پر دھیان نہیں دیتے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان چیزوں سے منع فرمایا چنانچہ چونکی اللہ عزوجل کی نافرمانی مول لیتے ہوئے ان مذموم صفات سے تائب نہ ہوا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنا لیا۔

(جاری)

سونا-چاندی کی قیمتوں میں پھر بے تحاشہ کمی!

نئی دہلی۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں پیر کے روز جہاں زبردست اضافہ ہوا تھا، وہیں منگل کے روز سونے اور چاندی کی قیمتیں ایک بار پھر گر گئی ہیں۔ ملٹی کموڈیٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر ایک طرف چاندی کی قیمت بازار کھلتے ہی 4400 روپے فی کلوگرام ہو گئی، تو دوسری جانب 10 گرام 24 کیرٹ سونے کی قیمت میں بھی زبردست گراوٹ آئی اور سونا 1300 روپے سے زیادہ سستا ہو گیا۔ ایم سی ایکس پر چاندی کی قیمت کی بات کریں تو گزشتہ کاروباری دن 4 دسمبر کی ایکسپائری والی چاندی کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا اور یہ تقریباً 4600 روپے سے زیادہ اچھل کر 1.83 لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی تھی۔ لیکن یہ تیزی صرف ایک دن ہی برقرار رہی اور منگل کے روز بازار کھلتے ہی چاندی کی قیمت ایک بار پھر 1.80 لاکھ روپے سے نیچے آ گئی۔ ابتدائی کاروبار میں چاندی کا فیوچر 179350 روپے پر ٹریڈ کر رہا تھا۔

گزشتہ کاروباری دن فیوچر ٹریڈنگ میں چاندی کی قیمت 183779 روپے فی کلوگرام پر بند ہوئی تھی۔ وہیں منگل کے روز ملٹی کموڈیٹی ایکسچینج پر کاروبار شروع ہوتے ہی اس قیمتی دھات کی قیمت گر کر 179350 روپے پر آ گئی۔

چیلنجز سے نمٹنے کیلئے فوج کو نئی ٹیکنالوجی کے مطابق تیار کرنا ضروری

وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کی صدارت میں وزارت دفاع کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس، تینوں افواج کے درمیان مشترکہ منصوبہ بندی اور مقامی دفاعی ٹیکنالوجی کو فروغ دینے پر خصوصی زور



نئی دہلی، (یواین آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ موجودہ اور مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے فوج کو مسلسل مضبوط اور اہل بنانا ضروری ہے۔ اسی لیے جنگ کے بدلتے ہوئے طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے جدید ٹیکنالوجی، نئے ہتھیاروں اور بہتر جنگی صلاحیتوں سے لیس کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تینوں افواج کے درمیان تال میل بڑھانے کے ساتھ ساتھ ڈرون، مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی اور خلائی ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیا جا رہا ہے۔ وزیر دفاع نے منگل کو جیسلمیر میں وزارت دفاع کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں مسلح افواج کی جدید کاری، جنگ کے بدلتے حالات اور مستقبل کی فوجی ضروریات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس میں جدید ہتھیاروں اور فوجی نظاموں کو فوج میں شامل کرنے، تینوں افواج کے درمیان مشترکہ منصوبہ بندی اور مقامی دفاعی ٹیکنالوجی کو فروغ دینے پر خصوصی زور دیا گیا۔

مسٹر سنگھ نے کہا کہ جدید جنگ میں ٹیکنالوجی کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ایسے میں فوج کو نئی ٹیکنالوجیز کے مطابق تیار کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے دفاعی تحقیق و ترقی کی تنظیم (ڈی آر ڈی او) کی جانب سے تیار کیے جا رہے جدید ہتھیاروں، میزائلوں اور فوجی نظام کا ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ہی دفاعی شعبے میں نجی کمپنیوں، چھوٹی صنعتوں، اسٹارٹ اپس اور تعلیمی اداروں کی شراکت داری بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

وزیر دفاع نے کہا کہ فوج کی طاقت کا تعین صرف ہتھیاروں اور مالی وسائل سے نہیں ہوتا، بلکہ جوانوں کی صلاحیت اور تیاری بھی اتنی ہی اہم ہے۔ جنگ کے بدلتے حالات کے مطابق تینوں افواج اپنی تنظیم اور کام کرنے کے طریقۂ کار میں تبدیلیاں کر رہی ہیں۔ انہوں نے ہندوستانی فوج کی اشنی، بھیرو اور شکتی بان پلاٹون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ موجودہ فوجی ضروریات پوری کرنے میں مؤثر ثابت ہو رہی ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ مالی سال 2026-27 میں دفاعی بجٹ بڑھا کر ریکارڈ 7.85 لاکھ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ اس میں 2.19 لاکھ کروڑ روپے جدید فوجی ساز و سامان اور ہتھیاروں کی خریداری کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فوج کی ضروریات کے مطابق بجٹ کا مناسب استعمال اور اہم فوجی صلاحیتوں کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں دفاعی پیداوار مالی سال 2014-15 کے 46,429 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں ریکارڈ 1.78 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ وہیں، دفاعی برآمدات 2014 میں 2,000 کروڑ روپے سے کم تھیں، جو بڑھ کر تقریباً 40 ہزار کروڑ روپے ہو گئی ہیں۔ حکومت کا ہدف 2029 تک دفاعی پیداوار کو 3 لاکھ کروڑ روپے اور دفاعی برآمدات کو 50 ہزار کروڑ روپے تک پہنچانا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ خود انحصاری کے لیے ملک میں ہی ہتھیاروں اور فوجی ٹیکنالوجی کی تیاری اور پیداوار ضروری ہے۔ اس سے غیر ملکی ذرائع پر انحصار کم ہوگا اور قومی سلامتی مضبوط ہوگی۔ انہوں نے دفاعی شعبے میں تحقیق، مقامی ٹیکنالوجی اور نجی صنعتوں کی شراکت داری کو مسلسل فروغ دینے پر بھی زور دیا۔ اجلاس میں اراکین پارلیمنٹ نے اپنی تجاویز پیش کیں۔ تبادلۂ خیال کے دوران اہم فوجی صلاحیتوں کو ترجیح دینے، دفاعی خریداری اور ترقی کے عمل کو بہتر بنانے اور مختلف محکموں اور اداروں کے درمیان تال میل مضبوط کرنے پر زور دیا گیا۔ جدید کاری کی پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لینے اور مقررہ اہداف کے مطابق کام مکمل کرنے کی ضرورت بھی اجاگر کی گئی۔ اجلاس میں وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ، دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ، سکریٹری دفاعی پیداوار سنجیو کمار، سکریٹری برائے سابق فوجیوں کی بہبود سکرتی لکھی، سکریٹری دفاعی مالیات وشواجیت سہائے سمیت سینئر سول اور فوجی افسران نے شرکت کی۔

آئی اے ایف اسپورٹس کمپلیکس تنازعہ
کانگریس نے مودی حکومت پر کی سخت تنقید

نئی (ایجنسی) دہلی میں ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کے اسپورٹس کمپلیکس کی زمین واپس لینے کی مرکزی حکومت کی کوشش پر کانگریس نے سوالات اٹھائے ہیں۔ کانگریس نے منگل کے روز مودی حکومت کی اس کارروائی کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ فضائیہ کے پورے خاندان کے تئیں توہین آمیز رویہ ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس سلسلے میں ایک میڈیا رپورٹ شیئر کی۔ رپورٹ کے مطابق 31 اکتوبر کو ریٹائر ہونے سے چند روز قبل 26 اکتوبر کو فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات کے دوران انہوں نے وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے قریب ریس کورس ایئر فورس اسٹیشن کی اہم زمین پر ہندوستانی فضائیہ کا کنٹرول برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے اس کے پیچھے فوجی ضروریات اور وہاں موجود سہولیات کا حوالہ دیا تھا۔ جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ آئی اے ایف اسپورٹس کمپلیکس کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔ کئی دہائیوں سے اس نے متعدد عوامی مقاصد کی تکمیل کی ہے اور یہ ہندوستانی فضائیہ کے سماجی بنیادی ڈھانچے کا بھی ایک لازمی حصہ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مودی حکومت کی کارروائی انتہائی شرمناک ہے اور یہ فضائیہ کے پورے خاندان کے تئیں توہین آمیز رویہ ہے۔ وزیر اعظم کی رہائش 7، لوک کلیان مارگ کے قریب واقع ریس کورس ایئر فورس اسٹیشن کے اسپورٹس کمپلیکس میں گولف کورس، سوئمنگ پول اور دیگر سہولیات موجود تھیں۔ گزشتہ بدھ کے روز اسے بند کر دیا گیا۔ مرکزی وزارت ہاؤسنگ اور شہری امور کے تحت کام کرنے والے لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس نے کمپلیکس انتظامیہ کو بے دخلی کا نوٹس جاری کیا تھا۔ اس میں وزیر اعظم کی سرکاری رہائش کے قریب واقع زمین خالی کر کے واپس حوالے کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مرکزی حکومت کی یہ کارروائی علاقے میں موجود قیمتی زمینوں کو واپس لینے کی حالیہ مہم کا حصہ ہے۔ گزشتہ کئی ہفتوں سے حکومت لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس کے ذریعے لوک کلیان مارگ کے آس پاس کی اہم زمینوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس کا مقصد دفاع سے متعلق گولف اور کھیلوں کی سہولیات کے لیے استعمال ہونے والی زمین واپس لینا ہے۔ اس سے قبل مرکزی وزارت ہاؤسنگ اور شہری امور نے متعلقہ اداروں سے ایئر فورس گولف کورس کی زمین بھی حوالے کرنے کو کہا تھا۔

ای ڈی نے انل امبانی کی قیادت والے ریلائنس گروپ کے مزید 510 کروڑ روپے کے اثاثے ضبط کر لیے

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے انل امبانی گروپ سے جڑے مبینہ دھوکہ دہی کے معاملات میں کئی اثاثے ضبط کیے ہیں۔ ان میں طیارے، بینک کھاتوں میں جمع رقم، فکسڈ ڈپازٹ، غیر منقولہ جائیدادیں اور سرمایہ کاری شامل ہیں۔ ان تمام اثاثوں کی مجموعی مالیت 510 کروڑ روپے ہے۔ ایجنسی نے منگل (3 نومبر) کو جاری ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ ریلائنس ہوم فائنانس لمیٹڈ اور ریلائنس کمرشیل فائنانس لمیٹڈ کے بینک فراڈ معاملے میں 05.263 کروڑ روپے کے اثاثے قرق کیے گئے ہیں، جبکہ ریلائنس کمیونیکیشنز لمیٹڈ (آر کام) سے متعلق بینک معاملے میں 247.12 کروڑ روپے کے اثاثے ضبط کیے گئے ہیں۔ 'آر کام' معاملے میں ضبط کیے گئے اثاثوں میں 2 چارٹرڈ طیارے، مہاراشٹر میں زمین کے 6 پلاٹ اور دفتری احاطے شامل ہیں۔ دوسری جانب آر سی ایف ایل اور آر ایچ ایف ایل کے معاملے میں تمل ناڈو میں 2 ونڈ ملز، بینک کھاتوں میں جمع رقم، فکسڈ ڈپازٹ، سرمایہ کاری اور قابل وصول رقوم ضبط کی گئی ہیں۔ ان تازہ ضبطیوں کے ساتھ ای ڈی اب تک منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) اور فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ (فیما) کے التزامات کے تحت ریلائنس انل امبانی گروپ کے خلاف زیر تفتیش مختلف معاملات میں تقریباً 23100 کروڑ روپے کے اثاثے ضبط کر چکا ہے۔ ای ڈی نے یہ تحقیقات دہلی میں سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی)، دہلی پولیس کی اقتصادی جرائم شاخ اور ممبئی پولیس کی اقتصادی جرائم شاخ کی جانب سے درج کی گئی متعدد ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی تھیں۔ ای ڈی نے فیما کے تحت بھی 2 معاملات کی تحقیقات کی ہیں۔ تحقیقات کے دائرے میں شامل کمپنیوں میں میسرز ریلائنس کمیونیکیشنز لمیٹڈ، میسرز ریلائنس ہوم فائنانس لمیٹڈ، میسرز ریلائنس کمرشیل فائنانس لمیٹڈ، میسرز ریلائنس انفرااسٹرکچر لمیٹڈ، میسرز ریلائنس پاور لمیٹڈ اور میسرز ریلائنس کیپٹل لمیٹڈ شامل ہیں۔ بیان کے مطابق ریلائنس انل امبانی گروپ کے خلاف ای ڈی کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ گروپ بینکوں اور مالیاتی اداروں سے حاصل کیے گئے عوامی فنڈز میں ہیر پھیر، کمپنیوں کے اثاثوں کو ذاتی استعمال کے لیے دھوکہ دہی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے دیوالیہ پن اور قرض کی عدم ادائیگی سے متعلق ضابطہ (آئی بی سی) کے قانون کے غلط استعمال اور ہندوستان سے عوامی فنڈز کو بیرون ملک ٹیکس کی پناہ گاہوں میں منتقل کرنے جیسی سرگرمیوں میں ملوث تھا۔ ان رقوم کے ایک بڑے حصے کا استعمال پروموٹرز اور ان کے اہل خانہ کے ذاتی فائدے کے لیے کیا گیا۔ ای ڈی نے ان معاملات میں 10 افراد کو گرفتار کیا ہے اور منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) 2002 کے تحت استغاثہ کی 6 شکایتیں دائر کی ہیں۔ اس کے علاوہ فیما کے التزامات کے تحت بھی ایک شکایت درج کی گئی ہے۔

کانگریس نے شمار کرائیں پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 82 دن بعد بھی باضابطہ طور پر ختم نہ ہونے کے پیچھے کی اہم وجوہات

نئی (ایجنسی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کا باضابطہ طور پر اختتام ابھی تک نہیں ہوا ہے، اور اس معاملہ میں کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ایک بار پھر تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے آج خاص طور سے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''وزیر داخلہ اب بھی اس خیال پر غور کر رہے ہیں کہ لوک سبھا میں 2 تہائی اکثریت کے ساتھ حد بندی سے متعلق بل منظور کرانے کے لیے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیا جائے۔'' ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ ''ان بلوں کے مندرجات کے بارے میں اب تک کچھ معلوم نہیں ہے، حالانکہ ان کا مقصد واضح ہے۔ وہ 2029 میں سامنے آنے والی شکست سے بی جے پی کو بچانا چاہتے ہیں۔' اپنی اس پوسٹ میں جے رام رمیش نے پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیے جانے کے بعد 82 دن گزرنے کے باوجود اب تک اجلاس باضابطہ طور پر ختم نہیں کیے جانے کے پیچھے کی کچھ اہم



وجوہات شمار بھی کرائی ہیں۔ مذکورہ بالا وجہ کا ذکر کرنے کے بعد وہ دیگر وجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ ''خود ساختہ چانکیہ، جو دھوکہ دینے، بلند بانگ دعوے کرنے اور شور مچانے میں مہارت رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ ووٹ چوری پر بحث کے لیے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانے کو تیار ہیں۔'' وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ''گزشتہ سال جب اپوزیشن کی سبھی پارٹیوں نے مل کر ایس آئی آر پر بحث کا مطالبہ کیا تھا تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا تھا کہ ایس آئی آر الیکشن کمیشن کا دائرۂ اختیار ہے۔'' اس معاملے میں کانگریس جنرل سکریٹری مودی حکومت کے سامنے خاص مطالبہ بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''اگر وزیر داخلہ 'ووٹ چوری' پر خصوصی اجلاس طلب کرنے کے معاملے میں واقعی سنجیدہ ہیں تو انہیں سب سے پہلے اپنے خاص کارندے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا استعفیٰ یقینی بنانا چاہیے۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مودی حکومت کو ایس آئی آر کا عمل بھی معطل کرنا چاہیے۔ حد بندی معاملہ پر جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس یونہی نہیں بلا لینا چاہیے، بلکہ اس کے لیے کچھ باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ''یقیناً انہیں (وزیر داخلہ) حد بندی سے متعلق اپنی نئی تجاویز بھی اپوزیشن کے ساتھ کافی پہلے ہی شیئر کرنی چاہئیں۔

سرکاری اسکولوں کے ساتھ اب پرائیویٹ اسکولوں کے اساتذہ بھی کریں گے مردم شماری کا کام، مرکزی حکومت نے ضابطے میں کی ترمیم

نئی دہلی۔ ملک میں ہونے والی مردم شماری کی ذمہ داری اب صرف سرکاری اسکولوں کے اساتذہ تک محدود نہیں رہے گی۔ مرکزی حکومت نے اس کام کے لیے پرائیویٹ اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو بھی شامل کرنے کی راہ ہموار کر دی ہے۔ اس کے لیے مردم شماری کے ضابطہ 1990 میں ترمیم کی گئی ہے۔ نئے التزام کے تحت امداد یافتہ اور غیر امداد یافتہ پرائیویٹ اسکولوں، کالجوں، سوسائٹیوں اور ٹرسٹوں سے وابستہ اساتذہ کو بھی مردم شماری کی ڈیوٹی سونپی جا سکے گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر سرکاری اسکولوں کے اساتذہ تک جب یہ ذمہ داری محدود نہیں ہے تو ان کی جگہ اور کون ڈیوٹی کرے گا؟ مرکزی حکومت کی جانب سے کی گئی ترمیم کے بعد مردم شماری کے کام کے لیے ملازمین کا دائرہ بڑھایا گیا ہے۔ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے علاوہ اب پرائیویٹ اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کو بھی شمار کنندہ یعنی مردم شماری کا کارکن مقرر کیا جا سکے گا۔ اس کے ساتھ ہی سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس یو)، بینکوں اور سرکاری و غیر سرکاری محکموں کے کلرکوں اور دیگر ملازمین کو بھی اس کام پر لگایا جا سکتا ہے۔ اس سے مردم شماری کے لیے دستیاب ملازمین کی تعداد میں اضافہ ہوگا اور انتظامیہ کو مختلف اداروں سے ملازمین حاصل کرنے کا متبادل ملے گا۔

واضح رہے کہ اب تک مردم شماری جیسی قومی مہمات میں بنیادی طور پر سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کی ڈیوٹی لگائی جاتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ انتخابات اور دیگر انتظامی کاموں میں بھی اساتذہ کی ذمہ داریاں طے کی جاتی ہیں۔ ایسے میں ان کی معمول کی تدریسی سرگرمیاں اور اسکول کے دیگر کام متاثر ہونے کی شکایات سامنے آتی رہی ہیں۔ پرائیویٹ اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کو بھی مردم شماری کے کام میں شامل کرنے سے یہ ذمہ داری زیادہ لوگوں کے درمیان تقسیم کی جا سکے گی۔ اس سے سرکاری اساتذہ پر انحصار کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ ہندوستان میں آئندہ مردم شماری 2027 کے پیش نظر ملازمین کی دستیابی اہم ہے۔ یہ ملک گیر سطح پر ایک بڑی مہم ہوگی، جس کے لیے لاکھوں ملازمین کی ضرورت پڑے گی۔ ایسے میں مردم شماری کے کارکنوں کے زمروں میں اضافہ کرنے سے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ڈیوٹی کے لیے زیادہ متبادل ملیں گے۔ مردم شماری کے کام پر مقرر کیے جانے والے پرائیویٹ اساتذہ اور دیگر ملازمین کو بھی اس کام کے لیے خصوصی تربیت دی جائے گی۔ اس کے بدلے انہیں مقررہ اعزازیہ یعنی معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ اس طرح پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ بھی مردم شماری کے عمل میں سرکاری ملازمین کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں گے۔

پولیس ہیڈکوارٹر کے سامنے احتجاج کی قیادت کرنے والے اے سی پی منسوی وششٹھ معطل

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی پولیس کے غیر معمولی احتجاجی مظاہرے میں 'انقلاب زندہ باد' کا نعرہ لگانے والے اے سی پی منسوی وششٹھ کو معطل کر دیا گیا ہے۔ دہلی پولیس کے احتجاج کے درمیان یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اے سی پی منسوی وششٹھ نے دہلی پولیس ہیڈکوارٹر کے باہر ہونے والے احتجاجی مظاہرے کی قیادت کی تھی۔ 2 نومبر کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے اے سی پی منسوی وششٹھ نے بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے مطالبات پولیس کمشنر کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ''ہم نے پولیس کمشنر صاحب سے رابطہ میٹنگ کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے ہماری بات مان لی، لیکن سبھی کو کھل کر اپنی بات رکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اس کے باوجود ہم نے اپنے مطالبات ان کے سامنے رکھ دیے ہیں۔ وہ اس معاملے پر دیگر افسران سے بات چیت کر رہے ہیں۔

اے سی پی نے پیر کے روز اپنے بیان میں یہ بھی کہا تھا کہ پولیس اہلکاروں کے کچھ مطالبات ایسے ہیں، جنہیں 2 نومبر کو ہی پورا کیا جانا تھا۔ اگر ایسا نہیں ہوتا ہے تو پولیس اہلکار دھرنے پر بیٹھے ہیں اور کہیں نہیں جائیں گے۔ وہ احتجاج کرنے نہیں، بلکہ رابطہ میٹنگ کرنے آئے تھے۔ میٹنگ ہو چکی ہے۔ اے سی پی منسوی وششٹھ نے بتایا تھا کہ انہوں نے سینئر پولیس افسران کے سامنے 5 مطالبات رکھے ہیں، جن کے بارے میں وہ تفصیلی معلومات نہیں دیں گے۔ جب تک پولیس کمشنر صاحب اس معاملے پر کوئی فیصلہ نہیں لے لیتے، وہ میڈیا کے سامنے کھل کر بات نہیں کریں گے۔ حالانکہ کچھ مطالبات ایک دن کے اندر پورے کیے جانے تھے۔ مطالبات منظور ہونے سے قبل ہی اے سی پی کو معطل کر دیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق منسوی وششٹھ نے کچھ اہم مطالبات سامنے رکھے ہیں، مثلاً:

وکلا کے خلاف درج مقدمات واپس نہیں لیے جانے چاہئیں۔

بار کونسل کے رکن کا نام مقدمے سے نہیں ہٹایا جانا چاہیے۔

پیر کے روز احتجاج میں شامل ہونے والے کسی بھی پولیس اہلکار کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جانی چاہیے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اے سی پی منسوی وششٹھ نے اپنے مطالبات میں یہ بھی کہا تھا کہ



''اگر محکمۂ پولیس معطلی سے لے کر کوئی اور سخت کارروائی کرنا چاہتا ہے تو وہ صرف میرے خلاف کرے۔'' کم از کم ان کا یہ مطالبہ تو پورا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ فی الحال صرف ان کے خلاف ہی کارروائی کی گئی ہے۔

واضح رہے کہ دہلی پولیس کی تاریخ میں پہلی بار اعلیٰ افسران کے فیصلے کے خلاف پولیس اہلکاروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ نعرے بازی کرنے والے 100 سے زیادہ پولیس اہلکاروں کو خاموش کرانے میں افسران کے پسینے چھوٹ گئے۔ یہ پولیس اہلکار اے سی پی منسوی وششٹھ کی قیادت میں متحد ہوئے تھے۔ منسوی وششٹھ کا نام حال ہی میں دہلی پولیس اور وکلاء کے درمیان ہونے والے تنازعہ کی وجہ سے سرخیوں میں آیا ہے۔ منسوی وششٹھ دہلی پولیس میں اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس (اے سی پی) کے عہدے پر تعینات ہیں۔ اکتوبر 2026 تک وہ شاہدرہ ضلع کے گاندھی نگر سب ڈویژن میں ایس ڈی پی او کے طور پر تعینات تھے۔ وہ ڈی اے این پی پولیس سروس کے افسر ہیں۔ اس کا مطلب دہلی، انڈمان اور نکوبار جزائر، لکشدیپ، دمن اور دیو اور دادرہ و نگر حویلی پولیس سروس ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایڈوکیٹ للت بنسل پر حملے کے بعد شاہدرہ تھانے میں پولیس کی کارروائی کو لے کر تنازعہ شروع ہوا۔ وکلا کا الزام تھا کہ معاملے میں ملزمین کے خلاف مناسب کارروائی نہیں کی گئی۔

دہلی کی آلودگی پر عآپ کا بی جے پی پر حملہ، پنجاب کے کسانوں کو بدنام کرنے کا الزام

نئی دہلی/ چنڈی گڑھ، 3 نومبر (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے دہلی کے وزیر ماحولیات منجندر سنگھ سرسا کی جانب سے دہلی میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی کے لیے پنجاب کے کسانوں کو ذمہ دار ٹھہرائے جانے پر جوابی حملہ کرتے ہوئے بی جے پی پر کسانوں کو بدنام کرنے کا الزام لگایا ہے۔ عآپ نے سوال کیا کہ جب پنجاب میں پرالی جلانے کے واقعات میں بڑی کمی آئی ہے تو دہلی میں آلودگی پر قابو پانے میں بی جے پی حکومت کیوں ناکام رہی ہے۔ عآپ کی دہلی یونٹ کے صدر سوربھ بھاردواج نے منگل کے روز کہا کہ بی جے پی گزشتہ سال بھی دہلی کی آلودگی کے لیے پنجاب کے کسانوں کو ذمہ دار ٹھہراتی رہی، لیکن مرکزی حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق پرالی جلانے کے واقعات میں کمی درج کی گئی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب میں عآپ کی حکومت بننے سے پہلے پرالی جلانے کے تقریباً 71 ہزار واقعات سامنے آتے تھے، جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد گھٹ کر تقریباً 5 ہزار رہ گئی اور اس سال صرف ایک ہزار کے قریب واقعات درج ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق، وزیر اعلیٰ بھگونت مان کی حکومت نے کسانوں کے تعاون سے ان واقعات میں 90 سے 95 فیصد تک کمی لانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مسٹر بھاردواج نے سرسا پر مصنوعی بارش کرانے کے نام پر سرکاری رقم ضائع کرنے کا الزام لگاتے ہوئے سوال کیا کہ جب مرکزی حکومت نے اس موسم میں دہلی میں مصنوعی بارش ممکن نہ ہونے کی اطلاع دی تھی تو اس کے باوجود رقم کیوں خرچ کی گئی۔ انہوں نے دہلی میں فضائی معیار کی نگرانی کرنے والے مراکز کی تعداد بڑھانے اور سرسبز علاقوں میں نئے مراکز قائم کرنے کے فیصلے پر بھی



سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت آلودگی کم کرنے کے بجائے اعداد و شمار میں بہتری دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ عآپ کے قومی میڈیا انچارج انوراگ ڈھانڈا نے کہا کہ دہلی میں آلودگی کے لیے بی جے پی حکومت کو ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب میں 2022 میں عآپ کی حکومت بننے کے وقت پرالی جلانے کے تقریباً 80 ہزار واقعات ہوتے تھے، جنہیں کسانوں کے تعاون سے گزشتہ سال 5 ہزار سے کم کر دیا گیا۔ اس سال بھی ایسے واقعات کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے۔

مسٹر ڈھانڈا نے اتر پردیش اور مدھیہ پردیش میں پرالی جلانے کے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے بی جے پی پر دوہرا معیار اپنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش میں ایسے واقعات میں سالانہ 25 سے 30 فیصد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ مدھیہ پردیش میں اضافے کی شرح تقریباً 150 فیصد ہے۔ ان کے مطابق، گزشتہ سال ملک میں پرالی جلانے کے کل واقعات میں سے 52 فیصد صرف مدھیہ پردیش میں درج کیے گئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی کی حکومت والی ان ریاستوں میں کسانوں کو پرالی کے انتظام کے لیے مناسب مدد اور وسائل کیوں فراہم نہیں کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت کو آلودگی کم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں، نہ کہ پنجاب کے کسانوں کو قصوروار ٹھہرانا چاہیے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور دہلی کے وزیر ماحولیات منجندر سنگھ سرسا سے دہلی میں آلودگی کے ذرائع اور اس پر قابو پانے کے اقدامات کے بارے میں جواب دینے کا مطالبہ کیا۔

بعض احتجاج کرنے والوں کے غیر ملکی روابط اور مالی وسائل کی جانچ کی جائے: بی جے پی

نئی دہلی، (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے مطالبہ کیا ہے کہ بنگلہ دیش اور نیپال کی طرز پر ملک میں ایک منتخب حکومت کو گرانے کی بات کرنے والے عناصر کے غیر ملکی روابط اور ان کی احتجاجی سرگرمیوں پر خرچ ہونے والی رقم کے ذرائع کی جانچ کرائی جائے۔ پارٹی کے ترجمان گورو بھاٹیہ نے منگل کے روز پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس کے دوران میڈیا کے ایک حلقے میں بعض عناصر کے درمیان گفتگو کے اسٹنگ آپریشن کا حوالہ دیتے ہوئے اس میں شامل افراد کی بھی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا۔ ترجمان نے کہا، کانگریس اور اپوزیشن کے بعض رہنما جمہوری طریقے سے اقتدار حاصل کرنے کے بجائے رجیم چینج اور تختہ پلٹ جیسے انتشار پسندانہ ماڈل کی بات کر رہے ہیں۔ ایک اسٹنگ آپریشن میں فرانس، نیپال اور بنگلہ دیش جیسے پُرتشدد حالات کو ہندوستان میں دہرانے سے متعلق بیانات سامنے آئے ہیں۔

مسٹر بھاٹیہ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کا جمہوری نظام مضبوط ہے اور کوئی بھی طاقت اسے کمزور نہیں کر سکتی۔ انہوں نے اسٹنگ آپریشن کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ کانگریس رہنما راہل گاندھی اور اپوزیشن تشدد، انتشار اور تختہ پلٹ کی سیاست کو فروغ



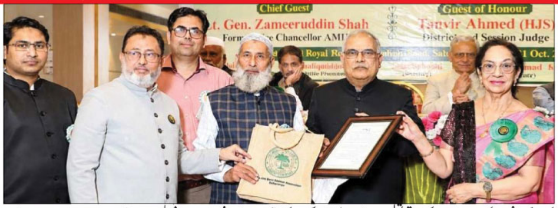
دے رہے ہیں۔ بی جے پی ترجمان نے اس اسٹنگ میں فرانس، نیپال اور بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا کرنے سے متعلق مبینہ بیانات، احتجاج میں خواتین کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی حکمت عملی اور روزانہ پانچ لاکھ روپے کی مالی مدد کی باتوں پر سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شامل افراد کے غیر ملکی تنظیموں سے مبینہ روابط کی جانچ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسٹنگ میں ایک کردار جمعیۃ علماء ہند کے ممبئی سربراہ مولانا سراج خان، دوسرے دہلی یونیورسٹی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر صفوان، تیسرے کردار کے طور پر انقلابی یوا سنگٹھن کے کنوینر بھیم اور چوتھے کردار کے طور پر اسی تنظیم کی ترجمان مدیتا سامنے آئی ہیں۔ بی جے پی ترجمان کے مطابق مدیتا نے بیان دیا ہے، بنگلہ دیش جیسی صورتحال پیدا ہو، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مسٹر بھاٹیہ نے کہا کہ مولانا سراج خان نے کہا، مومن جس دن کھڑا ہوگا، اسے کوئی سنبھال نہیں سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بیان فرانس جیسے پُرتشدد مظاہروں کے تناظر میں دیا گیا ہے۔ فرانس میں پُرتشدد احتجاج کے دوران لوٹ مار اور آتش زنی کے واقعات پیش آئے تھے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا، مولانا سراج خان اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کو ختم کیا جا رہا ہے۔ ان کے بیان سے تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ فرانس کی طرز پر پُرتشدد مظاہروں کی بات کرتے ہیں۔ دوسری یہ کہ وہ ہندوستان میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بدھ، پارسی اور جین برادریوں کے درمیان قائم اتحاد، یکجہتی اور ہم آہنگی کو توڑنے کی تخریبی سوچ رکھتے ہیں۔ ترجمان کے مطابق، طالب علم رہنما صفوان نے واضح طور پر کہا، زیادہ عرصے تک کوئی محفوظ نہیں رہے گا اور اگر 20 جولائی جیسے حالات دوبارہ پیدا ہوئے تو نیپال اور بنگلہ دیش جیسی صورتحال پیدا ہو جائے گی۔ مسٹر بھاٹیہ نے کہا کہ کرانتی کاری یوا سنگٹھن کے کنوینر بھیم نے احتجاج کے اخراجات سے متعلق سوال کے جواب میں اسٹنگ آپریشن کے دوران بتایا کہ احتجاجی مقام پر روزانہ پانچ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

اکالی دل کے سابق حلقہ انچارج روی موہن عآپ میں شامل

چنڈی گڑھ، 3 نومبر (یواین آئی) شرومنی اکالی دل (بادل) کے سابق حلقہ انچارج اور سابق ضلع پریشد رکن روی موہن منگل کو عام آدمی پارٹی (عآپ) میں شامل ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے ان کا پارٹی میں استقبال کیا۔ اس موقع پر آپ لیڈر جگروپ سنگھ سیکھواں بھی موجود تھے۔ روی موہن اکالی دل کی جانب سے دینا نگر اور بھوآ اسمبلی حلقوں کے حلقہ انچارج رہ چکے ہیں۔ وہ طویل عرصے سے زمینی سطح کی سیاست اور دیہی علاقوں کی عوام کی نمائندگی سے جڑے رہے ہیں۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، انہوں نے پنجاب میں بھگونت مان حکومت کے ترقیاتی کاموں سے متاثر ہو کر عآپ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ جگروپ سنگھ سیکھواں نے روی موہن کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ بھگونت مان حکومت پنجاب کی ترقی، بنیادی سہولیات ہر طبقے تک پہنچانے اور عوامی مفاد کی سیاست کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ روی موہن کے سیاسی اور تنظیمی تجربے سے گورداسپور ضلع میں پارٹی کو مضبوطی ملے گی۔

سرسید احمد خاں کی علمی خدمات ناقابل فراموش!

سرسید احمد ڈے پر سہارنپور میں شاندار تقریب، علمی خدمات کو خراج عقیدت ☆ تعلیمی بیداری اور مشنِ سرسید کو آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار



سہارنپور (احمد رضا) سرسید احمد ڈے پر ضلع بھر میں درجن بھر معیاری علمی اور فکری پروگرام منعقد ہونے جہاں بانی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سرسید احمد خاں کی تعلیمی اور تحقیقی واصلاحی خدمات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی اس خاص موقع پر کل دیر رات یہاں شہر کے ایک مشہور اور معروف ہوٹل میں علیگڑھ مسلم یونیورسٹی الومنی ایسوسیشن سہارنپور کی جانب سے علیگڑھ مسلم کے بانی سرسید کے یوم پیدائش پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سیکڑوں معزز افراد اور مہمانوں نے شرکت فرمائی، ہوٹل رائل ریزی ڈینسی میں اسکالر ڈاکٹر قدسیہ انجم کی صدارت میں یہ تقریب معیاری طرز پر مکمل ہوئی یہاں نظامت کے فرائض بہت خوبصورت انداز میں ایسوسیشن کی سکریٹری میڈم صبوحی افتخار نے انجام دیئے پروگرام کا آغاز آصف شمسی کی نعت پاک سے ہوا اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل اور سابق وائس چانسلر اے ایم یو ضمیر الدین شاہ نے کہا کہ سرسید احمد خان جدید تعلیم کے بانی اور ایک عہد ساز شخصیت کے مالک تھے اور بحیثیت مصلح مفکر، ماہرِ تعلیم صحافی، مورخ اور صاحب اسلوب جانے جاتے ہیں ان سب سے اوپر ایک دور اندیش مُسلم رہنما تھے جنہوں نے جسارت کے ساتھ اپنی قوم کو اُوپر اٹھانے کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کیے بلاشبہ یہ کام کسی دوسرے نے نہیں کیا سرسیّد ڈے منانا صرف ان کی شخصیت کو یاد کرنا نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی ترقی تعلیمی اصلاحات اور فکری بیداری کے نظریات کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے اُنکا کارنامہ یہ ہے کہ مخالفِ ہواؤں میں جدید علوم کی شمع روشن کی مہمانِ اعزازی رامپور سے تشریف لائے سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب تنویر احمد نے کہا کہ سرسید نے مُسلم قوم کو علم کی روشنی دکھا کر غفلت سے جگایا اور باوجود بے حد مخالفتوں کے سرسید نے اپنی قوم کو جھنجھوڑا اور قوم کو ڈوبتی کشتی کو بچا کر کامیابی کے ساتھ اسکو ساحل تک پہنچایا وہ نہ صرف قوم کو انگریزی سائنس اور ماڈرن دنیاوی تعلیم دینا چاہتے تھے بلکہ اسلامی تعلیم بھی دینا چاہتے تھے سرسید ہمارے ان محسنوں میں ہیں جنہوں نے اپنے افکار واعمال سے قوم کی تقدیر بدل دی سابق ہیڈ شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ جمعیۃ ملیہ اسلامیہ دہلی سے تشریف لائے پروفیسر ماجد جمیل نے کہا کہ بچّوں کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے اور صحیح راستے کا انتخاب کرنے کے لیے ایک کیریئر کونسلنگ اور گائیڈنس سینٹر کھولنے کی کاوشیں ہم سب علیگڑھ ٹیم کر رہی ہے سر سید نے جو کام قوم کے لئے کیا آج اُسکو آگے لے جانے کی ضرورت ہے اسلامیہ انٹر کالج کے سابق پرنسپل فیاض احمد نے سرسید احمد خاں کی تعلیمی کارکردگی کو سراہا اور آپکے خیالات اور نظریات کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کرائی آپنی بانی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سرسید احمد خاں کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے معمار ملت قرار دیا، کالم نگار ڈاکٹر شاہد زبیری نے کہا کہ جو تعلیمی کام ہموطنوں نے سو سال پہلے کرنا شروع کیا وہ مُسلم معاشرے میں سو سال بعد سرسیّد نے شروع کیا مظاہر رانا نے کہا کہ مسلم سماج میں تعلیم کے ساتھ سیاسی بیداری بھی ضروری ہے سابق ممبر پارلیمنٹ حاجی فضل الرحمٰن نے اپنے خاص پیغام میں ماڈرن تعلیم اور سائنٹیفک سوچ کے ساتھ کام کرنے پر زور دیا سابق انفارمیشن کمشنر حافظ عثمان نے کہا کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی اور تہذیب۔ اخلاق صرف ایک ادارے کا نام نہیں ہے بلکہ ایک ایسی انقلاب آفرین فکر کا نام ہے جس نے مُسلم سماج کو ایک وژن دیا سرسید مشن کو آگے لے جانے کے لئے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی ہوگی مظاہر رانا نے مسلّم کے لیے تعلیم کے ساتھ سیاسی شعور پر زور دیا صدارت کرتے ہوئے اے ایم یو الیمنی ایسوسیشن کی صدر ڈاکٹر قدسیہ انجم علیگ نے کہا مُسلم معاشرے کے اندھیرے کو دور کرنے کے لیے سرسید نے ایک تحریک شروع کی ماڈرن تعلیم کی تحریک یہ دن ایک عظیم شخصیت اور اس کے وژن اس کی لگن اور اس کی قربانیاں اور خدمات کے اعتراف کا دن ہے یقیناً سرسید احمد خان نے ایک نباض کی طرح قوم کی بیمار نبض پر ہاتھ رکھا سرسید نے خاموش قلمی وعلمی جہاد چھیڑا کیونکہ اس میں ملی وملکی مفاد مضمر تھا سرسید نے حالات کا رونا نہیں رویا بلکہ بہت حکمت عملی کے ساتھ دور اندیشی کے ساتھ اپنے مقصد میں لگے رہے مدرسۃ العلوم کا بیج لگایا محمدن اینگلو اورینٹل کالج اس کا پودا بنا اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایک تناور درخت کی شکل میں موجود ہے انکو سچا خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم سماج کے ہر بچے خصوصاً لڑکیوں کو پڑھانے کی ذمہ داری کو پورا کریں اور کوئی بچہ غریبی کی وجہ سے پڑھائی سے چھوٹ نہ جائے کُچھ غریب لیکن محنتی بچوں کی فیس ایسوسیشن نے دی ہے اور اسکے لئے ایجوکیشنل فنڈ بنایا گیا ہے نظامات کرتے ہوئے سیکریٹری صبوحی افتخار نے ایسوسیشن کے ذریعے کیے جانے والے اقدامات پر روشنی ڈالی جس میں زکوٰۃ فنڈ سے بچّوں کو اسکالرشپ، ڈراپ آوٹ بچّوں کے لیے کلاس، غریب بچّوں کو اسٹیشنری سویٹر موزے تقسیم شامل ہیں اس موقع پر خلیق احمد، انوار احمد، کامران زبیری، نمرہ انس اِقبال، گلناز زبیری، شبانا حنفی حینا شاد کا خصوص تعاون رہا پروگرام میں شریک ہونے والوں میں سلیم رحمان، ڈاکٹر ایوب، عبداللہ مستجاب، ساجد حنفی رحمان عزیز، راؤ محبوب مجاز سراج، اوصاف گڈو رونق علی ایڈووکیٹ، فرقان گل، غلام ربانی، سمینہ شاہین ناہید، ساجدہ اور بڑی تعداد میں علیگڑھ سے فارغ لوگ موجود رہے مہمانوں کو مومنٹو اور سپاس نامہ اور گفٹ پیش کیے گئے اخر میں یونیورسٹی ترانہ یہ میرا چمن ہے میرا چمن میں اپنے چمن کا بلبل ہوں اور قومی ترانہ جن گن من پیش کیا گیا۔

قرآن کا پیغام کسی خاص ملک، قوم، علاقے یا زمانے تک محدود نہیں: ڈاکٹر حکیم الٰہی

پٹنہ میں حافظ مولانا فرمان علی کی یاد میں سمپوزیم کا انعقاد، کتاب "تاریخ مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ" کا پروقار اجراء



پٹنہ (بہار)۔ قرآن مجید تمام انسانیت کے لئے سراسر ہدایت، رحمت، برکت اور روشنی کا پیغام ہے۔ یہ کتاب الٰہی انسانیت کو زندگی کے ہر شعبے اور ہر موڑ پر سیدھا اور مضبوط راستہ دکھاتی ہے۔ یہ دلوں کے سکون، ذہنوں کے اطمینان اور باطنی وظاہری بیماریوں کے لئے شفا اور رحمت کا ذریعہ ہے۔ یہ ایک ایسا معیار ہے جو حق و باطل کے درمیان واضح فرق کرتا ہے۔ قرآن کا پیغام کسی خاص ملک، قوم، علاقے یا زمانے تک محدود نہیں ہے بلکہ قیامت تک تمام انسانیت کے لئے رہنما ہے۔ ان خیالات کا اظہار حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نمائندہ ولی فقیہ در ہند، نئی دہلی نے یکم نومبر ۲۰۲۶ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دن مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں علماؤ خطبائے امامیہ بہار کی جانب سے حافظ مولانا فرمان علی اعلی اللہ مقامہ کے ۱۵۰ ویں یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ عظیم الشان سمپوزیم میں بطور مہمان ذی وقار وخطیب خصوصی اپنے توسیعی خطبہ کے دوران کیا۔ ڈاکٹر حکیم الٰہی نے مزید فرمایا کہ دنیا میں ایسے انسانوں کی اکثریت ہے جن کی زبان عربی نہیں ہے تو یہ لوگ قرآن میں تفکر و تدبر کیسے کریں گے؟ تاریخ پر نظر ڈالیں گے تو پتہ چلے گا کہ قرآن جب سے نازل ہوا ہے تب سے اس کے ترجمہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ صدر اسلام میں سب سے پہلا ترجمہ صحابی رسول حضرت سلمان فارسی نے فارسی زبان میں کیا، جب لوگوں نے سلمان فارسی سے درخواست کی کہ ہم نماز میں سورہ الحمد پڑھتے ہیں جو عربی زبان ہے مگر ہم اس کا مطلب نہیں سمجھتے، تب صحابہ کی درخواست پر حضرت سلمان فارسی نے فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ محمد عمیر نے تلاوت قرآن سے کیا۔ رسول احمد نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا ثمر عباس گوپالپوری انچارج پرنسپل مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ مولانا رضی حیدر پھندیڑوی نے انٹرنیشنل نور مائکرو فلم سینٹر دہلی کی فعالیت اور کتاب "تاریخ مدرسہ سلیمانیہ" کی طباعت واشاعت کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ مولانا مراد رضا، مولانا شمشاد علی، مولانا وفا حیدر، مولانا سید عترت حسین ندیم، مولانا ابن حسن املوی واعظ نے تقریریں کیں مولانا سید اسد رضا گوپال پوری نے علماء وشرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا سید امانت حسین گوپالپوری نے سپاس نامہ پیش کیا۔ نماز ظہرین نمائندہ ولی فقیہ کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئی پھر دوسری نشست منعقد ہوئی جس میں رسول احمد نے نعت پاک پیش کی، مولانا فرید الحسن پرنسپل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ، جناب سید ارشاد علی آزاد چیرمین شیعہ وقف بورڈ بہار مولانا سید تقی حیدر ایران کلچر ہاؤس دہلی نے اپنے اپنے خیالات وتاثرات پیش کئے۔ پروگرام کے دوران حافظ حکیم مولانا فرمان علی مرحوم کے قلمی آثار کتاب النحو، دینیات کی پہلی کتاب، دینیات کی دوسری کتاب، دینیات کی تیسری کتا نیز معروف محقق ومصنف علامہ ابن حسن املوی واعظ کی تالیف کردہ بڑی سائز میں خوبصورت، دیدہ زیب اور ضخیم کتاب "تاریخ مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ" مطبوعہ انٹرنیشنل نور مائکرو فلم سینٹر، ایران کلچر ہاؤس دہلی کا شاندار و پروقار اجراء عمل میں آیا۔ اور مرحوم حافظ مولانا فرمان علی سوانح عمری پر مشتمل انٹرنیشنل مائکرو فلم سینٹر دہلی کی تیار کردہ جدید ٹیکنک سے لیس شاندار ڈاکیومینٹری فلم بھی دکھائی گئی۔ جسے سامعین وناظرین نے کافی سراہا۔ پروگرام کے اختتام پر مدرسہ سلیمانیہ کے لائبریری ہال میں علماؤ خطبائے امامیہ بہار کی ایک خصوصی نشست بھی ہوئی جس میں نمائندہ ولی فقیہ نے علماء وافاضل اور طلبہ کے فرائض ووظائف کے تعلق سے اہم اور ضروری نصائح وہدایات ارشاد فرمائیں۔

دبئی میں پھنسے امبیڈکر نگر کے دونو جوان بحفاظت وطن واپس

سماجی کارکن سید عابد حسین کی کوششوں سے ہندوستان واپسی ممکن ہوئی



امبیڈکر نگر 3/نومبر: (نامہ نگار) اتر پردیش کے ضلع امبیڈکر نگر کے رہائشی انکور راج بھر اور جتیندر کمار، جو روزگار اور بہتر مستقبل کے خواب لے کر متحدہ عرب امارات (یواے ای) گئے تھے، بحفاظت واپس لوٹ آئے ہیں۔ معروف سماجی کارکن سید عابد حسین (حقیقی زندگی کا بجرنگی بھائی جان) نے دبئی میں پھنسے ہوئے ان دونوں نوجوانوں کو ہندوستان واپس لانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ گورکھپور میں ایک ٹریول ملازمت ایجنسی کے ذریعے، انکور راج بھر اور جتیندر کمار کو گولڈن ونگ کنٹریکٹنگ (ایل ایل سی) میں مددگار کے طور پر کام کرنے کے لیے دبئی (یواے ای) بھیجا گیا۔ بیرون ملک بھیجتے وقت ان سے وعدہ کیا گیا تھا: (1) اجرت 12 درہم فی گھنٹہ کے حساب سے دی جائے گی (2) رہائش اور کھانا کمپنی کی طرف سے مفت ہوگا (3) ماہانہ 100 درہم کا بونس دیا جائے گا۔ تاہم دبئی پہنچ کر تمام وعدے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ انہیں نہ تو کام تفویض کیا گیا اور نہ ہی وعدہ شدہ اجرت اور مراعات دی گئیں۔ جب متاثرین نے اپنی صورتحال کے بارے میں گورکھپور کی متعلقہ ایجنسی اور دبئی کی کمپنی سے رابطہ کیا تو دونوں نے کسی قسم کی مدد فراہم کرنے سے صاف انکار کردیا۔ دبئی میں پھنسے نوجوانوں کے پاس ہندوستان لوٹنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سماجی کارکن سید عابد حسین نے فوری نوٹس لیا۔ انہوں نے ہندوستانی سفارت خانہ (یواے ای) اور حکومت ہند کی وزارت خارجہ (ایم ای اے) سے رابطہ کیا، اور دونوں تارکین وطن کی محفوظ واپسی اور راحت کے لئے سرکاری سطح پر درخواست کی۔ وزارت خارجہ اور ہندوستانی سفارت خانے کے فوری تال میل اور سید عابد حسین کی مسلسل کوششوں کے بعد انکور راج بھر اور جتیندر کمار کی ہندوستان واپسی کی راہ ہموار ہوئی۔ دونوں نوجوان اب اپنے ملک واپس آچکے ہیں اور انہوں نے مشکل کی اس گھڑی میں ان کی مدد کرنے پر سید عابد حسین، ہندوستانی سفارت خانہ، اور وزارت خارجہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

موبائل گیم کھیلتے ہوئے کلاس 11 کی طالبہ کی موت

مظفر نگر: 3 نومبر (پی این ایس) مظفر نگر کے پورکاجی ٹاؤن کے محلہ نور نگریاں میں اپنے گھر میں موبائل گیم کھیلتے ہوئے 17 سالہ کلاس 11 کے طالب علم اتم کی دل کا دورہ پڑنے سے موت ہوگئی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی تاہم اہل خانہ نے پوسٹ مارٹم کرانے سے انکار کردیا۔ پولیس کو بتایا گیا کہ موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی ہے۔ پیر کے روز، 11 ویں جماعت کا طالب علم دوپہر 12:30 بجے موبائل گیم کھیل رہا تھا۔ گھر کے دیگر افراد بھی گھر میں موجود تھے۔ کھیلتے ہوئے طالب علم گر گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے گھر والوں نے اسے دیکھا اور اس کی مدد کو پہنچ گئے۔ جب اس کی حالت خراب ہوئی تو اس کے گھر والے اسے دوپہر ایک بجے پرکاجی کے پرائمری ہیلتھ سینٹر لے گئے۔ اسی دوران محلے کے لوگ بھی پہنچ گئے۔ پی ایچ سی کے انچارج ڈاکٹر سمیت نے بتایا کہ جب تک اسے اسپتال لایا گیا اس وقت تک طالب علم کی موت ہو چکی تھی۔ گھر والے اسے واپس گھر لے گئے۔

درویش فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام مشاعرہ وکوی سمّیلن کا انعقاد



امروہہ۔ جے ایس ہندو پی جی کالج کے سدرشن سبھاگار میں کالج کے شعبۂ ہندی واردو کے اشتراک سے دیوالی کے موقع پر ایک شاندار کوی سمّیلن ومشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مقامی اور بیرونِ امروہہ سے تشریف لائے شعراو کویّوں نے اپنے کلام اور تخلیقات سے سامعین کو محظوظ کیا اور قومی یکجہتی، باہمی اتحاد اور بھائی چارے کی خوبصورت مثال پیش کی۔ اس موقع پر اپنے اپنے شعبۂ کار میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ڈاکٹر ستیہ ویر سنگھ چوہان، پروفیسر ڈاکٹر رچنا گپتا اور امروہہ فاؤنڈیشن نئی دہلی کے بانی وصدر اور معروف سماجی کارکن سید فرمان حیدر نقوی کو "امروہہ گوروسمان" سے نوازا گیا۔ ادارے کی جانب سے تینوں شخصیات کو یادگاری نشان اور شال پیش کر کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس کے علاوہ پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام شعراو کویّوں کی بھی شال پوشی کر کے حوصلہ افزائی کی گئی۔ مشاعرے وکوی سمّیلن کی صدارت معروف سینئر شاعر اور ادبی خدمات کے لیے ممتاز مقام رکھنے والے جناب مکش امروہوی نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض معروف شاعر سید موسیٰ امروہوی نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ ان کی عمدہ نظامت نے محفل کو مزید دلکش اور کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے نمایاں شعراو کویّوں میں میر نذیر باقری، مکیش درپن مظفر نگری، علی عباس نوگانوی، سید شیبان قادری، فراز عرشی، فروغ احسان، نغمہ نگار ستیندر ردھاریوال، موسیٰ رضا، ہمایوں حیدر امروہوی، ناظم امروہوی، مکش امروہوی، لیاقت امروہوی، بھون امروہوی اور ڈاکٹر ستیہ ویر چوہان وغیرہ شامل تھے۔ اسٹیج پر مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ستیہ ویر چوہان، صدرِ محفل مکش امروہوی، ڈاکٹر رچنا گپتا، درویش فاؤنڈیشن کے صدر بھون امروہوی، شعبۂ اردو کے ڈاکٹر سعید حسن اور ڈاکٹر موسیٰ موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز سرسوتی وندنا سے ہوا، جسے شاعر ستیندر ردھاریوال نے پیش کیا، جب کہ نعتِ پاک کا نذرانہ ہمایوں حیدر نے پیش کیا۔ کالج کی دو طالبات نے بھی اجتماعی طور پر نعتِ پاک پیش کر کے محفل میں روحانیت اور عقیدت کی فضا قائم کی۔ آخر میں پروگرام کے کنوینر ومنتظم ضیا کاظمی نے پروگرام کے روحِ رواں ہمایوں حیدر سمیت تمام مہمانانِ گرامی، شعراو کویّوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

تعلیم کا مقصد صالح معاشرہ کی تشکیل ہے: توقیر احمد ندوی

المائٹی ماڈرن اسکول کوڑھا میں تعلیمی بیداری پروگرام میں طلباء واساتذہ سے خطاب



دریاباد، بارہ بنکی: المائٹی ماڈرن اسکول کوڑھا میں تعلیمی بیداری اور علم کی اہمیت و افادیت کے موضوع پر ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مولانا توقیر احمد ندوی نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور طلبا وطالبات سے مختلف تعلیمی وتربیتی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس موقع پر مولانا توقیر احمد ندوی نے تعلیم کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تعلیم محض ڈگری حاصل کرنے یا روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ انسان کی ذہنی وفکری نشوونما، اخلاقی تربیت اور شخصیت سازی اور صالح معاشرہ کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم کے ذریعہ انسان کو معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے، اسلام میں تعلیم کی بہت اہمیت ہے، قرآن کی پہلی آیت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اس میں سب سے پہلے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو حصولِ علم کے ساتھ اعلیٰ اخلاق، خود اعتمادی، نظم وضبط اور احساسِ ذمہ داری جیسی صفات اپنانے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ طلبہ اپنے وقت کی قدر کریں، تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنائیں اور اپنے روشن مستقبل کے لیے مسلسل محنت اور جدوجہد کو اپنا شعار بنائیں۔ مولانا ندوی نے بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو نکھارنے، ان کے اندر مثبت سوچ پیدا کرنے اور انہیں زندگی کے مختلف میدانوں میں آگے بڑھنے کے لیے تیار کرنے کی ضرورت پر بھی گفتگو کی۔ ان کا کہنا تھا کہ نئی نسل کی صحیح تعلیم وتربیت ہی ایک باشعور، مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد ہے واضح رہے کہ المائٹی ماڈرن اسکول احتشام الحق ندوی کے زیر اہتمام میں تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ادارے میں تعلیمی بیداری اور طلبہ کی فکری و اخلاقی تربیت کے حوالے سے اس نوعیت کی سرگرمیوں کا انعقاد اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ادارہ نصابی تعلیم کے ساتھ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی پر بھی توجہ دے رہا ہے بلاشبہ تعلیمی اداروں میں اس طرح کے پروگرام طلبہ کے اندر حصولِ علم کا شوق پیدا کرنے، ان کی فکری صلاحیتوں کو جلا بخشنے اور انہیں زندگی کے مقاصد سے آشنا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا زید احمد صدیقی ندوی، احتشام الحق ندوی، قاری حارث ثاقبی سمیت طلباء واساتذہ موجود رہے۔

ملت اسلامیہ کی اعلی وجدید تعلیم کیلئے بیداری اور دردمندی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے

سرسید کی حیات وخدمات پر مشتمل بلند شہر میں منعقدہ ایک کوئز پروگرام میں شرکاء کا اظہار خیال



بلندشہر 3/نومبر (پریس ریلیز) بانی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سرسید احمد خاں کی حیات وخدمات اور یونیورسٹی کی کارکردگی، قیام قومی ملی، سیاسی، سماجی، تعلیمی ودیگر نمایاں کاموں پر مشتمل مسلم یوتھ کونشن کے زیر اہتمام سرسید کوئز پروگرام کا انعقاد الفلاح نیشنل اسکول گرین پارک میں کیا گیا۔ مدرسہ فاروقیہ کے ناظم اعلی قاری محمد طلحہ قاسمی کی صدارت اور ڈاکٹر ظہیر احمد خاں کی نظامت میں منعقدہ کوئز پروگرام کا آغاز اسکول کی طالبہ انعم عارف کی تلاوت، اے ایم یو کے ترانے اور شجاعت اللہ خاں کی استقبالیہ تقریر سے ہوا۔ پروگرام کے آغاز میں اقراء ماڈرن اسکول کی طالبہ زینت اور عافیہ نے سرسید پر بصیرت افروز تقریر کی۔ کوئز کے اس پروگرام میں شہر کے معروف اسکولوں کے طلبہ نے حصہ لیا۔ کوئز میں شامل طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جاوید حبیب گروپ میں نیشنل پبلک اسکول بھوڑ، مدرسہ قاسمیہ عربیہ اسلامیہ اور اقراء پبلک اسکول شامل تھے۔ جبکہ ظفریاب جیلانی گروپ میں الفلاح نیشنل اسکول، اقراء ماڈرن اسکول اور انجمن خدام المسلمین پرائمری اسکول شامل تھے دونوں گروپوں سے 51-51 سوالات کیے گئے۔ ججز کے فرائض قاضی عقیل احمد، جانشین الطاف، اجلال احمد خاں اور محمد یاسین نے انجام دیے۔ اس پروقار تقریب میں انور حسین خاں خورجہ (علیگ) ممتاز اولڈ بوائے اے ایم یو محمد خالد صدیقی، عقیل احمد آفریدی، غالب محمد خاں، ڈاکٹر محمد خالد، ڈاکٹر عبدالکلام، ارشاد احمد شرر بطور مہمان ذی وقار شریک ہوئے۔ اس موقع پر محمد قمر عالم علیگ نے کہا کہ ہمیں سرسید کی زندگی سے سبق لے کر ملت اسلامیہ کی اعلی وجدید تعلیم کے لیے بیداری اور دردمندی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ مہمان ذی وقار انور حسین ضلع اسپورٹس افسر نے سرسید کی علمی، ادبی، صحافتی اور تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انہیں عظیم مصلح قوم اور جدید ہندوستان کا عظیم معمار قرار دیا، جبکہ محمد یاسین، جانشین الطاف اور اجلال احمد خاں نے سرسید کو ایک نئے تعلیمی انقلاب کا ستون، قومی یکجہتی اتحاد اور رواداری کا علمبردار قرار دیا۔ اس موقع پر ممتاز اولڈ بوائے عقیل احمد آفریدی اور سابق پرنسپل ایف بی ایم گرلز کالج ریحانہ بیگم کی جانب سے کوئز میں شریک تمام طلباء کو نقد انعام اور کوئز میں شریک اسکولوں کو توصیفی ایوارڈ سے نوازا گیا نیز پروگرام میں شریک دونوں گروپ کے طلبہ کو ڈاکٹر محمد خالد کی جانب سے ٹرافیاں تقسیم کی گئیں اور انہیں سرٹیفکیٹ پیش کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی مہمان ذی وقار انور حسین خاں، محمد خالد صدیقی اور قمر عالم کو بھی یادگار ٹرافیاں پیش کی گئیں۔ شرکاء میں عادل منصوری، سردار انصاری، ماسٹر الیاس محمد خاں، ماسٹر افضال برنی، ماسٹر شاداب، رئیس قریشی، مولانا ارسلان، مفتی انس وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ آخر میں کنوینر ڈاکٹر ظہیر احمد خاں نے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

صفائی کو لیکر مارپیٹ: تین زخمی

دیوبند، 3/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں راجوپور میں گھر کے باہر صفائی کو لیکر دو خواتین کے درمیان کہاسنی کے بعد مارپیٹ ہوگئی، جس میں ایک لڑکی سمیت تین لوگ زخمی ہو گئے، دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف پولیس سے کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گاؤں راجوپور باشندہ خاتون ریحانہ اہلیہ شاہد اور عارفہ اہلیہ شاہد کے درمیان صفائی کو لیکر تنازع ہو گیا۔ الزام ہے کہ عارفہ نے گھر کی نالی سے نکلا کوڑا ریحانہ کے دروازے کے سامنے ڈال دیا، جب ریحانہ نے اس کی مخالفت کی تو دونوں کے درمیان کہاسنی ہوگئی جو دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہوگئی، الزام ہے کہ شور شرابہ ہونے پر بیچ بچاؤ کے لئے آئی بیٹی کو بھی پیٹا گیا جس میں تین لوگ زخمی ہوگئے، ریحانہ اہلیہ شاہد اور عارفہ اہلیہ شاہد نے ایک دوسرے کے خلاف تھانہ میں تحریر دیکر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔

ریلوے ڈویژن میں 'پائیدار صحت مند طرزِ زندگی ہفتہ' کے تحت آبی تحفظ مہم

وارانسی، 3 نومبر، 2026۔ ریلوے بورڈ کی ہدایات کے مطابق مشرقی شمال مشرقی ریلوے کے وارانسی ڈویژن میں یکم سے 7 نومبر 2026 تک 'پائیدار صحت مند طرزِ زندگی ہفتہ' منایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت ماحول کے تحفظ، قدرتی وسائل کے تحفظ اور ان کے دانشمندانہ استعمال کے تئیں ریلوے ملازمین اور عام لوگوں کو بیدار کرنا اس کا مقصد ہے۔ اسی سلسلے میں ڈویژنل ریلوے منیجر آشیش جین کی رہنمائی اور سینئر ڈویژنل انجینئر (کوآرڈینیشن) [illegible] کی قیادت میں یکم سے 3 نومبر 2026 تک ڈویژن کے اسٹیشنوں، کالونیوں اور دفاتر وغیرہ میں 'سیو واٹر (Save Water)' کے موضوع پر آبی تحفظ بیداری مہم چلائی گئی، جس کے دوران ریلوے ملازمین اور عام لوگوں کو آبی تحفظ، پانی ذخیرہ کرنے اور صاف و محفوظ پینے کے پانی کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ انہیں روزمرہ زندگی میں پانی کا دانشمندانہ استعمال کرنے، غیر ضروری پانی کے ضیاع کو روکنے، استعمال کے بعد نل بند رکھنے، آبی ذرائع کو آلودگی سے محفوظ رکھنے اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کی ترغیب دی گئی۔ چھپرہ، بلیا، وارانسی سٹی، مؤ، غازی پور سٹی، اعظم گڑھ، ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر احاطوں میں آبی ذرائع کی صفائی پر خصوصی توجہ دی گئی۔



تہواروں کے دوران بازاروں میں ٹریفک جام سے نجات دلائے جانے کا مطالبہ

دیوبند، 3/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) تاجروں کی تنظیم دیوبند سرودھرم ایکتا سنگھٹن کی میٹنگ میں تہوار کے موسم میں بازاروں میں ٹریفک جام سے نجات دلانے اور صاف صفائی کے لیے خصوصی انتظامات کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ دن کے وقت بازاروں میں بھاری گاڑیوں اور ای رکشا کے داخلے پر پابندی عائد کرنے کی بھی درخواست کی گئی۔ محلہ گوجرواڑا میں واقع دفتر میں منعقد میٹنگ میں تاجروں نے کہا کہ تہواروں کے موقع پر بازاروں میں بھیڑ بڑھ جاتی ہے جس سے عام لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لئے انتظامیہ کو بازاروں میں ٹریفک جام کو دور کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کرنے چاہئیں۔

عقیدت، اتحاد اور مثبت سوچ سے ملک کی ترقی ممکن: یوگی آدتیہ ناتھ

ایودھیا، کاشی اور دیگر مذہبی مقامات کی ترقی کو نئے ہندوستان کی پہچان قرار دیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کا اتحاد، ثقافتی ورثہ اور عقیدت کا جذبہ ہے۔ ملک میں زبانوں، بولیوں، رنگ و روپ اور زبان بہن کے اختلاف کے باوجود شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک عوام ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہی عقیدت اور باہمی اتحاد ہندوستان کو ایک مضبوط قوم بناتے ہیں۔ شری رام کتھا جیسے مذہبی پروگراموں میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت اسی اجتماعی جذبے کا مظہر ہے۔

وزیر اعلیٰ نے نورانی پور گاؤں میں شری رام کتھا کے دوران سنت شانتا تھوجی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ فقیر صفت اور منفرد سنت تھے۔ وہ ہر طرح کے کاموں میں حصہ لیتے، اچھے کاموں میں تعاون کرتے اور برائی کے خلاف کھڑے ہوتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی مقام پر ان کی سادھی بنائی گئی، جس کی تعمیر منہت ہنومان ناتھ جی نے مکمل کرائی۔ آج سادھی مندر میں ہزاروں عقیدت مند ہنومان جی میں شریک ہو کر بھگوان شنکر کا پرساد حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں صفائی ستھرائی اور روحانیت کا ماحول دیکھنے کو ملتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ دنیا میں تقریباً 200 ممالک ہیں اور ہر ملک کی اپنی شناخت، خصوصیات، مسائل اور چیلنجز ہیں۔ ہندوستان اور چین دنیا کے ایسے دو ممالک ہیں جن کی آبادی 50 کروڑ سے زیادہ ہے۔ ہندوستان مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے باوجود اتحاد کی مضبوط مثال پیش کرتا ہے۔ اس اتحاد کے پیچھے ہماری عقیدت اور مشترکہ تہذیبی روایات کا اہم کردار ہے۔ شری رام کتھا کے انعقاد میں ہزاروں لوگوں کی شرکت ہندوستان کی اسی طاقت کو ظاہر کرتی ہے۔ شری رام، بھگوان ہنومان کی اس عقیدت کو ہی ہم اپنی طاقت کہتے ہیں۔ یہ روایت ہماری زندگی کا حصہ ہے اور ہمیں بھگوان شری رام کی تعلیمات اور مثالی کردار سے وابستہ رکھتی ہے۔ رام کتھا کا مقصد محض مذہبی داستان سنانا نہیں، بلکہ اس کے اصولوں کو اپنی زندگی میں اختیار کرنا اور ان سے مثبت تحریک حاصل کرنا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان شری رام کی جنم بھومی ایودھیا طویل عرصے تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑی رہی۔ پانچ سو برس تک عقیدت مندوں کی جدوجہد جاری رہی اور بالآخر جب پورا ہندوستان ایک آواز کے ساتھ کھڑا ہوا تو ایودھیا میں شری رام جنم بھومی مندر کی تعمیر کی راہ ہموار ہوئی۔ انہوں نے 22 نومبر 1990 کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس روز ایودھیا میں رام بھگتوں پر گولیاں چلائی گئی تھیں اور سیکڑوں عقیدت مندوں نے شری رام جنم بھومی کی آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کی تھیں۔

انہوں نے کہا کہ پہلے ایودھیا میں بنیادی سہولتوں کا فقدان تھا۔ سڑکیں خستہ حال بگلیاں تنگ اور آمد و رفت کے ذرائع محدود تھے۔ ریلوے کی صرف ایک لائن تھی اور شہر فضائی رابطے سے بھی محروم تھا۔ آج صورت حال بدل چکی ہے۔ ایودھیا چاروں جانب سے چار لین سڑکوں کے ذریعے منسلک ہے، ریل کی بہتر سہولتیں موجود ہیں اور فضائی رابطہ بھی قائم ہو چکا ہے۔ یہاں بین الاقوامی ہوائی اڈہ مہارشی والمیکی کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ پہلے جہاں رام بھکتوں پر گولیاں چلائی جاتی تھیں، آج ان کا استقبال پھولوں کی بارش سے کیا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ گزشتہ روز شری رام جنم بھومی کے درشن کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ عقیدت مند ایودھیا پہنچے تھے، جبکہ تہواروں اور مذہبی مواقع پر یہ تعداد پانچ لاکھ سے پچاس لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 6 نومبر 2026 کو دیپ اتسو اور 7 نومبر کو چھوٹی دیوالی کے موقع پر دیپوتسو منایا جائے گا، جس میں لاکھوں دیے روشن کیے جائیں گے۔ ایودھیا میں جلنے والا ہر دیا بھگوان شری رام کی آمد کی یاد تازہ کرنے کے ساتھ پورے اتر پردیش کی خوشحالی اور ترقی کا پیغام بھی دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مندر جانے کا مقصد انسان کے اندر موجود منفی سوچ کو ختم کرنا اور مثبت خیالات کو فروغ دینا ہے۔ شاستروں میں بھی کہا گیا ہے کہ ”شردھا وان لبھتے گیانم“، یعنی عقیدت اور یقین رکھنے والے ہی علم حاصل کرتے ہیں۔ جہاں منفی سوچ ہوتی ہے وہاں بداعتمادی، تباہی، بدامنی اور بے سکونی جنم لیتی ہے، جبکہ مثبت سوچ عقیدت، اعتماد، روشنی، ترقی اور خوشحالی کی راہ ہموار کرتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے 2017 سے پہلے اور اس کے بعد کی صورت حال کا تقابل کرتے ہوئے کہا کہ پہلے سرکاری قلم کا غلط استعمال ہوتا تھا، جبکہ اب اسے مندروں اور مذہبی مقامات کی ترقی اور غریبوں کی فلاح و بہبود کی اسکیموں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق پہلے لوگوں کو راشن، بجلی اور بہتر سڑکوں جیسی بنیادی سہولتیں دستیاب نہیں تھیں اور عوام خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے تھے۔



قابل تجدید توانائی میں اتر پردیش کی نمایاں پیش رفت

شمسی اور حیاتیاتی توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات

لکھنؤ:03 نومبر۔ اتر پردیش نے بھارت قابل تجدید توانائی سمٹ اور ایکسپو-2026 میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں اپنی زرخیز اور مضبوط صلاحیتوں اور مستقبل کے امکانات کا ایک متاثر کن مظاہرہ کیا۔ نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ اس باوقار تقریب میں توانائی کے شعبے میں ریاست کی کامیابیوں، اختراعات اور مستقبل کے ایکشن پلان کو پیش کرتے ہوئے، اتر پردیش حکومت کے بجلی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر، مسٹر اے۔ شرما نے کہا کہ اتر پردیش تیزی سے صاف اور سبز توانائی کے میدان میں ملک کی سرکردہ ریاست بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری مسٹر نوید کمار شرما، ڈائریکٹر مسٹر وید متر سنگھ، سکریٹری مسٹر پنکج سنگھ اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ اپنے خطاب میں وزیر جناب اے۔ شرما نے کہا کہ اتر پردیش وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی ملک کو توانائی میں خود کفالت اور صاف توانائی کے میدان میں عالمی قیادت فراہم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے عزم کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قابل قیادت اور رہنمائی میں ریاست میں شمسی توانائی، بایو توانائی اور دیگر قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو وسعت دینے کے لیے وسیع کام کیا جا رہا ہے۔ پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی کی اسکیم پی ایم کسم، سولر سٹی اور پیٹلی پیانے پر سولر پروجیکٹس کے ذریعے عوام، کسانوں اور صنعتوں کو صاف توانائی فراہم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قابل تجدید توانائی نہ صرف بجلی کی پیداوار کا ایک ذریعہ ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، کسانوں کی آمدنی میں اضافے اور ریاست کی معیشت کو ایک نئی تحریک دینے کے لیے بھی ایک اہم بنیاد ہے۔ اتر پردیش میں شمسی توانائی کے ساتھ ساتھ تحریک ریسیڈیو بائیوگیس (سی بی جی) اور بایو توانائی پروجیکٹوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ حکومت جدید بیگاسہ آبی صنعت کی شراکت اور سرمایہ کاروں کی مدد کے ذریعے ریاست کو بہتر توانائی کے ایک بڑے مرکز کے طور پر ترقی دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ سمٹ میں، اتر پردیش کی نوڈل ایجنسی، UPNEDA نے ریاست کی اہم قابل تجدید توانائی کی اسکیموں اور پروجیکٹوں کی نمائش کی۔ ان میں سولر سٹیز، پیٹلی اسکیل سولر پروجیکٹس، پی ایم سوریہ گھر (سی بی جی)، بایو انرجی پروجیکٹس، پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم اور پردھان منتری کسان توانائی تحفظ ایوام اتھان مہابھیان (پی ایم-کسم) شامل ہیں۔ 2 سے 5 نومبر تک منعقد ہونے والی اس سمٹ میں مختلف ریاستوں سے پالیسی ساز، سرمایہ کار، صنعت کے نمائندے، تکنیکی ماہرین اور قابل تجدید توانائی کی نوڈل ایجنسیاں شرکت کر رہی ہیں۔



لڑکیوں کی حفاظت اور خود اعتمادی کے لیے پروجیکٹ ساتھم

لکھنؤ:03 نومبر۔ لڑکیوں کی حفاظت، بیداری بڑھانے اور بااختیار بنانے کے مقصد کے ساتھ، بھارت اسکاؤٹس اور گائیڈز، اتر پردیش نے اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (SCERT) لکھنؤ کے پروجیکٹ SATHM کا آغاز کیا۔ معزز چیف کمشنر ڈاکٹر پربھات کمار نے تقریب کا افتتاح کیا۔ ماسٹر ٹرینرز کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں اتر پردیش کے 20 اضلاع سے شرکاء کو پروجیکٹ کے موڈیول نفاذ کو بہتر بنانے کے لیے ٹریننگ دی گئی۔ شرکاء، اپنے اپنے اضلاع میں لڑکیوں کے لیے آگاہی اور اپنے دفاع کے تربیتی پروگرام منعقد کریں گے۔ ورکشاپ میں شرکاء کو آئی آئی ٹی روڑکی کے چار اہم ستونوں - سیکیورٹی، بیداری، ہمت اور بااختیار بنانا - کے بارے میں تفصیلی معلومات دی گئیں۔ ماہر تربیت کاروں نے اپنے دفاع کی مختلف تکنیکوں کی عملی تربیت فراہم کی۔ اس کے علاوہ، IIT روڑکی فاؤنڈیشن کے تعاون سے سائبر سکیورٹی سیشن کا انعقاد کیا گیا، جہاں آن لائن سیکورٹی اور سائبر کرائمز کے خلاف تحفظ کے اقدامات کی وضاحت کی گئی۔ تربیت کے بعد سائبر آگاہی کوئز مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔

جوش کو سمجھنے کے لئے جوش کو پڑھنا ضروری ہے: عصمت ملیح آبادی

لامارٹینئر کالج میں جوش ملیح آبادی میموریل مشاعرہ 2026 کا انعقاد



لکھنؤ۔ لامارٹینئر کالج لکھنؤ کے زیر اہتمام 2 نومبر 2026 کی شام ایمفی تھیٹر ہال (Spence Hall) میں ”جوش ملیح آبادی میموریل مشاعرہ“ منعقد کیا گیا۔ اس پروقار ادبی تقریب میں الہ آباد ہائی کورٹ کے معزز جسٹس جناب سید قمر حسن رضوی نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ کالج کے پرنسپل جناب گیری ڈومینک ایورٹ (Mr Gary Dominic Everett) نے روایتی و باضابطہ انداز میں مہمانِ خصوصی کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز شمع روشن کر کے کیا گیا، جو علم اور آگہی کے فروغ کی علامت ہے۔ شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر اسرار الحق قریشی نے معزز مہمانان کا استقبال کیا اور مشاعرے کے لیے مدعو ممتاز شعرا کا تعارف پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر عصمت ملیح آبادی نے فرمائی، جبکہ ناموَر شعراء جناب معید رشیدی، جناب وقار ناکشہ، جناب ارشاد خلیلی، جناب یعقوب یاور اور استاد شاعر جناب سید قمر عباس نے اپنے دلکش کلام اور پُرفکر اشعار سے سامعین کو گھنٹوں گرویدہ رکھا۔ مدعو شعراء پر مشتمل دوسری نشست کی نظامت جناب وسیم الحق اعظمی نے کی۔ اس نشست میں الہ آباد، بنارس، اعظم گڑھ، جونپور، لکھنؤ اور مرادآباد سے آئے ہوئے نامور شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس نشست کی صدارت ڈاکٹر ریحانہ قمر نے کی۔ مہمانِ خصوصی معزز شعراء اور مہمانِ اعزاز کو سمرتی چنہ (5 x 10) کے طلبہ نے اعتماد کے ساتھ گرمجوشی سے پیش کیے، جس میں ان کی لسانی مہارت، تخلیقی صلاحیت اور اردو ادب سے لگاؤ واضح طور پر نظر آیا۔ اس سیشن کی نظامت جماعت ہشتم الف XI کے طالب علم ابراہیم رحمانی اور جماعت یازدہم الف XI کے طالب علم سید وجیہہ جعفر نے بطریق احسن انجام دی۔ مدعو شعراء پر مشتمل تیسری نشست کی نظامت جماعت دہم الف XI کے طالب علم سید وجیہہ جعفر نے بطریق احسن انجام دی۔ مدعو شعراء پر مشتمل دوسری نشست کی نظامت جماعت دہم الف XI کے طالب علم سید وجیہہ جعفر نے بطریق احسن انجام دی۔ مدعو شعراء پر مشتمل

طالب علم سید سلیمان حیدر زیدی نے سنجیدگی، جنہوں نے نہایت وقار اور فصاحت کے ساتھ کارروائی کو آگے بڑھایا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے معزز جسٹس جناب سید قمر حسن رضوی نے ان شاندار تقریب کی ستائش کی اور نوجوان طلبہ میں اردو شاعری کے شاندار ورثے کو فروغ دینے پر منتظمین کی کاوشوں کو سراہا۔ کلمات تشکر پیش کرتے ہوئے پرنسپل جناب گیری ڈومینک ایورٹ نے تقریب کو باوقار اور کامیاب بنانے پر شریک جملہ صدور، شعراء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے پروگرام کے شاندار انعقاد میں لا مارٹینئر کالج کی سینئر مینجمنٹ ٹیم کی انتھک محنت اور گراں قدر خدمات کا بھی اعتراف کیا۔ تقریب کا اختتام ڈاکٹر اے ایچ قریشی کے شکریے کے ساتھ ہوا، جنہوں نے مہمانِ خصوصی، معزز شعراء، معزز مہمانان اور پرجوش سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ یہ مشاعرہ تعلیم، شاعرِ جوش ملیح آبادی کے لیے ایک شاندار خراجِ عقیدت اور اردو ادب کے حسن، شائستگی اور لازوال ورثے کا خوبصورت جشن ثابت ہوا۔ شرکاء میں صحبانی امان عباس، عطیہ پی، سمیع الدین خاں، فیروز علاوہ کالج کے پرنسپل، اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اجتماعی علاقائی بیت المال قائم کر کے ملت اسلامیہ کو فروغ دیں: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفے و گرم کپڑے تقسیم

لکھنؤ 3 نومبر (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی وسیم اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مشن کے کیمپ آفس تال کٹورا میں غریب، بیوہ، معذور، ضرورت مندوں کو ہر مہینے کی طرح اس مہینے بھی وظیفہ و گرم کپڑے تقسیم کیا گیا۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ، سرپرست ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام میں عبادت کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں کو لوگوں پر تقسیم کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھ کو عطا فرمایا ہے وہ میں اس کے بندوں کو بانٹتا ہوں اور اس کو فضول خرچ نہیں کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے جو اپنی خلق کا نوالہ بھی لوگوں کو دے دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے مسلمانوں کو بھی یہی تعاون کا حال تھا اور اپنے بعد کے لیے انہوں نے اپنا مال و دولت غریبوں اور نیک کاموں کے لیے وقف کر دیا افسوس ہے کہ ان اوقات کو لوگ برباد کر کے امانت میں خیانت کر کے دنیا و آخرت برباد کرتے ہیں۔ کاش انہوں والے اس پر توجہ دیں اور انفرادی یا اجتماعی علاقائی بیت المال قائم کر کے ملت اسلامیہ کو فروغ دیں۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب مددگار دین کا گھر یہ ضرورتی ہے چاہتا تھا، ان کے مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے انہوں نے اپنا مکان بیچ کر اپنے بعد ایک ٹرسٹ قائم کیا تھا جو غریبوں کی مدد کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے ایک ساتھی نے اپنا مکان بیچ کر ہمیں دیا تھا جو ہم نے ٹرسٹ کو دیا تھا۔ ہم ان کے لیے بھی دعا گو ہیں۔ ہم نے اپنے اپنے علاقوں میں ضرورت مند بچوں کی نشاندہی کرنے کی اپیل کی تھی۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آکر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے راجدھانی کے مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فیضان فرنگی محلی بوتھ صدر آل انڈیا محمدی مشن نے بھی انجمنوں سے اپیل کری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ضرورت مند بچوں کی نشاندہی کرانے کے لئے والے سال میں ارفی ای کے تحت اسکول میں ایڈمیشن کرانے میں مدد کریں ضرورت پڑنے پر محمدی مشن کے ذمہ داران سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، سید اکبر آفتاب ہاشمی صاحب، نبی احمد، احمد خان، ڈپٹی ڈائریکٹر ارڈی ایس اور انور رشید ہاشمی، سید احمد ندیم، اصف اقبال ہاشمی صاحب، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود ہے۔



پروگرام اور زرائے پر کام کر رہا ہے انشاء اللہ جلد ہی ہم اور پروگرام کے ذریعے عوام الناس کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آکر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے راجدھانی کے مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فیضان فرنگی محلی بوتھ صدر آل انڈیا محمدی مشن نے بھی انجمنوں سے اپیل کری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ضرورت مند بچوں کی نشاندہی کرانے کے لئے والے سال میں ارفی ای کے تحت اسکول میں ایڈمیشن کرانے میں مدد کریں ضرورت پڑنے پر محمدی مشن کے ذمہ داران سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، سید اکبر آفتاب ہاشمی صاحب، نبی احمد، احمد خان، ڈپٹی ڈائریکٹر ارڈی ایس اور انور رشید ہاشمی، سید احمد ندیم، اصف اقبال ہاشمی صاحب، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود ہے۔

کرامت کالج میں یوم سرسیّد اور یوم اقبال کا انعقاد

ادبی مقابلوں میں طالبات کی شرکت، نمایاں کارکردگی پر انعامات

لکھنؤ پریس ریلیز 3 نومبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی۔ کالج لکھنؤ میں کالج کے فیجر جناب سید ناوید احمد صاحب کی قائل رہنمائی اور سرپرستی میں اور پرنسپل پروفیسر ظفر خواجہ صاحبہ کی قیادت میں دو یوم پر محیط پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی پہلے یوم یوم سرسیّد منایا گیا۔ اس پروگرام کی نظامت شعبۂ اردو کی پی۔ ایچ۔ ڈی اسکالر زینب رخسانہ کی۔ یہ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا شعبۂ اردو کی طالبات کے لیے مختلف ادبی مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلہ پوسٹر سازی، مقابلہ مضمون نگاری، مقابلہ تقریر، مقابلہ غزل خوانی، بیت بازی اور طالبات نے تزئینِ علیگڑھ پیش کیا۔ شعبۂ اردو کی ڈاکٹر نزہت فاطمہ نے کلمات تشکر پیش کیے۔

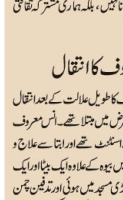
دوسرے دن یوم اقبال بعنوان یوم اردو پروگرام ہوا جس کی نظامت شعبۂ اردو کی پی۔ ایچ۔ ڈی اسکالر مہ وش کی۔ اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی لکھنؤ یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو پروفیسر عباس رضا نیر صاحب اور کرامت کالج کی پرنسپل پروفیسر ثمینہ خواجہ صاحبہ کا استقبال پھولوں اور مومنٹو پیش کر کے کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا۔ شعبۂ اردو کی طالبات فوزیہ عبداللہ اور زینب رخسانہ نے اپنی خوبصورت آواز میں علامہ اقبال کی غزلیں پیش کیں۔ اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے صدر جناب عباس رضا نیر صاحب نے اپنے خطاب بعنوان ”ڈاکٹر محمد اقبال اور سرسید کی عصری معنویت“ پر نہایت فکر انگیز اور علمی خطاب میں یہ بات کہی کہ سرسید اور علامہ اقبال کے افکار اور ان کی تعلیمات آج بھی ہماری رہنمائی کے لئے نہایت اہم ہیں۔ پرنسپل صاحبہ نے اپنے خطاب میں طالبات کے حوصلہ افزائی کی اور انہیں اسی طرح آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ کرامت کالج کے بانی جسٹس سید کرامت حسین صاحب کی سوچ اور نظریات خاص طور سے تعلیم نسواں پر جو کام کر رہا ہے نمایاں انہوں نے سرانجام دے رہی روشن مسال کرامت کالج سے اساکۂ کر کیا۔ اور اس پروگرام کے کامیاب انعقاد پر مسرت کا اظہار کیا۔ صدر شعبۂ اردو، ڈاکٹر صائمہ رفعت نے کلمات تشکر پیش کیے۔ مختلف مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کرنے والی شعبۂ اردو کی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔

گیارہ سالہ ہاجرہ عدیل کی انگریزی ناول نگاری میں تاریخی کامیابی



لکھنؤ:3 نومبر۔ راجدھانی لکھنؤ کے جواہر نگر کے محمد عدیل شمی کی بیٹی درجہ چہم میں زیر تعلیم ہاجرہ عدیل نے محض گیارہ سال کی عمر میں ”مسٹری بینڈ ٹرتھ“ انگریزی زبان میں تصنیف کر تاریخ رقم کر دیا ہے۔ ہاجرہ عدیل موجودہ وقت میں لوریلا انٹرنیشنل اسکول دوبا قطر میں زیر تعلیم ہیں۔ ہاجرہ عدیل نے اپنی ابتدائی تعلیم لکھنؤ کے معروف لامارٹینئر گرلز کالج سے حاصل کی ہے۔ ہاجرہ عدیل کے والد محمد عدیل شمی نے بتایا کہ میری بیٹی ہاجرہ عدیل کو بچپن سے ہی تاریخ اور ناول کی کتابیں پڑھنے کا شوق رہا ہے۔ میری بیٹی ہاجرہ عدیل کی پہلی کتاب ”مسٹری بینڈ ٹرتھ“ کا اجراء دوبا میں قطر نیشنل لائبریری میں ادباء، شعراء، محققین اور دانشوران کی موجودگی میں عمل میں آیا۔ اور ہاجرہ عدیل کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اعزاز سے نوازا گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس عمری نے میری بیٹی نے جو کارنامہ انجام دیا ہے یقیناً یہ نوجوان نسل کے لئے عبرت آموز ہے۔ لکھنؤ سے واپسی پر ہاجرہ عدیل نے ہوائی اڈہ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنی کتاب کے تخیلاتی پس منظر میں بھی نمایاں ہے۔ پرانے لکھنؤ میں جنات سے متعلق مشہور روایتی قصوں نے اس ناول کی جادوئی دنیا تخلیق کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہاجرہ عدیل نے کہا مجھے امید ہے کہ میری کتاب کی کہانیاں قارئین کو اپنی زندگی میں بھی دلچسپ مہمات کا آغاز کرنے کی ترغیب دیں گی۔ اس موقع پر خصوصی طور سے ڈائریکٹر ان الله میڈیا پروفیشنل، انگیز کیشنو ڈائریکٹر ثان یوسیم، ڈاکٹر وسیم کتوب کنٹری ڈائریکٹر برٹس کونسل لکھنؤ، پلم آئل، انٹرنیشنل اسکول قطر ڈاکٹر جان پرنسپل انٹرنیشنل اسکول قطر ہاجرہ عدیل کی والدہ ڈاکٹر مریم خواجہ، دادا انجینئر شکیل احمد شمی، دادی ڈاکٹر عائشہ فیروز جعفری، نانی شمیہ خواجہ، پھوپھا ڈاکٹر نیر اطہر ڈاکٹر محمد عثمان، پھوپھی شاعائشہ، ڈاکٹر شکیل، ماموں ڈاکٹر فرحت اسامہ، مامی شازی اسامہ، بڑے دادا مجتبیٰ شائق جعفری، بڑی دادی خورشید جعفری سمیت تمام احباب اور متعلقین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی ہے۔

سیتاپور کے قدیم ٹنڈارے بابا مندر کے تحفظ کے کام کا آغاز



لکھنؤ کے وکیل اور ورثہ کے تحفظ کے شعبے میں سرگرم سماجی کارکن سید محمد حیدر رضوی کی مسلسل کوششیں رنگ لائی ہیں۔ سیتاپور کی محمود آباد تحصیل کے اوئچ گاؤں میں واقع قدیم ٹنڈارے بابا مندر جو برسوں سے نظر اندازی، تجاوزات اور جھاڑیوں کی وجہ سے خستہ حالی کا شکار تھا، اس کے تحفظ کا عمل آج سے شروع ہو گیا ہے۔ بھارتی محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) سے ضروری اجازت حاصل کرنے کے بعد سائنسی طریقے سے صفائی اور تحفظ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ دستیاب ریکارڈ کے مطابق یہ مقام 1955-56 کی کھدائی کے دوران منظر عام پر آیا تھا اور اس کی آثار قدیمہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اے ایس آئی نے تحفظ سے متعلق کارروائی شروع کی ہے۔ سید محمد حیدر رضوی نے بتایا کہ تیرآباد، سیتاپور میں کارکردگی بڑھانے کے تحفظ کی کوششوں کے دوران انہیں اس قدیم مقام کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے مسلسل خط و کتابت، عوامی نمائندوں سے رابطے اور حق اطلاعات قانون کے مؤثر استعمال کے ذریعے معاملہ متعلقہ افسران تک پہنچایا۔ ان کے مطابق ورثے کا تحفظ صرف قدیم عمارتوں کو بچانا نہیں، بلکہ ہماری مشترکہ ثقافتی یادوں، تاریخ اور سماجی ہم آہنگی کو محفوظ رکھنا بھی ہے۔

سنی یوتھ فیڈریشن کے رکن انس معروف کا انتقال

لکھنؤ(ی ایچ) سماجی کارکن سنی یوتھ فیڈریشن کے رکن محمد انس معروف کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 60 سال تھی، وہ گزشتہ کچھ عرصہ سے گردہ کے مرض میں مبتلا تھے۔ انس معروف خانوادہ احمد حسین (تماکو تجار) کے مشہور معالج ڈاکٹر ارشد رضوی کے اسسٹنٹ تھے اور ابتدا سے علاج و معالجہ کے شعبہ میں خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی نیز بھرا پرا خاندان ہے۔ انس معروف کی نماز جنازہ پیر کے روز مسجد میں ہوئی اور تدفین چوک عیش باغ میں عمل میں آئی۔ جس میں بڑی تعداد میں متعلقین اور اعزا نے شرکت کی۔ اراکین فیڈریشن نے مرحوم کو ایصال ثواب کرتے ہوئے متعلقین سے اظہار تعزیت کیا ہے۔